

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله



والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وبعد فقد حضر في هذا المجلس

فہرست مصنفین جلد دوم تحریر الہیہ

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲	مختصر تاریخ خاندانی	۱۷	حال سید نور الدین مبارک	۵۶	حال شیخ علاء الدین بلخانی
۳	حال شیخ کریم	۱۹	حال شیخ بہاؤ الدین زکریا بلخانی	۵۷	حال سید میراہ سہروردی
۴	حال شیخ علی رودباری	۲۶	حال خالی خندان رود	۵۸	حال شیخ حاجی جویہ ہند
۵	حال شیخ ابو عبد اللہ عیسیٰ	۲۷	حال شیخ یحییٰ الدین علی	۵۹	حال سید جلال الحق الدین
۶	حال شیخ ابو علی کاتب	۲۸	حال شیخ صدر الدین عارف	۶۰	حال مزدوم افغانی راجا پوری
۷	حال ابو القاسم احمد اسود دینوری	۳۲	حال شیخ حسام الدین بدرونی	۶۱	حال سید علم الدین
۸	حال ابو القاسم ہنادی	۳۳	حال شیخ نذیر الدین عراقی	۶۲	حال شیخ کبیر الدین ہمایلی
۹	حال شیخ عمربہ	۳۵	حال شیخ حسن افغان	۶۳	حال سید صدر الدین ہند
۱۰	حال ابوالفتح منبری	۳۶	حال سید جلال الدین خیر خجائی	۶۴	حال شیخ سرچ الدین
۱۱	حال ابو القاسم کرکائی	۳۷	حال شیخ سندری شیرازی شاعر	۶۵	حال سید ناصر الدین بخاری
۱۲	حال شیخ فرخ زنجابی	۳۸	حال شیخ محمد یحییٰ	۶۶	حال سید برہان الدین بخاری
۱۳	حال شیخ ابو علی فارسی	۳۹	حال ظہیر الدین شیرازی	۶۷	حال سید شاہ عالم
۱۴	حال شیخ ابو بکر شافعی	۴۰	حال خواجہ کرک سہروردی	۶۸	حال شیخ عبداللطیف
۱۵	حال شیخ احمد غازی	۴۱	حال سید حسین سہروردی	۶۹	حال سید کبیر الدین حسن
۱۶	حال عین القضاۃ ہمدانی	۴۲	حال شیخ احمد مشوق بلخانی	۷۰	حال سید عبدالعزیز قریشی
۱۷	حال شیخ فیاض الدین ابوالنجیب	۴۳	حال شیخ ضیاء الدین رومی	۷۱	حال شیخ سجاد الدین سہروردی
۱۸	حال شیخ وجہ الدین سہروردی	۴۴	حال ابوالفضل شافعی	۷۲	حال شیخ عبدالحلیم جہانگیر
۱۹	حال شیخ عمار یاسر	۴۵	حال شیخ کریم الدین ابوالفتح سہروردی	۷۳	حال قاضی نجم الدین گجراتی
۲۰	حال شیخ زور بہان کبیر منبری	۴۶	حال شیخ محمد الدین حاکم دیسی	۷۴	حال سید عثمان بہلول بلخانی
۲۱	حال شیخ اسماعیل نصری	۴۷	حال شیخ وجہ الدین عثمان	۷۵	حال شیخ قلام الدین جونی
۲۲	حال شیخ شہاب الدین ابو جعفری	۴۸	حال شیخ صلاح الدین درویش	۷۶	حال قاضی محمود گجراتی

۲۵	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷
۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱
۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹
۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳
۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱
۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳
۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷
۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹
۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷
۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱
۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹
۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳
۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷
۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱
۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵
۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳
۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷
۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵
۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹
۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷
۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱
۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹
۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳
۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱
۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵
۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹
۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳
۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷
۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱
۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵
۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹
۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳
۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷
۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱
۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵
۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹
۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳
۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷
۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱
۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵
۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹
۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳
۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷
۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱
۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵
۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹
۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳
۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷
۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱
۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵
۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹
۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳
۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷
۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱
۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵
۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹
۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳
۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷
۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱
۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵
۴۴۶	۴۴		

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
حال شیخ ابو بکر واسطی	۱۵۹	حال شیخ ابو حمزہ بغدادی	۱۶۶	حال شیخ ابراہیم بن علی	۱۶۷
حال شیخ ابو بکر کاتبی	"	حال شیخ ابو حمزہ خراسانی	"	حال ذکری بن یحییٰ	"
حال شیخ ابراہیم برقی	۱۶۱	حال شیخ ابو بکر دقان	۱۶۶	حال شیخ ابو عبد اللہ سجری	"
حال شیخ ابو الحسن بن مرزبان	"	حال شیخ ابراہیم خواص	۱۶۷	حال محمد بن علی ترمذی	۱۵۰
حال شیخ ابو علی نقضی	۱۶۲	حال شیخ ابو الحسن نوری	۱۶۹	حال شیخ عبد اللہ دامی	۱۵۲
حال شیخ ابو محمد ریشی	۱۶۳	حال شیخ عمرو بن عثمان	۱۷۱	حال شیخ محمد بن اسماعیل	"
حال ابو یعقوب نر جوہر	۱۶۴	حال شیخ سمون حمص	۱۷۲	حال شیخ یحییٰ بن عازازلی	"
حال شیخ ابو الحسن دیوبند	"	حال شیخ ابو عثمان حمیری	۱۷۳	حال مسلم بن جلیج نیشاپوری	۱۵۵
حال شیخ ابو بکر بن طاہر	"	حال شیخ ابو العباس احمد	۱۷۴	حال شیخ ابو حفص حداد	"
حال شیخ عبد اللہ منازل	"	حال شیخ یوسف بن حسین	۱۷۵	حال شیخ علی بن یزید بن لکڑی	۱۵۷
حال شیخ ابراہیم بن شبان	۱۶۵	حال شیخ عبد اللہ لبستی	۱۷۷	حال شیخ اسمعیل بن دہب	"
حال شیخ ابو علی مستوفی	"	حال ابو عبد اللہ بن حلا	۱۷۸	حال شاہ شجاع کرمانی	۱۵۸
حال شیخ ابوسید اعرجی	"	حال حسین بن منصور	"	حال شیخ حمزہ بن قتادہ	۱۶۰
حال شیخ جعفر خراسانی	۱۶۶	حال شیخ ابو العباس بن عطاء	۱۸۵	حال شیخ فتح بن شرف	"
حال شیخ ابراہیم بن محمد بن الرقی	"	حال شیخ ابو بکر ازہرے	۱۸۶	حال شیخ ابو داؤد بن اشعث	۱۶۱
حال شیخ ابو الفتح بن محمد بن قسطلانی	۱۶۷	حال شیخ ابو الخیر خشمی	۱۸۷	حال شیخ ابو عبد اللہ بن عثمان	"
حال شیخ ابو العباس سیار	"	حال شیخ ابو محمد جریر	"	حال شیخ ابو عبد اللہ مشرعی	"
حال شیخ ابو الخیر	۱۶۸	حال شیخ بان بن محمد بن مال	"	حال شیخ ابو عبد اللہ خاقانی	"
حال شیخ ابو عمر دوجانی	۱۶۹	حال شیخ محمد بن فضل	۱۸۷	حال شیخ محمد بن علی ترمذی	۱۶۲
حال شیخ جعفر غلہ ی	۱۷۰	حال شیخ ابو الحسن وراقی	"	حال شیخ سہیل بن عبد اللہ قسطلانی	"
حال شیخ ابو الحسن بن شیخ	۱۷۱	حال شیخ ابو اسیم دراج	"	حال شیخ ابو سعید خرمی	۱۶۳
حال شیخ بندر بن محمد بن قسطلانی	"	حال شیخ خیر بن شاخ	"	حال شیخ عباس بن حمزہ	"

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۵۳۰	حال شیخ بوز بہان صغیر	۲۶۵	حال حضرت سید محمد لاہوری	۲۸۸	حال شیخ حسن طنجے
۲۵۳۱	حال شیخ ابوسحاق اغوب	۲۶۶	حال خواجہ عزیز کر کے	"	حال شیخ شمس الدین صغیر
۲۵۳۲	حال میر سید حسین خٹک سوار	"	حال شیخ جمال الدین جوہر قانی	"	حال شیخ کریم الدین سمانی
۲۵۵	حال سید شیخ عزیز الدین مٹے	"	حال مولانا جمال الدین رومے	۲۸۹	حال شیخ اوطار الدین اصفہانی
۲۵۶	حال ابوالحسن گردوہر	۲۶۸	حال شیخ مخدوم الدین چلیے	"	حال شیخ حبیب اللہ بازوی
۲۵۷	حال محمد الدین نوبرادے	۲۸۰	حال قاضی بیٹا دے	"	حال شیخ اسماعیل مغربی
۲۵۸	حال شیخ نجم الدین کبرے	"	حال مسیح عبداللہ بلیانی	۲۹۰	حال شیخ نجم الدین محمد
۲۶۱	حال شیخ یونس بن یوسف	"	حال شیخ یاسین مغربی	"	حال شیخ محمود ذراہ
۲۶۲	حال شیخ علاء الدین	"	حال عقیقت الدین اسمانی	۲۹۱	حال شرف الدین بن کچے
"	حال شیخ فرید الدین عطار	۲۸۱	حال شیخ نور الدین اسفہانی	۲۹۲	حال سید اسحاق گاروٹو
۲۶۳	حال شیخ بہادر الدین ولد	"	حال نور الدین ملک پار	۲۹۳	حال امیر کبیر میر سید علی بہرہ
۲۶۴	حال شیخ بنی الفارض حموسہ	۲۸۲	حال شیخ ابو محمد مرچانے	۲۹۴	حال شیخ منظر طنجے
۲۶۵	حال شیخ ابوہریر الدین کرمانے	"	حال شیخ ابو عبداللہ اندیسے	۲۹۵	حال مولانا زاہر غالی
۲۶۶	حال شیخ صفوی ندرہی	۲۸۳	حال قطب الدین علامہ	۲۹۶	حال خواجہ حافظ شیرازی
۲۶۷	حال شیخ رضی الدین علی	"	حال رکن الدین نسفی	۲۹۷	حال مولانا نور الدین
۲۶۸	حال شیخ شمس الدین بزرگ	"	حال شیخ سلطان ولد	۲۹۸	حال شیخ کمال خجندیہ
۲۶۹	حال شیخ سعد الدین حموسہ	۲۸۴	حال شیخ سلیمان ترکمان	"	حال سعد الدین نقادارانے
۲۷۰	حال شیخ ابوالفتح جمیل مینی	۲۸۵	حال شیخ برادر الدین اسحاق	"	حال مولانا محمد شیریں
۲۷۱	حال شیخ ابوالحسن شاذلی	"	حال شیخ نجم الدین اصفہانی	۲۹۹	حال حضرت میر محمد سہروردی
۲۷۲	حال شیخ نجم الدین بازو	۲۸۶	حال شیخ رکن الدین فردوس	۳۰۰	حال میر سید شریف علاء
"	حال عین الزمان جمال بگیلے	"	حال سید ہلیل مشاکہ کشمیری	"	حال شیخ عبداللہ شہار
۲۷۳	حال شیخ سید الدین بافرزی	۲۸۷	حال شیخ بنی الدین فردوس	۳۰۱	حال شیخ علی بیروگری

۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۳۵۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۶۰	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۶۱	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۶۲	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۶۳	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۶۴	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۶۵	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۶۶	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۶۷	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۶۸	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۶۹	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۷۰	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۷۱	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۷۲	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۷۳	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۷۴	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۷۵	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۷۶	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۷۷	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۷۸	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۷۹	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۸۰	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۸۱	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۸۲	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۸۳	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۸۴	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۸۵	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۸۶	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۸۷	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۸۸	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۸۹	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۹۰	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۹۱	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۹۲	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۹۳	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۹۴	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۹۵	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۹۶	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۹۷	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۹۸	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸
۳۹۹	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۸	۳۹۹	۳۹۸

عَوَصْنَا بِكَ يَا كُنُوزَ الْأَرْضِ يَا أَسْرَارَ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

درین زمان چندیست که قرآن ساله میسر کرده و عبادت مقدسه حلیه از حالات خاصه این

بسم الله الرحمن الرحيم

من تصنیف انیف تالیف سرایف المی جیامو لومستی غلام شریح صاحب لاہوری

مطبع می‌نشری نو کشتزار قزوین کا در مطبع

سال ترحایش عیان شد از خرد	زاد بر آفاق محبوب اللمدا	ازنده دل محبوب علم اند غیان
پیر یونانی شد ببالش عیسا	شیخ رویم قدس ستره کفیت وی	ابو محمد است و ابو محمد است و ابو محمد است
<p>و ابو یحییان نیز گفته اند نام پیر محمد احمد بن زید بن رویم کامل وی از خرد و عالم و فقیه و بزرگ کما سبب علوم ظاهر و باطن موجود و یکا کل و شاکر و رشید سید الطائیفه جنید است و از صحبت مشاود و نیوزی نیز فایده عظیم برداشت و از مذهب داود و اهل نای داشت شیخ ابو عبد الله بن جنید بن خفیف میفرمود که اگر چه شیخ رویم خود را شاکر و محمد سید الطائیفه جنید میگفت لیکن بهتر از دوست و من یکا موی که دو ستر دارم از حد جنید چه ششمین هرگز تمام عمر کسی از وی بزرگ تر ندیده و مثل و س که در توحید سخن نگفت و صاحب نهفتات الالسن میفرماید که شیخ رویم در آخر عمر خود را در دنیا داران پوشیده ساخت اما محبوب نامد که عشق و شگفتی نمودن نهفتن و سید الطائیفه جنید میفرمود که شیخ رویم مشغول فارغ است و من فارغ مشغول ام یعنی رویم با وجود اهتمام دنیا و س که بحق مشغول بود و این امر به مشکل است که در دولت مبنوی بحق مشغول شد و وفات شیخ رویم با قول صحیح و مال سه صد و سی و هجری از مولف</p>		
چون رویم از دار دنیا رخت لبست	رفت از عالم بخت سبخت	سال ترحایش خند و خیر و خیرت
پیر کامل خواند و هم انور کمال	ازنده دل کامل و فی الله نشیند	هست سال حلت آن معنی
<p>شیخ علی رود باری قدس ستره نام نامی و س که احمد بن محمد بن قائم بن منصور است و نسب آبا س که کرام و س که بنو شیردان عادل میرد و می از مردان خاص سید الطائیفه جنید و فیض این بندگان صحبت مشاود و نیوزی است حافظ حدیث و عالم و فقیه و ادیب و امام و سید قوم بود و چنان حال و س که غیب الله رود باری است نقل است که روزی سید الطائیفه جنید در سبب جامع و عظیم میگفت و بشخصه مخاطب شیخ میفرمود که اسمع یا شیخ ابو علی و س که از پیش سید میگذاشت پنداشت که شیخ با من مخاطب می شود و در اینجا بابت او و گوش بر سخن جفید نهاد و کلام سید الطائیفه چنان در دل و س که مینویسد که دل از دنیا برداشت و آنچه داشت بر او خدا اتیار کرد و در بر سید الطائیفه شده بحالات ظاهری و باطنی رسید و وفات علی رود باری در سال هجری دست و دو و چهارم است</p>		
از مولف علی بن ابی طالب خدا و نبی	از دنیا می دور شد بخیرین	از بزرگان دل تابان سال
علی پیر فرما و بر مان و زین	شیخ ابو عبد الله خفیف قدس ستره نام نامی و س که	

بسم الله الرحمن الرحيم

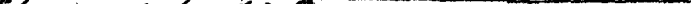
بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

منه في سنة ١٢٠٠ هـ

...
 ...
 ...

۱۰۰



سید احمد علی خان صاحب

ما شاء الله من العبادات والعبادات والعبادات والعبادات

[illegible]

وہی ہے جس نے ان کو اپنا گھر بنا لیا ہے۔

وہاں سے آکر اپنے گھر پہنچے۔

و اما در این کتاب که از او است و به نام "تذکره" مشهور است،

[illegible]

وہ وہاں سے اپنے گھر کی طرف لوٹ گیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

لله الشكر والحمد على ما هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

[illegible][illegible]

و من بعد از آنکه در این شهر رسید و در آنجا اقامت نمود و در آنجا

کتابخانه عمومی مسجد جامع اصفهان

فمنه انما هو الذي لا ينفك عنه

Handwritten musical notation on a staff, likely a vocal line, with lyrics in Arabic script below it.

... ..

کہ مرا شکستہ پیش می آید پندیر خدا سے اللہ علیہ وسلم را در خواب می بینم و سوال حل مشکل می کنم
اللہ تعالیٰ توجہ موجود حضرت نبوی علیہ السلام حل مشکلات من میفرماید و قات و سے
بقول صاحب غنیۃ الاولیاء و نفحات الانس در سال سہ صد و چهل و شش است و صاحب

تذکرہ اہل اثنین ہسم سہ صد و پنجاہ و شش تخریر میفرماید از مؤلف علی چون رفت از دنیا می فانی

ذات غین حق گردید و موصول | علی مؤسوم تاریخش ز قسم کن | اگر فرما علی محبوب مقبول ۳۴۱

ابوالبباس احمد اسود دینوری قدس سرہ نام والد ماجد و سے محمد ست و
اضعیل و سے از دینور شیخ بود بنایت بزرگ و عالم معلوم ظاہری و باطنی دو وقت خود مرشد
کمال و فاضل حاصل و عابد زاہد و متقی و صائم دایم و از صحبت اہل دینا متفرد و مرید شاد و دنیوری
بود و سنوائے از ان از دیگر مشایخ عظام نیز فایده ما اندوخت و صحبت ما برداشت اول از دینور
بنیسا پور آمد و چند سے در انجا اقامت و زید از انجا تبرند و از ترند بمقتدر تشریف برد و ہما نجا
سکونت برداشت و بعد با طالبان حتی را بحق رسانید و آخر ہما نجا رحمت حتی پیوست و اوقہ و قات
ر سے بقول صاحب نفحات الانس در سال سہ صد و چهل و بقول غنیۃ الاولیاء سہ صد و شصت
و بیست و بقول تذکرہ الاقطاب بسال سہ صد و شصت و شش ہجری ست و قول اوسطی قرون

نصرت ست از مؤلف احمد اسود و چو از دنیا رفت | غفل سال نقل آن عالی مکان

گفت احمد ز اہل دینور گو | بازادی عابد دینور خوان | سر در احمد فنا سے اللہ گو

ہم جمال الاصفیاء احمد بخوان | یافت آخر دل را احمد با شاہ | سال و حاصل آن شہ شاہ شہمان

ابوالبباس ہما و ندی قدس سرہ نام و سے احمد بن محمد بن محمد الفضل ست و حاصل
و سے از ناد و مرید شیخ عبداللہ بن خلیفہ و شاگرد و محضر خدی و پیر شیخ عمویست مرد
بود صاحب مقامات عالیہ و منظر انوار جلیہ و در شریعت و طریقت قدمی را سخ و بایہ حکم داشت
نقلست کہ شخصی طالب سلام بنانقاہ شیخ ابوالبباس قصاب رفت شیخ اورا باز گردانید و
بیگانگان را با شنایان چہکار آن شخص از انجا برگشت و بخدمت شیخ ابوالبباس ہما و ندی سے
آمد و سے گفت مرصبا بنایم کہ بیگانگان را آشنا کنیم پس اورا نزد خود جہاد و دوجن رسانید
و قات و سے در سال سہ صد و ہفتاد و ہجریست از مؤلف از دنیا رفت و نقل بخبرین

فرشتگان آسمانی بر زمین قرار دهند آندو خاک برین خواهد پاشید پس همچنان بوقوع آندک که برز و قضا
و بے آنقدر گردد و غبار بر خاست که جهان تاریک گشت و در نیشاپور کسے دیگرے رانے وید
یون دفن کردند مطلع صاف گشت و وفات شیخ ابو عثمان در سال تہ صد و ہفتاد و سہ
محبست و مزار پر انوار آو در شہر نیشاپور است از مولف

بیون ابو عثمان و سے مغربی	ایست مثل مهر و در غرب مقام	عارف از دو گوی تاریخ او
نیز پاکیزہ سعید ابن سلام	شیخ ابو القاسم کرکافی قدس سرہ السامی نام نامی	

د آندک اسی و سے علی ست در وقت خود قطب الوقت و شیخ زائد بود و در علوم ظاہرے
و باطنی عالی و نظیرے داشت و نسبت و سہ واسطہ یعنی شیخ ابو عثمان و شیخ ابو علی
کاتب و ابو علی رودباری سید الطائفہ جنید میر و سے را خالے قوی بود کہ ہزاران ہزار
طلبکار متوجہ موجود و سے ہجرتہ ولایت رسیدند علی محمد و ہم محبوب برمی لاہوری قوی
در کشت الحجون نیویند کہ وقتے مرا شکے پیش آندک کہ حل آن برین خیلے دشوار بود و قصد
زیارت شیخ ابو القاسم کرکافی کردم و او اور مسجد کے یافتہ کہ نہایتش ستون مسجد ستادہ بود و جوہا
حال شکل من بچوب ستون تقریر یکو و چون من ناپرسیدہ جواب شکل خود یافتہ و مرا حبت نمودم
مرا آواز داد و فرمود کہ اے پسر انوقت خدا تمناے این ستون را بطریق یا من گو یا گردانید
و ستون از جانبہ لوین سوال کرد و جوابش تقریر کردم تفکست کہ روزے شیخ ابو سعید طوسی و
شیخ ابو القاسم کرکافی قدس سرہ چارہ طوس با ہم شہتہ بودند بر یک تخت و جامعہ طالبان و
وردیشان پیش خدمت حاضر بودند و شخصے اندازہ گذشت و در دل خود گذرانید کہ آیا منزلت
این ہر دو بزرگوار چیست شیخ ابو سعید متوجہ بوسے شد و فرمود کہ ہر کہ خواہد کہ دوبادشاہ را در کینچ
و یک وقت بر یک تخت برینہ را نظر کند آن شخص پیش آو و بحجت دل در و سے ہر دو بزرگوار
نظر کرد ابو قاسمے از غایت عنایت و برکت دیدار پر انوار آن ہر دو بزرگوار حجاب از پیش
جسم و سے برداشتہ و در فرش تاعش ہمہ نظر و سے در آمد و صدق سخن شیخ بروی کشت شد
باز آن شخص را در دل گذشت کہ آیا خداوند تبارک و تعالی را امر و در زمین بندہ و گویم بہت
کہ بزرگتر ازین ہر دو بزرگوار نخواہد بود و بخود این خطہ شیخ ابو القاسم روے نبوی و سے

[illegible][illegible]

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الطيب الطاهر

و قیامت بیچ از غایت حق و حقیقت است
و در این میان هیچ کس را نیست که
در این میان هیچ کس را نیست که

وفات شیخ انخی نرغ بقول صاحبہ نقحات الانس سفینۃ الاولیاء رسال چہار صد و پنجاہ و ہفت ہجریست

ابو مؤلف ثناء جنت مقام زنجانی | انیک رو نیک نام زنجانی | گفت سرو رسال تحلیش

سید ملائکہ امام زنجانی | نیز سالک و لے کرم گو | ارتحال کرام زنجانی

شیخ ابو علی بخاری قدس سرہ اسم مبارکش فضل بن محمد است و در فارمد کہ قریب است

از مصافحات طوس سکونت داشت عالم عامل و صاحب تصانیف است شیخ اشیر خراسان

بود و استاد امام شری و مرید شیخ ابو القاسم کہ کانی و صاحب ابو سعید طوسی و وفات

ہوئے در سال چہار صد و ہفتاد و ہفت و ہزار و در طوس است از مؤلف

چون جناب ابو علی شیخ زمان | در میان خلدا علی یافت جا | از بدو حق عارف آمد حلتش

امام علی غاسی امام باصفی | شیخ ابو بکر نساج قدس سرہ نام پدر تبرگوارش

عبداللہ است و بمقام طوس سکونت داشت و از علماء سنی و خلفائے شیخ ابو القاسم

کہ کانی سید و شیخ ابو بکر دینوری نیز صحبت داشت گویند کہ دسے در اوایل سال بسیار

ریاضت و مجاہدہ کشید آخر مجاہدہ و سے بمشاہدہ انجا سعید و بدر گاہ حق تالیہ آواز آمد کہ اسے

نساج باد و طلب مافاعت کن کہ ایند ولت درد و طلب ہم ہمہ کس راند ہند ترابا یافت چہ کار

غلبین القضاۃ ہمدانی و تصنیفات خود آورده کہ شیخ احمد غزالی سے گفت کہ روزے

بیر و شغف من ابو بکر و مناجات میگفت کہ ائی در آفرین من بندہ امیر کار گنہ کار و دوراز کار

چہ چکست است ائق غیب آواز داد کہ کست است کہ جمال خود در آرمینہ روزے تقدیر بیستم

و محبت خود و دل تو بنیگنم و وفات شیخ نساج در سال چہار صد و ہشتاد و ہفت ہجریست از مؤلف

چو زوار القبا ابو بکر است سراج | مقاسے یافت اندر قریب محبوب | چو سال ارتحاکے ابو بکر ای

بگو قطب جہان ابو بکر مطلوب | شیخ احمد غزالی قدس سرہ تصنیفات عالی از خلفائے

کاملین و مریدان نامہ از شیخ ابو بکر نساج است و برادر حجت الاسلام شیخ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ





علیہ تصنیفات و تالیفات در سبیل سیرت سلیمان و غیرہ وارد و در کشت و کرامت و خوارق آیتی بود

گویند کہ روزے شش روز از حال حجت الاسلام محمد غزالی برادرش پیوسید کہ و سے کہ است

گفت کہ در بیوقت او در غزنو مستغرق است بایل حیران باند و نضال محبتش حاضر شد

سال وصل اوست ای دعا الهم	گشت پیدا نور عین اهل الطوا	ارتجالش از خرد بی بیش و کم
<p>شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبدالقادر سهروردی قدس سره از عظمای متشایخ و کبار سب و خلفای شیخ احمد غزالی است در علوم ظاهری و باطنی با کمال بود و تصنیفات بسیار دارد و نسب آبا کے کرام و سب بعد از وہ واسطہ بہاوی راہ تحقیق ابو بکر صدیق رضی عنی اللہ عنہ میرسد و در طریقت فیض التوحید و خرقہ خلافت از شیخ احمد غزالی یافت و وی مرشد و عم حقیقی شیخ شہاب الدین سهروردی است کہ در وقت خود امام طریقت و پاکانہ حقیقت بود و نقل است کہ روزی شیخ ابوالنجیب در بازار بغداد میرفت ناگاہ بدو کان رسید و دید کہ گو سفند کے آویختہ است شیخ بایستاد و نزد گو سفند رخت و گوش بوی نہاد و بعد بچہ رو کہ بقبصاب کہ دو گفت این گو سفند میگوید کہ من مردہ ام و مرا بنام خدا بچہ برگردانند باستماع این معنی قصاب بخود شد و بر زمین افتاد چون بہوش آمد از جہرم خود اقبال کرد و تاب گردید و شیخ از مرگناہ و سے در گذشت و نقل است کہ روزی شیخ در حرم محرم کعبہ در مراقبہ بود و شیخ الشیخ شہاب الدین بخدمت حاضر دین اثنا حضرت علیات سلام در رسید شیخ پنج الفاظ بوسے نکر و بدستور در مراقبہ بماند تا یک ساعت حضرت منتظر بایستاد و باز گشت چون فارغ شد شیخ الشیوخ بوجہی پرداخت کہ امروز حضرت پیغمبر زیارت شما تشریف آورد و شما بچہ بوسے تیر و افتند باعث این نصیحت شیخ بنظر تند و روے نظر کرد و روے مبارک خود تسبیح کرد و فرمود و یک توجہ دانی و بدان کہ اگر حضرت اندہ باز رفت باز خواهد آمد اما آن وقت کہ در آن وقت مرابع بود اگر فوت می شد راز کجای می یافتم و نہ است آن تاقیامت بماند ہمدین سخن بود کہ حضرت علیہ السلام باز تشریف آورد و شیخ برخواست و استقبال کرد و بجای خود بنشانید چندانکہ شرط احترام بود بجا آورد و وفات شیخ ابوالنجیب باقوال شفاعت در سال ۷۵۴ و شصت و یک یا شصت و دو و یا شصت و سہ است اما صحیح آنست کہ بسا اہل تصوف شصت و سہ یا شصت</p>		
از قولان ہم در ذکر شیخ ابوالنجیب	شد چو از دنیا بخت شد قریب	تخلیف شد سال وصل آن نجیب
ہر سہ تاریخ آید ستانہ جناب	اولا گو معذنی انوار علم	بہر سال و حالت آن کان علم
باز سال وصل آن سردار حق	گشت روشن متحدان الانوار	نیز سال انتقالش شد عیان

[illegible]

<p>  </p>	<p>  </p>
<p>  </p>	<p>  </p>

[illegible]

چون که در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب
چون که در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب

پوشید و اکثر اوقات در شکر و شغف و سرور بود و چون شیخ نجم الدین کبریا بنابر خبر است و سے
 رستم شیخ کو زرا بدامدی قبول کرد و بفرزندى بنواخت و وفات بخیر الی الله تعالی و بچا و بچری است
 از موالف بنای پیر سیدان نشا پوری چون بک سیرک جنبی باب وصالش را دی این چنین است
 و بابر زین الدین فلاح ابواب شیخ اسمعیل قصری قدس سره از کسب اسرار و لیاذ
 و خطای شیخ مرید و خلیفه شیخ ابو نجیب سهروردی است جامع کمالات ظاهری و باطنی و مظهر
 رموز و مخفیات و علم و لغت بود و ابواب فتوح عبوری و معنوی بر روی وی مفتوح بودند و
 هر میزان کامل و کمال سیر داشت چنانچه شیخ نجم الدین کبریا نیز خرقه خلافت و ارادت
 از دست حق پرست و سے پوشید و وفات و سے در سال پنجاه و شش و دو و نه هجری است از موالف

چون مرید اصل از ملک بختان سال و صل آن شد عالی مکان ایشو محبوب اسماعیل کو
 بادشاه دین هما شیل خوان شیخ شهاب الدین ابو حفص عمر سهروردی و سے

قدس الله سره العزیز پیر بزرگوار شیخ محمد قمریشی سهروردی است و پیر و از دست
 نسبت آبا سے و سے بابر عازیم حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه منشی می گرد و در طریقت است
 شیخ شهاب الدین شیخ ضیا الدین ابو نجیب عبد القادر سهروردی است که عم تحقیقی و سے بود
 و او قیام خودی در سایه عاطفت و سے پرورش یافت و بصیحت حضرت فالاد رحمت غوث الاعظم

فرد الاظم نجم الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی قدس الله سره الی الله تعالی نیز شرف می گشت
 و فایده ثاب عظیم حاصل می نمود و سوا سے جناب غوثیه از دیگر شیخ عظام بهم مستفید و مستفیض گردید
 و بابدال و او نهاد و بابر با هم محبت بود و بار با خضر علیه السلام نزد و سے آمد و از نور بانی

و علوم طریقت بهره مند ساخته و حضرت غوث اکبر شیخ عبد القادر جیلانی اکثر در حق و سے
 فرمود و سے که با عمرانت آخر الشوریین العراق و و سے را تها نیت است چون عوارف
 و اعلام الی الله و غیره بسیار است و نیز گفته می در ذکر مناقب حضرت غوثیه از دیگر شیخ عظام بهم مستفید و مستفیض گردید
 می بود ساخت و و سبب و وقت خود قطب الوقت و شیخ الشیوخ لیا بود و ارباب سبب طریقت
 از بلاد دور و نزدیک استغنا سے مسائل طریقت از و سے گردید و شیخ رکن الدین
 علام الدین احمدی میفرماید که احساب از شیخ سید الدین جموی پیر زندک شیخ محمد الدین

[illegible]

نجر و من است هر که از علم کلام بخواهد بداند در حق ازان یاد نماید ازان تا اسباب هم جوگر دید
 بلکه اسامی کتب هم از یاد فرستند ناچار خاموش ماند از وقوع اینحال هنرست غوث الاعظم
 به شش فرموده فرمود که با هر کس علم کلام برسد و جوگر و بیدار آن علم نیست حق دادیم پس ازان روز
 شیخ شهاب الدین از غلام ظاهری دست بردار شده بدل و جان به تحصیل باطنی پرداخت
 و از شیخ نجم الدین خلیفه انتخاب نقلت که وقتی نزد یک شیخ در حلقه نشسته بودم در واقع
 دیدم که شیخ شهاب الدین بر سر کوسه تشریف میبارد و دیده های او را با یک بشمار پیش
 آن جناب افکاده اند و خلقه کثیر در دامن آن کوه خیمه آمده بخند مست آن شیخ سوال عطا
 جواهر می کنند و شیخ آن جواهر را سبب عدد و بی شمار لطیف خلق الهی اندازد
 و ایشان را به شتاب می برند و ازان جواهرات هر چند که شرح میکند زیاده تری میشود چون اند
 خلوت بر آدم و بنده مست شیخ فخر جوهرم که حال واقعه بنده است عرض کنم هنوز زبان بکلام او شتاب
 کرده بودم که فرمودند نجم الدین آنچه در واقع دیده حق درست است و از این بهرکت بخت عجب است
 بیغایت حضرت شاه ولایت غوث الاعظم محی الدین عبد القادر گیلانی است که نقلت که شیخ
 شهاب الدین عمر سرودی سماع نشنیده و سماع فرمود که هر گشت که در لبز من است شهاب الدین را
 داده اند الا فوق سماع نقلت که وقتی شیخ او را از الدین به پیش شیخ شهاب الدین آمد شهاب الدین
 قنایست که گویم و تنظیم شیخ او حد الدین کرد چون شب در آمد شیخ او حدین در خواست سماع کرد
 شهاب الدین خواوان را طلب نمود و مقام سماع مرتب کرده شیخ او حد الدین را سماع شنید و آن
 و خود بگوشه رفته بجا و استقر آن مشغول شد باخوان خادم خانقاه بنده است شیخ حاضر شده
 عرض کرد که مشایخ تمام شب سماع کرده حالا براسه ایشان طعام نهاری می باید شیخ
 سرمود که من خبر نداشتم که مشایخ تمام شب سماع کردند و من شیخ خود را که و کاد است
 قدر آن شریف تمام شب چنان مستغرق ماند که آواز سماع بگوشش و سرفراز و سلطان
 البشایخ نظام الدین بدو فی قدس سره در نوای القوا به میفرماید که وقتی حکیم فلسفی نزد خلیفه
 لایزال آمد و بجنب خود بیاد و در خواست که خلیفه را از راه حق بگرداند و خلیفه هم بوسه خیرت کرد
 و شیخ در باد سماع بهجت و سماع کلام می بود چون این خبر شیخ شهاب الدین رسانیدند

[illegible]

کلید فرزند طلبید خادم سالن تا می کرد و گفت که درین ساعت وقت انتقال شیخ نسبت کلید طلبیدین
 شما از من مناسب نیست او باز نیاورد و در گرفتن کلید میماند کرد و چون آواز بلند شد گوشت شیخ هم
 خادم باز نزد خود طلبید و گفت کلید حواله و سه کن سپر کلید گرفت و در نزد انکیشا و از شرف زیار
 بیش بنویسودند آن نیز بنویسودند شیخ بخرج درآمد چون از قسمت بود از دنیا و عشقه
 بهیچ نیافت نقل است که شیخ شهاب الدین هر سال از بند او بفرج فرستی و این از طواف حج کوه
 در مدینه رسیده بفرشت زیارت روضه نبوی صلی الله علیه و آله مشرف شده باز در نزد او قریب بر دو لاد
 است شیخ اشیر بقول حسن الخیر الدین سال پسندید و دو و دو وقت او با اتفاق اهل اخبار و سال
 و سی و دو و بقول معینی در سال شصت و سی است و هزار بر او را در دنیا و است از مؤلف

بهر کفر شهاب الدین و له و چون تا تر حال شود تولد آن روشنی	مقتدای دین شیخ عالم و کمال بهر حلیش بخوان هر در شهاب الدین	کاشف عالم کو مصباح عرفان کن هم برانج صیل از راه شهاب الدین
مثنوی از مؤلف	مهرش را ولایت شهاب الدین شد رحمت بادشاه دین اقدس	کامل الاقیا شهاب الدین وصل او شقی آتام ۱۳۲۲
سال تولد آن شریح حق داند آنکس که بکلام آمد زیده دین مستقیم گفتم	عقل سال وصال او یقین سال تو صیل او بکلمه گفتم	گفت قطب حسن شهاب الدین هم با تو اهل دیگر اے سرور
جو صفات ز بهر آنکس	سید نور الدین مبارک مغر فوی قدس سره از اعظم خلایق	

شیخ اشیر شهاب الدین عمر و روحی آید بکمال و خطای خرقه خلافت بدلی آمد چون با و صا
 زهر و قیاس و دیانت و امانت موصوف بود سلطان شمس الدین آتش و را شیخ الاسلام
 دلی مقرر کرد و بر دلی اعتبار یافت نقل است از کتاب فوائد النوادر لفظ و سلطان المشایخ
 نظام الدین بآوایی قدس سده که وقت در شهر دلی امساک باران بود و سکنای دلی
 شیخ نظام الدین ابواموید را بگرفتند که دعا سے نزل باران کن شیخ بر منبر برآید و بگوید
 رو کے پیو کے آسمان کرو و گفت آئی اگر باران نفر کے من بعد و بیج آبادائے منخوا هم ماند
 این گفت و از منبر فرود آمد حق قائل هما نوقت باران فرستاد و قطب الدین که از اصحاب
 احباب و سه نور الدین سخن با و سه سوال کرد و گفت ازین سخن است که دوست ما در

[illegible]

خود فرسیدہ بود کہ باران رحمت شروع شد شیخ و ہمہ خلق از آب تر شد و کس معلوم نداشت
کہ این باغبان کد ام کس بود کہ شیخ اورا بیدار کرد و فرماست شیخ نور الدین مبارک
در سال شصت و نول ہفت ہجری است و مقبرہ کے دروہی است از مولد

رحمت نور الدین بجزا و الفنا بر روا الشیاب جنت گشت باز است نور الدین بنور رحمت
باز نور الدین مبارک پاکیزہ شیخ بہا و الدین زکریا طریقی القریشی الاسمر

قدیں سترہ از عظامے مشایخ سہروردیہ و اکابران اولیائے ہند است صاحب کرامات
ظاہر و مقامات باہر و برکات شامہ بود جد بزرگوار کے کمال الدین علی شاہ قریشی از کلمہ مظلوم
بخوارزم آمد و از انجا ببلقان رونق افراشد و فرزندش شیخ وجیہ الدین کہ بہ کمالات
ظاہری و باطنی آراستہ بود بہ قمر مولا نا حسام الدین ترمذی کہ در قلعہ کوت کرد و سکونت
داشت کہ خدا شد و شیخ بہا و الدین زکریا از بلقان عفت و قمر مولا نا حسام الدین در قلعہ کوت
کرد و در سال نیا صد و ہفتاد و ہشت متولد شد و نجم و از وہ سال ہفت قرار گرفت و ان حفظ
کرد بعد وفات وجیہ الدین پدر خود و سفر خراسان اختیار کرد و بہ بخارا رسیدہ بہ تحصیل علم پرداخت
و بشرف زیارت محبت بسیاری از بزرگان مشہور شد کہ سبب فیوض کردن بعد بحجرین شریفین
رسیدہ بکچ کہہ زیارت روضہ منورہ نبو کے شرف یاب گردید و تا پنج سال در مدینہ منورہ ٹکن
شدہ نزد کمال الدین محمد بنی محدث تحصیل علم حدیث نمود و از انجا در بیت المقدس
رسیدہ زیارت مقابر انبیا علیہم السلام مشرف شد من بعد در بغداد آمد و بقبض صحبت مشایخ آن
و بار برداشت و بخدمت شیخ الشیخ عمر شہاب الدین سہروردی رسیدہ دست ارادت
بدان آنحضرت نمود و در مدت ہزار و روز بجا آست ولایت رسید و منتظر عطاے خرقہ خلافت شد
کہ کے محل سے شود شبے در واقعہ دید کہ در یک خانہ پر نور حضرت شاہ رنالت علیہ السلام
و التحیت بر تخت کرامت تشریف فرماست و پیر و شفیر شہاب الدین بجانب دست راست
آنحضرت دست بیکتہ ایستادہ و در آن خانہ طاب کے است و چند خرقہ بران طاب و یکتہ اند
در ان آنحضرت خاتم الانبیا شیخ بہا و الدین زکریا را طلب فرمود و شیخ الشیوخ دست
از دست خود دست شیخ بہا و الدین گرفت و بر و حاضر کرد و حضرت خاتم النبوت شیخ

[illegible]

کا مشیر رہا دو یا زلیس فرشتہ جواب انیکہ جاسے من و دین شہر بطوریکہ کل بالاسے غیر است
 فراموش بود نقلاست کہ وقتیکہ سید جلال الدین شریف الشیرازی قدس سرہ از آنجا
 بخیرت شیخ الاسلام شریف آوردہ در خانقاہ شیخ قیام کرد روزے در صحن خانقاہ
 نشینہ بود و موسم تابستان و ہوا بہ نسبت گرم بود شیخ الاسلام اندرون حجرہ نشین و شب
 درین آنجا سید جلال الدین را سروسوی وطن خود آباد آمد و گفت کہ آہ بیخ بخارا و بخارا کجا میرود
 شیخ الاسلام بنور باطن ازین حال واقف شدہ بیرون حجرہ شریف آورد و بخادے فرمود
 کہ بطوریا بجسے صحن خانقاہ بزرگ و جارب بزرگ بطوریکہ از خار و خش پاک شود خادم حسب حکم
 الجعل آورد چون صحن خانقاہ صفائے شد پارہ ابر بر آسمان نمودار شد و در عدد برق نورین از آسمان
 نغمہ در صحن خانقاہ باریدن گرفت چنانچہ تمام صحن از زلزلہ پر شد و سوائے صحن خانقاہ
 یکبارہ ترالہ و شہر و بیرون شہر صفائے شد سید جلال الدین و دیگر درویشان فہراغ خاطر از آلودہ
 و در آوند آنگاہ دانستند چون وقت نماز ظهر رسید صفائے خانقاہ گسترند شیخ الاسلام از حجرہ
 بیرون آمد و سید جلال الدین شہم شدہ فرمود کہ یاسیت بخارا بہتر است یا ترالہ سلطان عرض کرد
 کہ الہم ان از بخارا بہتر از درجہ بہتر و او سے است یس سید جلال الدین بخاری ہمان روز شہر
 بیعت شیخ الاسلام شرف شد و در چند سال حاضر خدمت آمدہ کار خود بحکمال رسانید و بجانب
 اوج حضرت بیعت نقلاست کہ فخر الدین عراقی خواہر زادہ حضرت شیخ الشیخ شہاب الدین
 سرمدی دانشمندی کامل و شاعر بے ہل علوم ظاہری اگر استہ بود اول در شہر عراق
 بمقام و شہن مدرسہ عالی بنا نهاد و بدین و تدریس مشغول بود ناگاہ بر قلندر زاوہ کہ شکل خوب
 و شمائل محبوب داشت عاشق شد و سرودیش تراشیدہ یکے از ایشان گردید و از وطن ہجرت
 ایشان مسافر گشت تا از عراق بہمدان و از ہمدان بخراسان و از خراسان بہمدان رسید و خانقاہ
 شیخ الاسلام شب باش شد شیخ الاسلام فخر الدین را بشناخت و بکشتن باطن اورا
 نزد خود طلبیدہ از ان بند غلامی دادہ تمام شب نزد خود داشت غلی الصباح چہن قلندر
 مسافر شد و فخر الدین از رخصت ایشان خبردار شد آتش عشق باز در محبتش مشتعل شد
 دین قلندران و وید و راہ باد سے عظیم بر حالت و غبار خاک سرفراک کشید و روز روشن

[illegible]




دہلی علیحدہ ساخت چون سلطان قطب الدین بچہ حق پیوست و سلطنت سلطان شمس الدین
 روم بن پریش رگ جس قبلاچہ بیگ بجنید بازار ارادہ اشتغال ناپیرہ مناسو مشغول شد و خبر
 ارادہ مناد آن مفسد شیخ الاسلام بہار الدین زکریا و قاضی شرف الدین صفہانی
 کہ قاضی سلطان بود رسید آن ہر دو بزرگوار خطوط خود نامور باب اطلاع ارادہ مناد قبلاچہ بیگ
 سلطان شمس الدین نوشتہ راہی دہلی کرد و قضا را ہر دو خطوط بدست آدمان قبلاچہ بیگ
 افتادند و بلا حلقہ قبلاچہ بیگ رسیدند چون دیدند خود پچید و آتش غضبش مشتعل شد و در دارالامان سلطان
 محض سے ساختہ و شیخ الاسلام و قاضی شرف الدین را طلب نمود ہر دو خط بر آوردہ اول خط
 قاضی بدست قاضی داد و قاضی چون خط خود بدید و انت کہ تیغ قضا بر سرست ساکت ماند قبلاچہ بیگ
 جلا و احکم کرد کہ یک طرفہ امین گردنش بنداخت و از خون آن مسلمان پاک دین
 پائہ اعمال خود برانگیخت ساخت لہذا از ان خط شیخ بہار الدین بدست آنجناب داد چون
 خط خود بدید فرمود کہ آری ای خط اس است ہر جہہ در ان نوشتہ ام باشارت حق توقوعین
 راست نوشتہ ام چون حق باشارت حق نوشتہ شدہ است تو خود چہ بتوانی کرد قبلاچہ چون این سخن شنید
 از غضب کراست شیخ بنو و لرزید و فرمود برودہ خاموش اند و بجزرت تمام خضوت ساخت نقلست
 کہ عبداللہ قواسی شیرین مقالے از بند او با جو دہن بخدایت بابرکت حضرت گنج شکر آمد و چند بخت
 حاضر ماند لہذا از ان ارادہ سفر لمان کرد و از خدمت شیخ فاتحہ خواست و عرض کرد کہ راہ لمان
 بیسے پر خوت است ہمتی فرمایند کہ سلامت برسم فرمود کہ تا فلان موضع کہ حوض واقعت
 بن تعلق دار و پستہ از ان حد شیخ الاسلام بہار الدین است چون عبداللہ قواسی را حوض
 رسید سلامت بود و لہذا از ان دید کہ قطاع الطريق درآمد و قصد غارت و سبے کرد و عبداللہ
 را قوال حضرت شیخ فرید الملک و الدین یاد آمد و باو از بلند گفت کہ یا شیخ بہار الدین تا حد
 شیخ فرید الملک سلامت رسیدم حالاً در پناہ شرام فی الحال سواری دیگر پیدا آمد و قطاع
 الطريق را از راہ عبداللہ دور ساخت و عبداللہ صحیح و سلامت در ممان رسید تا آنکہ رود
 عبداللہ قواسی گلیم موینہ منخ پوشیدہ بخدایت شیخ الاسلام حاضر شد شیخ فرمود
 کہ پوشش شیخ لباس سلطان است نباید پوشید از انجا کہ مردم قوال گستاخ و دمان و تیرہ

[illegible]

اموال خود ابد کردہ ہندوستان شیخ فخر الدین گیلانی نے درمیان مسجد میں آنحضرت فرستادو
 و این شیخ فخر الدین گیلانی شیخ الاسلام را گلاب ندیدہ بود الا در آن روز کہ برائے ادا و بقیہ
 و کرامت در کشتی نمودار شدہ بود چون باموال ہندوستان حاضر شد نے الحالی شناخت و
 نہ در غم آورد و بہشت کہ تملک شیخ کہ از نذر مال سوداگران آوردہ بود خدمت گذار بند
 شیخ از انقبیل فرسودہ و بہمان روز براہ خدا صرف کرد چون فخر الدین انیمہ سخاوت و کرامت
 و خداداد برید از ہند مال خود برخاست و مرید شد تا پنج سال ہندوستان را زائرہ تکبیل مسجد ولید
 از حالت شیخ بظرف کہ سفر کرد و در جدد رسیدہ لیسرا آخرت شرافت چنانچہ روضہ مبارکشن
 بتمام جدہ است نقلست کہ در کشتی از شہر ہائے اہ و صفات المبارک شیخ الاسلام باصحاب
 خود فرمود کہ از بچان ماکسہ است کہ بدو رکعت نماز اقامت نماید و در یکیک رکعت ختم قرآن شریف
 کند یکس متوجہ آن امر شد انگاه از بچان خود پیش رفت و در رکعت اول ختم قرآن شریف
 و در رکعت ثانی بختم قرآن چہار سیپارہ ازادیم بخواند و از شیخ سہار الدین سہروردی و شوقی است کہ
 شیخ الاسلام دعاوت آن بود کہ بعد از اولے نماز تہجد است نماز بختم قرآن میکرد و بعد از ختم باو
 نماز تہجد مشغول می شد نقلست کہ روز سہ شیخ الاسلام در خانقاہ خود تشریف داشت ناگاہ
 سر بر آورد و گفت انا للہ وانا الیہ راجعون شیخ سہار الدین تہویمین وقت از دنیا رحلت فرمود
 مردی بود کہ در کتانی ثانی نداشت بعد از ان برخاست و تہویر چارہ و سہ نماز گزارہ
 او فرمود نقلست کہ مزارات پدر و جد بزرگوار شیخ الاسلام ہم درمیان در مزارات
 پیران متوسل واقع اند و نیز بہمان تمام و ملارام مزار پیران و بی بی راستی والدہ ماجدہ شیخ
 رکن الدین ابو الفتح نمبر آنحضرت واقعست و از مقام سینہ مزار جد بزرگوار شیخ الاسلام درخت
 پیدا شدہ بود کہ بر ہر برگ آن درخت کسم مبارک اللہ از غیب نوشتہ بود تا بہت مدتی خلج خدا
 ازان درخت فادہ بے انتہا برداشت بہر بیماری و تہویر کہ بر گماے آن درخت
 نیور انیدند شفا می یافت آخر روز سہ شمس بکالت جنابت بان درخت رسید و برگ
 درخت جفا کرد و بخورد و ازان روز درخت تنگ شد و باز برگ بر نیاورد و نقلست کہ روز
 شیخ الاسلام در حجرہ خالص بوجدت مشغول بود و شیخ صدر الدین عارضا فرزند از محمد

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين
الطراز الكرام الغر المحجلين وبعد فاعلم ان هذا الكتاب هو كتاب الفقه في الدين
المعروف بكتاب الفقه في الدين المعروف بكتاب الفقه في الدين

[illegible][illegible][illegible]

<p>  </p>	<p>  </p>	<p>  </p>
--	--	--

[illegible]

کہ درایح مدویشی است بے صاحب اعتقاد و حال مہم درویشی بیو نہ کردہ است و اورا
از خانوادہ المصیبہ کامل است اگر چہ با نرسیدہ و بالعدولت البشامیہ نہ خواہد کرد و آن در جذبہ
حق خود رب است و چون بلا نصرت تو رسد بادل نواز بخور در راہ مذہبی و نامچسل روز ملکوت
آشادہ بکلاوت قرآن امر نمائی تا از غلبہ جذبہ شہور و افتادہ آید من بعد مدبر کنی و بحکمال
رضائی ہر تہمیر کہ از جنس الباس با تو رسد غیر از غرہ حضرت شیخ اشوٰخ شہاب الدین کرد
تفسیر ابو یوسفی و دیگر کتب لغت بے و لغت لک چنانچہ بعد وفات حضرت شیخ شہاب الدین
ہمچنان بوقوع آمد و وفات شیخ جمال در سال شصت و ہفتاد و شش ہجریست از مؤلف

چون جمال از جوانی بخت داشت بافت با وصل حق کمال وصال سال و مجلس جوہر و از آن
شہر حیان اقبال آفتاب حق جمال شیخ نجیب الدین علی بر بخش شہر از حق قدس
از علمائے خلفائے شیخ اشوٰخ شہاب الدین سہروردی است عالم بود و عارف شریف
حقان و معارف پدید ریز گوار و سے ارتجار و اعتقاد کبار بود و از شام بشیر از آمد و از کجا
ستایل و متوطن شد شیخ در خواب دید کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ پیش
و سے علمائے آورد و با و سے کجا بخور و و سے را بشارت داد کہ حق قائلے ترا
فر فرما سے خواب داد کہ نجیب و صالح خوابد بود چون متولد شود اورا علی نام کنی پس
چون تولد شد علی نام کرد و بوقت نجیب الدین لقب ساخت چون بلوغ رسید عالم بخش
و با فقر و محبت داشت ہر چند پدرش بر اسے و سے لباساے فاخرہ ساعیختہ و
طعاماے لذیذ پختے او با نہامیل میکرد و میگفت کہ این جامہاے زنان نمی پوشم
و طعام نازکانی نمی خورم جامہاے پشیمانی پوشید و طعام بے تکلف خوردہ در خانہ تنہا
بسرے بردوشی در خواب دید کہ از روضہ شیخ کبیر رسید ہی بیرون آمد و وقت او
شش ہجریان دیگر بود و آن بیرون در و سے و سے تبسم کرد و کوشش گرفت و بدست
پیر آئمہ دین داد و گفت ای بیو دیتے ست از خدا سے قائلے بدست تو چون
بیدار شد خواب را یاد گرفت پدرش فرمود این خواب را بغیر نیتہ اند کرد
مگر شیخ ابراہیم مجذوب جس شخصہ بخیر است شیخ ابراہیم خستانہ از تعمیر آن خواب

[illegible][illegible]

و برادر خدا نیز مرتبه نمود که انقدر روز خطیر از سید اش پدید است آمد در یک روز زیر باد وادی
 و براسه فرزند ایک فرمود هم نشسته نمازدی خوب که کردی با ستم این سخن شیخ بخندید و منبر نمود
 که پدر عالی گرام من بر دنیا غالب بود و دنیا اورا نمی توانست فریاد و من هنوز بان در بر سر بودم
 اگر چه گنجی گانه هم غالب می آیم اما ترسیدم که مبادا دنیا بر من غالب آید و مرا از یاد مولای برباید و این
 سبب دنیا را از خود جدا ساختم که بستی دل بر یاد حق شنول بخشم که براسه گنجی بدشتن خزان
 پیری دیگر برادران من کافی اند اگر چه منم نماند که مانند شخصی مباد که اعتر غلام سرور که راقم
 الحروف از بی سطر است نیز از کترین اولاد قطب الاقطاب بنابر الدین زکریا الهی است
 نسبت آهسته گرام فقیر بخیر و واسطه شیخ شهاب الدین فرزند پنجم آنحضرت منتهی میشود و از بنابر
 آنحضرت مولوی محمد دوم المشور میان کلان بن شیخ حیون بن شیخ قطب الدین بن شیخ
 شهاب الدین اثر و دار الامان نشان است لاهور رسید کرد و در لاهور مقیم آمد و در
 احوال اولاد حضرت محمد چند کس یک عمر هم منتهی غلام رسول و او خاتم حافظ غلام احمد و غیر
 سربا تقسیم باز اولاد فرزندان خود در لاهور جمع کوفی مفتیان که از قدیم مسکن خود است و موجود
 و اندر الباقی و الکمل فانی نقل است که روزی شیخ صدر الملت و الدین بکنار و یا و صفو میگردد
 شیخ زکریا الدین ابو فتح فرزندش بهر هفت سال هم همراه بود الگه از برن صحرانکه آهوان
 نمود و اگر دید و در میان ایشان بچه بود بجایت مقبول صورت بود شیخ زکریا الدین را شیخ بک
 سبب بچه آهوانا گل گشت خواست که آنرا بگیرد و گویب عتاب پدر بزرگوار خاموش ماند چون
 شیخ از صفو فارغ شد بکنار و در این نشست و شیخ زکریا الدین را نیز نزد خود خوانده بستاند و در
 قرآن اموقن مشغول ساخت و عادت هر روز شیخ آن بود که پس خود را هر روز بکنار و دریا برده
 بجماعت یک سیاره از قرآن حفظ می کنانید و آن روز هشت بار بخواند مگر حفظ نشد شیخ
 صورت حال پرسید حاضران وقت عرض کردند که امروز بچه آهوان همراه آهوان ازین راه گذر
 کرد و لاهور بهر زور تا ویر بان متوجه ماند شاید که حالانیر خاطر مبارک با نظر متوجه باشد
 پس شیخ از فرزند خود گفتا فرمود که بابا بگو که آهوان بکدام سمت رفته اند عرض کرد
 که بطرف غرب از ویرا دیده ام که میفرستد و بچه خوب صورت همراه داشتند حضرت شیخ زکریا متوجه شد

Handwritten text in Persian script, likely a manuscript page from a historical document or book. The text is dense and covers most of the page area.

اگر قاضی را بکشند باز خبر دادند که خون ریختن قاضی ناجی است که زن نزد شیخ صدر الدین است
 عساکر او باید بود پس افسران فوج را بخوار نمود حکم داد که غلغله الصبلح ده هزار سوار مسلح برادر
 دار الزیاست حاضر شدند و خود قسم خورد که تا شمشیر از خون شیخ صدر الدین رنگین نشود قطعا
 و غیره اسب بخورد ازین سبب آثار هول و شور قیامت در ملتان برپا شد مگر شیخ برجهان اراده
 خود نداشت بود و هیچ رعب و خوف در دل نداشت تا کار بوقت شب غیر رسید که نسبت به امر اجراء
 جوار خود که کفار مثل از راه کابل بودند تا به باران و تسخیر ملتان رسیده اند محمد شاه منادی کرد
 که بکشته الصبلح تمام سپاه و رعایا سے شکر مستعد شده همراه من براسے دفع دشمن بروند
 که اوین بدفع دشمن برادرانیم و لیداران با تمام کار شیخ مشغول نشدیم روز دوم چون وقت ششپان
 سیاه و دو لشکر جنگ قائم گردید و تا نماز ظهر هر دو فریق با جسم جنگیدند آخر در فداے مغل متفرق شدند
 و بهر بیت نهادند و لشکر محمد شاه دنبال دشمن گرفته بقتل و تاراج پرداخت و معروف قریب پانصد
 کس همراه محمد شاه باند و محمد شاه با پانصد سوار بر سر عرض فرود آمده به نماز مشغول شد و درین
 اثنا اسیرے از امرای مغل باد هزار سوار که در گین گاه بود با سپاه خود بر سر محمد شاه
 که کائنات نماز بود تاخت آورد و محمد شاه از نماز فراغت یافته بهمان سپاه قدرے قلیل
 به جنگ ایشان پیوست آخر مستبدار شد ناممکن نبود آخر با یاران خود و شهادت رسید
 در لشکر مغل سپهر از غارت خشکی تاب میاورد که به تسخیر ملتان پرداخت و آخر در وطن خود نهادند و بسبب
 شهادت پسران محمد شاه آن عقیقه فراخ بانی در خداد شیخ باند و قاضی شیخ صدر الدین بقول صاحب
 آنکه از شیخ خورشید و سایر ارباب لایست و غیره بتاریخ نسبت و رسوم و الحجه سال عدد و هشتاد و چهار
 هجری است و هزار و پانصد و شصت در ملتان نزدیک فرارید و زرگوار و سی است از مولهت

شیخ صدر الدین و ولی دو بهران	شد چو از دنیا بخت جانشین	اهل حجت سال قبش شد قسم
هم این پسر دین دلی العارفین	باز فرما پسر محمد زالدین حبیب	سال و میل آن شیر روے زمین
عارف دلی مکان قطب است	بیم بخوان ابدال صدر الاکرین	قطب محمد الدد صدر الاالین
شدند ابد و صد سال غرضین	نیز سال از تخلص شد عیان	قطب زین الدین محمد الدین امین
گفت سرور مدعی صدر اقتدار	رحلت آن شاه از روی اقیان	شیخ خصال الدین بزاوینی

دنیا برت روضہ مطہرہ حضرت شاہ رسالت جانب روم رفت و صحبت شیخ صدر الدین
 ربوبی پیوست و ازو کے ہمتا یافت و کتاب لغات تصنیف نمود چون با تمام رسید
 مجدد مت شیخ صدر الدین گذرانید شیخ از اسند فرمود و تحسین کرد و شخصے معین الدین
 تانی از امر اے روم مقصد او شد و براے شیخ خانقاہے ساخت و ہر روز ملازمت
 و کے فی آمد روز کے معین الدین مجدد مت حاضر و موسمی حسن قوال سادہ رولہ حسن
 و جمعی دکن داودی نظیر خود داشت ہمراہ معین الدین بود شیخ از او خواست و نزد
 خود داشت حاسدان مجدد برخاستند و در باج شیخ سخننما می گفتند چون پاکباز بود شیخ غم
 داشت و توحشیں الدین وفات یافت و شیخ از روم قاصد مصر شد و راسخا بادشاہ مصر
 نیز مرید و مقصد کے گشت و وے را شیخ الشیوخ مصر گردانید چند سال در مصر گذرانید
 من بعد متوجہ شام شد سلطان مصر ملک الامراے شام نوشت کہ با حبلہ علما و اکابر و مشایخ
 استقبال شیخ کنند چون باستقبال آمد ملک الامراے پسر کے صاحب جمال ہمراہ داشت
 شیخ چون رویش بدید بے اختیار سر و پایش نہاد پسر نیز سر و قدم شیخ آورد و ملک الامرا
 نیز با پسر و انقت کرد و ازین سبب اہل دمشق را انکار کے از طرف شیخ در دل پیدا آمد اما بحال
 نکلش نبود و بعد شش ماہ فرزند او کبیر الدین از ملتان در دمشق رسید و مدتی در خدمت پسر خود
 بسر برد بعد از ای شیخ را عارضہ پیدا شد و بروز وفات پسر را با اصحاب بخواند و ودلے کرد
 و بتاریخ ہشتم ماہ ذیقعد سال ششصد و ہشتاد و ہشت ازین دار پر ملال بقبرت ایزد متول
 پیوست و در قفا سزار شیخ محی الدین ابن العربی مدفون شد و شیخ کبیر الدین
 خلف فخر الدین نیز مرید و خلیفہ شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی جداوری خود داشت چون نزد خود
 در دمشق رسید ہما نجا توطن کرد و ہما نجا بسال ہفتصد و ہجری وفات یافت قطعہ تاریخ و تاریخ فخر الدین
 از یوگیا شد عراقی چون السنہ ۸۰۰ سال وصال آن شد و الامکان آفتاب حسن مولا کن رسم
 شاعر محبوب ہمدی ہم بخوان ایضاً عراقی چون ز دنیا رفت بہت باہل و ہر گفت ہذا قرابتے
 تاریخ و حاشا حقہ قدم گو دیگر سلطان ولی عالی عراق تاریخ و وفات شیخ
 بہر الدین بن فخر الدین قدس سرہ چون کبیر الدین کبیر لاوی

[illegible]

حسن از خطرہ اسے ہام لطف کے باطن نگاہ شد و بعد از فراغت نماز دست از ایام گرفت
و گوشت سیر بردہ گفت اسے خواجہ درین نماز امام شد و درین نماز از وہلی ہندوستان
رفتند و از وہلی ہندوستان گریوید و بکلتان گریوید و از انجا بحر جی برید و در انجا فروختند
و فتح کثیر حاصلی گردید و بیچارہ حسن بہ نبال شہادت بہ پارسینہ میگشت و سرگردان
چیران میگردد و دیس این نماز را چہ نماز گویم کہ دل در کار دین یا خدا بود غرض کہ بخوار
گشت و کرانت بسیار از سن افغان بطور بے آندہ کہ تفصیل آن در کتب معتقل
درج است و قاضی شیخ حسن افغان در سال ششصد و ہشتاد و نہ ہجری است و غیر از
انوارش بیایان روضہ سید روشن ضمیر و یک در لکھنؤ واقع شدہ از مولا

چون حسن از بہان بیت رفت سال ترمیل آن شدہ والا حسن ترمیل طیب گوی
عاشق زبندہ دل حسن فرمایا سید جلال الدین شیر شاہ میر سرخ بخار کے
قدس سرخ از اعظم خلفاے شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی است از سادات صحیح النسب
بخاری بود و در ہندوستان جنت نشان شمس کے کہ از سادات صحیح النسب بخاری است
سلسلہ آبا کے کرام و سے بو سے می پیوند و نسب مبارک انجا بہ بند واسطہ محضرات
امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محمد میر سید بنیظیر بن کہ حضرت سید جلال الدین میر سرخ
بخاری بن سید ابوالموید علی بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید
عبد الدین سید علی احمد بن سید جعفر ثانی بن امام دوالا کرام محمد تقی رضی اللہ عنہ
و سید علی احمد جعفر بن بناب دو پسر بلند اختر داشت یکے سید عبداللہ دوم سید
اسمعیل بنجلہ این پیر و بزرگوار سید عبداللہ جد سادات عظام بخاری است و سید
اسماعیل جد بزرگ سادات والادرجات پناہ گری بود چنانچہ حضرات سادات بخار کے
و ہما گری از اولاد اجداد ہیں دو بزرگوار ہستند و سید جلال الدین شیر شاہ رالقہ خطاب
نشیار اللہ چنانچہ میر سرخ و شریف اللہ ابوالبرکات و ابوالاحمد و میر بزرگ محمد و عظیم
و جلال اکبر و عظیم اللہ از خطاب و القاب ما کے و سے است و والدہ ماجدہ و
و خرنک اختر سلطان محمود بادشاہ توران بود و صاحب مشہور جلالی از کتاب

[illegible]

جلال الدین بخاری علیه الرحمة اللہ الباری روفی افزا سے حجرہ شریفینا بود و در حجرہ شریفینا
 لیکن از اندرون حجرہ آواز ذکر نفی انبات بگوش حافضین می آید تا فرین با تکبیر و تسبیح
 عارف غلیفہ و سے سوال کردند کہ یا حضرت با وجود عدم موجودگی حضرت سید شخصے در
 اندرون حجرہ کیست کہ صدائے ذکر آن بگوش می آید فرمود کہ این ذکر کا یہ آتش و نور
 سید است کہ دایم ذکر می باشد و در لفظ و طبع شیخ جمال الدین محدث اویجی تحریر است کہ در ذکر
 تعلق نام قوم افغان کہ تصرف ظاہری و باطنی داشت از ملک سندھ در خطہ اوج باید
 در پراہ ہر دویشے را کہ میدید ولایت او سلب میکرد چون در اوج آمد خادمی را طلب
 حضرت سید جلال الدین اعظم فرستاد خادم چون در سبزی رسید دید کہ حضرت سید در حجرہ
 مشغول بحق است از غایت رعب و ہشت نتوانست کہ مکلف حال انجباب شد و باز
 پس نزد شیخ تعلق رفت و عرض حال و سے نمود خود سوار شدہ بر سبزی آمد و خواست کہ
 متصرف شود فلان نبود آخر گفت کہ این سید کال و اہل است لیکن افسوس کہ متاع است
 و اول و کثیر خواہد یافت بحدیکہ عالمی پر از اولاد او خواهد بود و بسیارے از ایشان گنگار
 و بسیار ہکا نیز خواہند بود دلیل اگر متاعی نبودے یہ خوش بودے ناگاہ این صدائے گوش حق نوشت
 ہم افتاد و آتش جلال حضرت جلال بخوش آمد و بے اختیار بیرون حجرہ آمدہ بنظر جلالت
 اثر درویش دیدے فی الحال آتش در ہماش افتاد و بسوخت و ہماوقت جان بجان آفرین
 چون دغش گردید ز فتن قبول نکرد و بیرون انداخت و عرض تا ہفت روز فتن آن سوختہ
 آتش جلال بیرون قبر افتادہ باز چون چنین حال بدید شیخ جمال الدین درویش شفیع و سے
 شد و حسب الاجازت آنحضرت در زمین دفن ساخت و صاحب اخبار الاخیار میفرماید
 کہ چون سید جلال الدین سیخ بخاری بمقام شہر سکر قشرفہ بروخواست کہ بدختر سید
 بدر الدین بیاکری و صلت نماید و در انیار سید عبدالعزیز بنیانی نمود ایشان سند شرفت سیاب
 از و سے طلبت کرد و نہ جواب داد کہ امشب خواہد شد پس سید بدر الدین ہماشب حضرت
 شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ را بخواب داد کہ میفرماید سید جلال بخاری از این
 است عقد بخارج عاجز نمود و با و سے نہ قدر کن و درین شب شکست میار پس سید بدر الدین

از دست سومات تا کہ ہنودان بعد از بت شکنی سلطان محمود غزنوی انار اللہ را از عجاج
 بخاشتم نمودند بیت ہر روز علی الصباح با جماع مردمان دست بدعا بر میداشت شکست شخصی
 را کہ در دست او رسن ہر دو دست بت بود متشکل رسانید چنانکہ این قصہ را در کتاب دستان
 مجمل یاد فرمودہ است و شیخ سیدی از بسیاری مشایخ عظام فرماید ما ہر شب و در
 اصل فرد شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی است و شیخ در سفر دیار ہمدان بود و در
 بیت اللہ بنی ہاشمہ بوقار بنیہ علیہ السلام ستای کرد و ہر دم آب میداد و چند بار بخصیہ
 علیہ السلام ملاقات کرد و نقلست کہ دستہ شیخ سیدی را با یکی از سادات عظام گفتگو
 واقع شد و آن شریف در حق و سہ سخنامہ بد گفت و سہ خاموش ماند چون شب شد
 آن شب حضرت سہروردی کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ را در خواب دید و حضرت رسولی و سہ
 عذاب رسید کہ در فرمود کہ فرزندان ما را شاید کہ بشایخ و دوستان خدا آزار و ہمد شریف
 علی الصباح بخشد دستہ شیخ آمد و شیخ را راہی کرد و نقلست کہ شخصہ از مشایخ منکوسہ بود
 شب در واقع دید کہ در آسمان کشادہ و ملائکہ با طبقہا سہ نوری بر زمین می آیند
 رسید کہ این اگر ام زبرا سہ گیت گفتند براسہ شیخ سیدی شیرازی است کہ ام و نا و بتی گفتہ
 و قبول حق گردیدہ است رسید کہ آن کہ ام بیت است گفت این بیت است شعر بزرگ در خواب
 سہروردی ہوشیار ہر روز سہ فرست معرفت کرد و گارہ آن عزیز چون از خواب بیدار شد
 ہر آنوقت کہ وقت شب بود بدینرا و بہ شیخ سیدی شرافت کہ اورا ازین خواب خبر دہد
 دید کہ چرا سہ افروختہ است و شیخ با و از بلند فرزہ میکند و ہمین بیت می خواند و می گوید نقلست
 کہ خواجہ امیر خسرو روز سہ بخد مت سلطان المشایخ نظام الدین بد او فی پیر و تفسیر خویش
 حاضر شد دید کہ آنجناب بطلالمہ کتاب گلستان کہ تصنیف شیخ سیدی است مصروف است
 بخد مت بہشت چون شیخ از مطالعہ کتاب فراغت یافت عرض کرد کہ اگر ارشاد کرد دیدہ
 نیز یکسہ کتاب کہ بطرز و طرح کتاب گلستان باشد تصنیف کند و باسم بہارستان موسوم
 سازد و فرمود کہ مناسب است پس در چند ایام کتاب بہارستان تصنیف کرد
 و بخد مت شیخ آورد و شیخ فرمود کہ ترک اللہ و دین کتاب بسیار در فصاحت و بلاغت

دانستم که از کشت خاطر مراد آنست که بعد از آن شیخ الشیوخ فرمود که شیخ محمد حافظ قرآن است
 لیکن تنها خوانده است کس از اصحاب می خواهم که شیخ محمد هر روز خبر و سوره از قرآن پیش و سوره
 خوانده باشد لیکن اصحاب که حافظ قرآن بودند بمعنی را قبول کردند و مرا نیز در خاطر گذشت اما بر
 زبان نیاوردیم و حواله به اختیار شیخ کردم آخر شیخ و سوره را حواله بمن کرد و گفت شیخ محمد هر روز
 پیش علی شیرازی رفته خبر و سوره از قرآن خوانده باش چون شب شد شیخ عیسی
 که خادم شیخ محمد بود و غرض من بر آمد و شمه اندر سوره و گفت که نیمه ازین انار شیخ الشیوخ تناول
 فرموده باقی براسه تو فرستاده است تا بدان افطار کنی و نیز فرموده که این عوص آن چند
 و اندام است که شیخ محمد خورده بود پس من بدان افطار کردم چون نماز صبح خواندیم من بنام خود فخریم
 درین اثنا آن سیاه شیخ محمد عیسی نزد من آمد و سلام گفت من جواب گفتم نه نیست و هیچ گفت
 من نیز هیچ نگفتم پس او یک جزو از اذکار قرآن بخواند و برخاست و بر پشت روز دوم بهم سپیدین
 کرد و روز سوم آن جوان وظیفه خود بخواند گفت میان من و تو حق اوست و می دشاگر دس
 شد از حال خود میگویم که من سیاهی از شمر نیم و با با ساری در اینجا آمده ام اما شیراز را ندیده ام
 پیش من اوصاف مشایخ شیراز گویند اوصاف مشایخ شیراز آغاز کردم و نام هر یک که در آن عصر
 و شیراز بود بیان نمودم باز گفت که اسامی زیاد و گوشه نشینان شیراز نیز گویند نام ایشان
 نیز بگفتم چون تمام شد و من از هوش بر خیزد چنانچه من ترسیدم که ببرد که نقشش نفع شده بود و زانی
 در آن در آن حالت باز بعد از آن بپوش آمد و گفت در شیراز فرستم و همه را دیدم اکنون تو
 نام ایشان یک یک باز بگو تا من بهم وصفت ایشان بگویم من نام یک یک کس سفیلم و می
 چنان وصف یک یک کس میکرد که گویا همین وقت از نزد ایشان آمده است و از سواد
 و حال و لباس و وضع هر یک خبر میداد و با سماع آن بسیار تعجب کردم و معتقد و ولایت
 و کبر است و سوره گفتم بعد از آن گفت که یک کس از اینان که یاد کردیم و بنام حسین موسوم
 است از این ولایت در افتاد و نامش از دختر اولیا محو گردید گفتم سبب چه بود گفت یاد شاه
 شیراز آتاکت ابوبکر را بپوشی (راوسته) پدید آمد و بخدمت دس رفت و مال و نعمت بسیار
 بویک داد و ازین سبب از قرب حق بیفتاد و پس من آن سخن را یاد داشتم چون شیراز آمدم

بنزیر که از خود و شصت بهقامات بلند و کرامات در قیام رسیده بود و باز حسب الایمانی از عثمان
 و مریخ بنوری که بجانب غرب بقاصله یک فرسخ از شهر آله آباد است آمده منوطن شد و خلق
 آنرا بمقامه در آمد و منتهی در آمد و خواهر کرک نیز که از علمای و فضلاء روزگار بود و میر و
 آزدید و حاکم غریب و عجیب غایب حال و سکه گشت آخر از شیخ اسماعیل حضرت محال نموده
 و مقصود کرده رسید و ساکن شد و از غلبه حال طریق ملائمت پیش گرفت و در نظر خلق پریمه شریک
 نمی نوشید و خوارق عادات بسیار از منتهی سر بر میزد و صاحب معارج الوالات از تاریخ نظامی
 نقل می کند که چون ملک علاء الدین و اما و برادر زاد و سلطان جلال الدین نظامی را وقت حکومت
 کتوف و با یک چور داشت و لشکر بسیار جمع نموده بجانب دیو گهر رفت و تمام آن ملک را راج ساخته
 قریب نیم رسانید سلطان جلال الدین از اراده و سکه واقف شد و خواست که به سلطان حمیل
 او را یا خیر این دیو گر بدست آرد و لهذا از دلی بر کشید و مسوور شد و به مقصد کتوف شد و علاء الدین بن
 اراده و سکه واقف شد و خواست و پیش خواهر کرک رفت و نیاز مندی تمام و درخواست آمد
 نمود و خواهر کرک از آن خوارق سر بر آورد و گفت هر که بسازد با تو جنگ و سرکشی تن در رنگ
 ملک علاء الدین ازین بشارت خوش حال شد و بعد از دو سه روز بتاریخ هفده ماه رمضان سن
 شصت و هشتاد و پنج سلطان جلال الدین بهمان قسم کشته شد که خواهر کرک فرموده بود و چنانچه کتب
 تواریخ تحریر است بعد از آن ملک علاء الدین خود را بطلب سلطان علاء الدین مخاطب ساخت
 و بخت و دلی نشست و خواهر کرک مامور سلطان المشایخ نظام الدین بدادنی است
 وفات و سکه بروایت صحیح در سال هفتاد و شانزده هجری است از مؤلف

چرا از دنیا فرودس برین نیست	شیر کونین پر واقف کرک	محمّد کن خواهر نامی و صالح
بفرزاد حق غافل کرک	میر حسین سمروردی	سمره نام نامی و اسم

گرای و سکه حسن بن سید عالم بن سید ابی سعید بن واصل و سکه قبول حکم خفایات الان
 از گره بدست که دیکه است از دهر است و نور عالم بود و بیایم ظاهر و باطنی و ارادت مجتهد
 حضرت شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی قریب بیست و یک سال و سکه داشت و سکه را تصانیف
 بسیار است چنانکه کتاب کثیر از رموز و زاد المسافرین و نزهت الامم و روح الارواح و غیره

شیخ احمد مشوق از اعاظم خلفائے شیخ صدر الدین عارف بن شیخ بہار الدین زکریا ملتانی است
اول روز قندار توطن داشت و مردے بود و ایم الخمر کہ خطبے شرب شراب زندگانی بنویستہ کہ
و پذیرش محمد قنداری و قندار دوکان تجارت سکندر اتفاق و قندار شیخ احمد بکار تجارت در
ملتان آمد و وہ کان تجارت در بازار سیاحات روزے شیخ صدر الدین را کہ در مدہ غیرت
نظر فیض اثر بروے اقتاد چون در خانقاہ رسید فارم را فرستاد و نزد خود طلبید چون
موسم گرما بود برائے شرب شیخ شربتے آوردند شیخ قدرے از ان شربت بخشد
و باقی بوسے عطا فرمود بعد خوردن نور بالطنش روشن گشت و شرف بیت شرف گردید
و سنے الحان فقر و حبس و دوکان خویش اشیاء در ویشان خانقاہ کرد و تبرید و تفسید
در پیش گرفت بنوسے کہ تا ہفت سال در یک پارچہ تہ بند گذرانید و بدرجات
عالیات فائز شد نقلست کہ روزے شیخ احمد در آب غسل میکرد بجناب الہی دست
مناجات برداشت و گفت الہی تو با و شاہی و اطاعت بندگان خود بے نیازی
و محض بنیابت بنیافت خود بندگان بے بصاعت رومی نوازی بحق محبت تو کہ تا از قرب
و مرتبہ خود کہ مرا بجناب تست آگاہ نقوم قدم از آب بر ندارم نہ رسید کہ مرتبہ تو بد رگاہ
آنست کہ بسیاری از خلایق گنہگار بوسیله جمیلہ تو بر و محشر از آتش و دوزخ آزاد گم و در شبت
بر سامع عرض کرد کہ الہی منت ترا حدے و رحمت ترا حدے نیست بین الکرامہ کم
فداں رسید کہ ترا محبوب و مشوق خود و ساتھ ماطالبان را عاشقان ماسازی شیخ احمد
چون این شنید از آب بیرون آمد و لباس خود پوشید و روان شد در راہ ہر جا کہ
میرسید از مردم سے شنید کہ شیخ احمد مشوق سے آید و صاحب تواریخ فرشتہ سپہ سالار
کہ جذبہ عشق شیخ احمد بجائے رسید کہ انجہان و اہل جہان بخیر بود و یکجہا کہ بحالت در ہوشی
از ادائے فرایض ہسم خبر داشتی علما و فقہا اور امکلف حال شدند کہ تا نماز فرائض بخوانی
حکم اسلام تو جاری نیست گفت کہ من قدرت بخواندن نماز ندارم و اگر مسکوبید کہ نماز بخوانم
سورہ فاتحہ بخوانم خود رکعت کند کہ بے فاتحہ نماز درست نیست گفت الکرامہ بخوانم ایاک تفسد
ایاک تسعین بخوانم خواند گفت کہ بے ایاک تفسد و ایاک تسعین خواندن فاتحہ درست نیست

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مراد برادر دوسرے ہم اکثر اوقات خوارق ظاہر مشہور و مشہور آجائے کرام حضرت لعل شاہباز
 بی بی طہرین زوجہ الاعجاز الاولیاء شریف الشرافت کہ لعل شاہباز بن سید حسن کبیر الدین بن
 سید شمس الدین بن سید صالح الدین بن سید شاہ بن سید خالد بن سید محب بن سید
 مشتاق بن سید نور الدین بن سید اسماعیل بن سید امام جعفر صادق بن امام محمد
 بن امام زین العابدین علی بن سید الکونین امام حسین رضی اللہ عنہ و نسبت ثانی آنجناب
 کہ سوسے نسبت معروف و یہ امام جعفر صادق میر سید بی بی طہرین است کہ حضرت لعل شاہباز مرید
 حضرت شیخ جمال مجرودی مرید سید ابراہیم مجرودی مرید شیخ عاقل شہید و مرید مسکین شہید و
 مرید برقی حجابہ مریدی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ وفات آن جامع الکملات باقوال
 اہل بغداد و رسالہ غنیہ و بیست و چار جہر بیست و چار برادر و ملاک مسندہ بمقام سچوان
 از اشہر ترین مزارات است پر از فیض و برکت از مولوی چو عثمان دسکے از دار دنیا
 پرست و باب بیست و شہد برادرانہ مخدوم اجل جواریہ شمس العزیز عارف محبوب شہباز
 شیخ رکن الدین ابوالفتح سمرودی و بن شیخ صدر الدین عارف و شیخ
 بہار الدین زکریا ملتانی قدس سرہم صاحب مجاہد راستین شیخ بہار الدین حبیب
 خود است و از پدر خود نیز خرقہ خلافت دارد و در غنادے صوفیہ کہ یکے از مریدان و کمالیہ
 کردہ است ذکر کرامات و خوارق عادات و سہ بسیار میکند و اور بلند فقر و سہ بی بی را کہی است
 کہ در دوستی و راستی را بچہ آس و حافظہ قرآن بود و ہر روز یک ختم قرآن کردے و اوراد و سجد
 خسر خود شیخ بہار الدین زکریا داشت نقلست کہ وقتے بی بی رستی و در شب ماہ نو بار اوہ
 سلام بخودست خسر خود حاضر شد و را وقت شیخ رکن الدین ابوالفتح مہفت ماہہ دہ بطن عفت
 او بود و خسرش بہار الدین زکریا بتخلیش برخواست و نہایت مکریم بود و حضرت بی بی بخشید آداب
 خسر خود کہ خلافت عادت بزرگان بہ نسبت خود آن را منظور آمد نہایت متعجب شد و دست بستہ
 باعث آن وہ یافت نمود فرمود اے بی بی این تعظیم و تعظیمت ملکہ تعظیم شخصے است کہ در
 بطن عفت قست کہ او چرخ خاندان و شمع دو دامن است نقلست کہ روزے حضرت شیخ
 بہار الدین زکریا بر چار پاسے مکیہ زدہ نشسته بود و سار و بارک بر پایہ پلنگ نہادہ بود و شیخ

والدین چون این تقریر بشنید فرمود کہ در خاطر منده خلاف این تقریر خطور میکند کہ بعضی ناقصان
 اہل مذہب بسبب نقصان ظاہری و باطنی خود بہ تطاعت آن خدا منتہی کہ از مذہب در کہ رسمیدہ
 حصول سعادت نمایند خدا سے جل شانہ از راہ کمال فضل و کرم خویش کہ درام بحال مبتگان
 تا پیر عمر و جنت مست آنحضرت را از کہ در مذہب فرستاد تا آن ناقصان بحال رسند و دولت
 طرازدان بے طلب و سوال بالیشان رو نماید غرض ازین تقاریر شمس و شمسہا سے شیرین نماید
 ہر دو بزرگوار بر فرح آمدند و نقلست کہ شیخ رکن الدین چون بدین پا و شاہ تشریف می برد
 نہایت تحسین روان کہ بران سوار می بود بیرون و دیوان شاہی استادہ می کرد و خطا
 اہل حاجت کہ رسای ایشان بدیوان شاہی مشکل می بود عراض خود را نوشتہ بجزئی
 روان می برد و نقد و شیخ نزد سلطان رسیدہ اول مجاد می اشارت فرمود کہ عرض
 اہل حاجت پیش سلطان پیش کن و سلطان ہمہ عرض با خود مطالعہ میکرد و قلم خود بہ
 باصواب ہر یک سایل تحریری می کرد و چون عرض با تمام می رسید شیخ از دیوان مملکت
 مراجعت میفرمود پس تشریف بردن آنجناب پیش سلطان محض بسبب فضایل اہل جہت
 بود کہ دوستان خدا را بہ کرامت بخیر می بیاشت و نقلست کہ روزی شیخ رکن الدین در محفل
 سماع حضرت سلطان المشائخ نظام الدین تشریف آورد چون سلطان المشائخ در وجہ آمد
 و خواست کہ بر فیروز شیخ رکن الدین دست بدامن و سے زد و نگذاشت کہ سلطان
 المشائخ برخیزد و بعد از ساعے باز حضرت سلطان بوجد برخاست شیخ رکن الدین
 خاموش ماند بلکہ خود ہم تسلیم برخاست و باوقتی کہ حضرت سلطان بوجد میکرد ایستادہ باند و بعد
 فراغت از سماع مولانا علم الدین علامہ تفسار حال کرد فرمود کہ بر تہ اول من سلطان المشائخ
 را در عالم ملکوت دیدم چون دستم ہمہ بدایا میرسد و امان و سے گرفته از تو جدا و دم
 بار دوم شیخ در عالم جہوت بود اورا از اختیار خود فوق دانستہ خاموش اندم نقلست
 کہ چون سلطان غیاث الدین قلن شاہ بید فتح کن در جنت سنے دلی کرد شیخ مکن الدین ہم در
 دلی تشریف میداشت چون بمقام کوشک فوتیم کہ از دلی بقاصدہ و کردہ سپیدش سلطان
 محمود تمیز کردہ بود و رسیدہ در انجا قیام کرد و شیخ رکن الدین نیز بدین بادشاہ در کجا

[illegible]

سہ ماہ از خلق گوشتہ گرفت واصلہ الحجہ بیرون شریف نمی آورد و دیگر وقت او نماز و سرائق
آخند تا پنج شنباز و ہمسہ ماہ رجب المہرب سال مقصد و سی و پنج بقوال صحیح و عبادت
و تحقیق و بقول لیکن در سال مقصد و سی و ہزار و ہجرت نماز عصر مولانا ظہیر الدین محمد را اندرین
مجموعہ غلبید و فرمود کہ بزواسباب تجیز و تکفین با مہیا سازد و بعد نماز سوسہ عید صاوتہ او
بخواند و سر مسجد نہاد و جان بحق سپرد و فغانی مہیا و کہ حضرت شیخ را فخر نداشت و بعد
وفات آنجا بپسندیدند ان محمد اسماعیل برادر آنحضرت بر سجادہ مشینت فایم شدند از مولانا

شیخ رکن الدین ولی دہقان	شد جوین دار الفنا سو بقا	طشش دان پاک رکن الدین فاش
نیز نور عین رکن الاولیا	نیر دین رکن عالم کن بیان	سال وصل آن شہ عالی بقا
بادشاہ دین رکن الدین بگو	ما شود حاصل بدشش دعا	پس مقدس رکن دوزان کن رقم
ہم بخوان مقصود رکن الاولیا	گشت از سر و بنال او عیان	پیر زہد پاک رکن الاصفیاء
ایضا چو رکن الدین شد از دنیا	عیان شد سال فصل آن شہ دین	رکن الحق والدین قطب انقلاب
و کہ قطب ہند رکن الاراکین	شیخ حمید الدین ابو حاکم شریفی الہنگارے	

یہ سترہ الشہر الباری از خلفائے کبار شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی است و از وزیر
حق نیز فیض عام و فایده نام حاصل کرد و لقب بلقب سلطان التارکین گردید و نسبت ایام
برام و سہ پچند واسطہ بحضرت ابوصفیاء بن حارث اصحاب حضرت خاتم النبوت میرسد
و بطریق کہ شیخ حمید الدین سلطان بہار الدین بن سلطان قطب الدین بن سلاطین
حمید الدین بن سلطان ابو علی بن شیخ المشائخ شیخ موسی ہنگاری بن شیخ ابو الفتح
شیخ المشائخ ابراہیم ابو الحسن علی ہاشمی ہنگاری بن شیخ محمد ہنگاری بن شیخ ابو سعید
ہنگاری بن شیخ شریف عمر بن شیخ شریف عبدالوہاب بن ابوصفیاء بن حارث شریف
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین و جد بزرگوار و سلطان قطب الدین بادشاہ و یار کچ مشران
بادشاہ عظیم الشان جو جو و جداد و سہ سید احمد تخته ترزی ثم اللہ ہوری است کہ کوہ چو
در ذکر حضرت کشف قاتل خواہد آمد نقل است کہ چون حضرت سید احمد تخته ترزی از وطن بالوند
مخوش غارم سمت لاہور شد و عبیدہ سیدہ بی بی لاج و بی بی تاج و اہل خود ہر روز

[illegible]

مشیخ رکن الدین ماند چون شیخ رکن الدین برسد شجاعت قیام فرمود و بخدمت و سرفراز
 و حیث کرد و بجلالات رسید ثقلست که روزی شخصی از وزیران سلطان غیاث الدین
 تغلق بدرین شیخ حمید الدین حاکم آمد و دید که و سرفراز کرد و گشت خاندان شسته خرقه
 مبارک بدست خود بخیه میکند آن وزیر شربت و در دل گذرانید که آنچه تعریف ابن مقبر
 میکرد و ندختر غیر سیم یافتیم که این محض بے نوای است که خرقه خویش میدوزد شیخ بنور باطن
 بر خطره و سرفراز شده کلاه عالیا خود که بر سر داشت کج کرد فی الحال روئے آن شخص
 و خادانش که همراه بودند گشتند پس از تصرف خود نائب شده در پای شیخ افتادند احمد شیخ
 حرم فرمود و کلاه خود را بدستور راست فرمود و بچرا راست کردن روئے ایشان نمید
 راست شدند و صاحب رساله حمید بر شیخ جمال الدین اوجی نقل میفرماید که روزی
 در ویشته بخدمت شیخ حمید الدین آمد در آن حال خادمی را از خادمان شیخ نگ دیوانه
 گزیده بود و حال و سبب دیوانگی بجان رسیده و شیخ در غمخواری و بیماری و سرفراز
 و سرفراز بود و در ویش و در دل گذرانید که عجب است که شیخ حمید الدین چنان حکما شاد
 و فرید و سرفراز از گزیدن سگ دیوانه قریب المرگ باشد شیخ بنور باطن بر خطره در ویش
 و واقف شده بهمان خادم دیوانه فرمود که بچاییکه ترا سگ دیوانه گزیده است آب دهن خود بپزند
 که شفا خواهی یافت و از خدای تعالی خواهم که تو و اولاد تو تا روز قیامت هر گاه که آب
 دیوانه خود بر زخم دیوانه بنیزانند و بر نفس شفا یابد پس خادم آب دیوانه خود بر زخم خود انداخت
 و بهر فوقت تندرست شد و بعد از آن و سرفراز و اولاد و سرفراز و سرفراز و سرفراز
 ماند و اولاد و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز
 تا رنج دیوانه و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز
 سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز
 سال بود از بزرگان و خاندان و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز
 حاکم و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز
 سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز

حاکم و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز	سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز
سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز	سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز و سرفراز

خوش مقام بنجدت شیخ عثمان اسپهبد حاضر شد شیخ از راه شوق و ذوق بی‌تجی گردید که آهسته آهسته
 با شرب که تا شیر بنجد در گوش من بخوان امیر حسن دروازه بند کرد و آهسته آهسته
 سر و کشتن آغاز نمود و این بیت بر زبان آورد و در راه از راه عقاده کافر خورشید
 صوفی چنانچه هست از اجتماع این بیت شیخ را توجیه کرد و داد و دایه اختیار بر فراست
 و در کیشاد و گفت که با آواز بلند بگوئید چون آواز کلام برآمد هر اراد انوار صوفی را بل صانع
 حاضر شد و از توجیه ایشان عفو فاسد عظیم برپا شد و از دلی تا قتل آبا و که یک
 فرستگ زمین بود و اهل حال و تصریح صحیح آمدند از این خبر بگوش سلطان رسید و فرمود
 که چون خبر عثمان بگرم بود قتل سلطان قطب الدین خزانة بادشاهی بر صوفیان تقسیم کرده بود
 و هر یک صوفی لکته تنگ گرفته بود آن تذکره را بیاورد تا بنیم که شیخ عثمان اسپهبد چند لکته تنگ
 شکرانه گرفته بود و الحال مطالبه و پس آن کنیم که ظاهر خلاف حکم مکرده چون تذکره خسرو خان
 آوردند و سلطان مذاکره کرد معلوم شد که شیخ عثمان در اوقات هیچ شکرانه نگرفته بود بلکه
 و سپس کرد از این سبب سلطان بسیار خوشنود شد و شیخ را نزد خود طلبید و دعوت نام
 عزیمت پیش کرد و قولان را نیز انعام وافر عطا فرمود و تا سه روز شیخ همان بادشاه ماند و هنگامه
 سماع گوم بود و در محضر که در باب منع سماع تجویز شده بود منع گفت و گفت آن جامع الکملات سال
 و سی و هشت بهر بیت از مملکت چون سفر کرد حضرت عثمان از جهان فانی بگذر برین
 غفلت نمود و او اسپهبد بود سال ترجمیل آن شده حق بین گفت هر دو بار تا ترجمیل
 ما سبب نقیصه و جبهه الدین نیز عثمان غایت بخوان سال ترجمیل و کاصدق و لیقان
 صلح صلاح الدین در ویش چشمی و سمروردی قدس سره مرید و خلیفه شیخ
 صدر الدین خلف شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی است از حد بزرگ بود و عالی مرتبه و با شیخ
 نصیر الدین محمود چراغ دلی ماهر و مصاحب و همسایه و فیض کامل از خاندان حبشت نیر
 حاصل کرد و از جانب سلطان محمود بن غیاث الدین تعلق بمشایخ عظام ایند و تکلیف
 میرسد او سیاست سلطان را به نفع خیال نمی آرد با سلطان سخنان سخت می گفت و دایه
 بعد از خرقه خلافت سمروردیه آن زمان بدلی آمد و بهین جا ماند و بهین جا وفات یافت

سبب ظاهر شد زنا آنکه او زنده بود و محو گشت شکر گوای مرغ ز یک حمد و لا که جان تاج مهرش برودند
حضرت میرا به کاشی خجالت شیخ نظام الدین ابو الوید که در قصبه کول آسوده است صحبت و محبت
تمام داشتند و غایت حضرت میرا بقول صاحب معارج الولايت در سال منفرد
و بقا و دو حجریست و مزار پراوار و سه در قصبه بهر اربع زیارت گاه خلق است و دو سه
فرزندیت در آن یافتند چنانچه از وقت شیخ بنصره الدین محمود چراغ دلی تا زمانه سید اشرف جهانگیر

معنائی حیات بود از قولان چو شد میرا در وقت بلند سبب جیل آن شاه روشن یقین
یکه نیز مناب سید گم و گریه رستم اه روشن یقین شیخ حاجی حمید غم
قدس سرکه از اعظم خلفا که شیخ رکن الدین ابوالفتح لسانی صاحب مقامات بلند و کارگاه
ارجند بود و بعد از حصول فرقه خلافت از میرا و شمسیر خورشید بولایت ظفر آباد مامور شد
و در آنجا بمسیده بهدایت خلق مشروط شد و خلق کثیر بهر هدایت او به تبرک حق رسیدند
در بقعه قدس بهر دعا کردن و سه بهر شیخ کبیر میرا سید اشرف جهانگیر سستانی که جوان میری و دعا
کردن شیخ کبیر بر وجه که قبل از مرگ من به پنجسال میری در مناب حضرت سید اشرف بخزن
نارین جنت شکر گشت و فاتی و سی و سال بنفتم و وفات و چار و مزار پراوار و ظفر آباد از میرا
رفت چون از جوان بخاندین حاجی اهل دین معراج آمدند جلوه گر گشت سال تا شش

ال دین نور دین میرا آمدند میرا سید جهانگیر و ال دین میرا سید جهانگیر
چو انیان پنجاری حاکمیه الر حتمه الیار سه غیره شیخ سید جلال الدین شریف آمدند
شیخ بخاری اوچی است او و سه فرزند و سید احمد کبیر سید جلال الدین شیخ است
و سید صدق الدین را چو قتال برادر حقیقی و است و سه دلی باور زاد بود که از عهد
خود می آثار بزرگی برنا صبیح حال و سه جلوه گر بودند چنانچه نقیست که حضرت
محمود م هفت ساله بود که پدر بزرگوارش سید احمد کبیر او را بنده است شیخ جمال الدین خندان
بر و دیدست بوس ایشان مشرف ساخت و در آنوقت شیخ طبعی برادر خندان و خود داشت
و فرمود که بجا من آن مجلس تقسیم سازند چون همه رسید خوردن آغاز نهاد و همه با
خزانه از خلق فردی بر و شیخ جمال چون چنین و تقسیم شد و فرمود که یا سید چار خرا

[illegible]

انداخت و نیاز مند می گفتم که آنان بخدمت بابر گشت حاضر آمد و عذر ناخواست و آن مظلوم را بعد از عطا
 خلعت از بند خلاص داد و قفسه وافر بخیریت حاضر کرد و دیگر دید حضرت مخدوم هم بهم روزی از
 آن مظلوم عطا فرمود و غنی ساخت و صاحب اخبار الا ولیا میفرماید که وقتی شب عید
 حضرت مخدوم بر روضه عالیہ شیخ الاسلام بھار الدین طاب ثانی تشریف برد و درخواست
 عطائے عید می نمود آواز برآمد که عیدی همین است که حق قائل ترا خطاب مخدوم جهانیاں طاب
 ساخت بعد از آن بر روضه مطهره شیخ صدر الدین عارف رفته التماس عید سے کرد و از انجا سبب
 جواب با صواب حاصل شد چون از انجا برگشت شنید که هر کسے سے رادر آن خطاب مخدوم
 جهانیاں یاد کے کرد و صاحب خزانہ طابانی باعث خطاب شدن حضرت مخدوم خطاب
 مخدوم جهانیاں اینچنین تحریر فرموده است که وقتی شیخ رکن الدین ابوالفتح طابانی از آستانہ
 کرامت نشاء دولت خانہ خویش بیرون تشریف می آورد و قدم بر زمینہ نهاد حضرت مخدوم تحمیل تمام
 خود را بر زمینہ بزمین عطا نمایند بدین مراد که قدم مبارک پیر روشن ضمیر بر سینہ کے کینہ سے آید
 چون شیخ این بدید فرمود که یا سید دروازه نبوت بکلی مسدود است باقی ماند رتبه و لایستخا تم
 خود بجای رسانیده آید که مخدوم جهانیاں شده آید این گفتند و بجز دست حق پرست خود دست
 مخدوم خود گرفته ایستاد که و بسینہ حق نگیند خویش منہم ساخت و لغت وافر عطا فرمود پس از آن
 حضرت مخدوم خطاب مخدوم جهانیاں خطاب گشت نقلست که صبری در سلطان آمد و بگشت
 و در مسجد جامع بخواندن علم مشغول بود و بنام عبداللہ غفور اوسوم نمود و روزے خود را بر حق
 ظاهر کرد و آشتی یافت که این شخص حسیت و همه اہل شہر را و می ترسیدند روزے این خبر
 بگوش حق میوش حضرت مخدوم رسید اورا نزد خود طلبید و بنظر جلال درو نظر کرد و کے
 بہان زمان از یاد رفتا و میگفت سوختم سوختم ہر چند آب بر او میخندند سود نداشت آفرین
 ساعت از جهان بگذشت و فیروزج اخبار الا ولیا است کہ وقتی حضرت مخدوم
 در مسجد جامع اوج دریاہ رمضان متکلف بود و در ولایتان اہل صلاح و علمائے اہل فلاح
 ہم شامل آنجا بود و یکبار بر خود ند و تمام مسجد پیرا در و ریشان و علما بود و روزے سوره نام
 حاکم اوج زیارت آنحضرت آمد چون اکثر مردم گرد آنحضرت دیدند پسندید و بفرمود حکومت

[illegible]

اول آنجناب دو گانه نماز گذارد و بعد از آن تملات قرآن مشغول گشت چون بابت منجرجه انیسیم
مین الیقوت به منجرجه المینت بین الحی رسیخ بدرالدین در حرکت آمد و برخاست و دست
بیارک مخدوم رسید و عمر و قدم نهاد آنجناب لباس خاص خود بدردالدین عطا فرمود و دروازه
مسجد پلست او بانگ نماز که وقت عصر بود گفت و با ما مست شیخ بدرالدین نماز گذار و نظر بر این است
عظیم غوغا می بلند از خلق برآمد و خلق کثیر فیضیاب ارادت شد پس از آنجا که آمد و لیدر اداس
مبارک حج مدینه منوره رسید و رو بروی روضه مطهر حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰۃ و التحیت
آواز بلند گفت السّلام علیکم باحبنا فی الدنیا و الاخره ابرو روضه منوره جواب آمد علیک السلام مرگیا
و لیکن اتقوا عینی پس همه اهل مدینه نیز معتقد شرافت و کرامت آنحضرت شدند و این کرامت حصول
جواب سلام از روضه عالمیه نبویه از جبر زنگوار و شیخ سید جمال الدین خ شریف اللہ نجاری
نیز وقوع آمده بود که در سابق مذکور شد و لا دست یا سعادت آنحضرت با اتفاق اهل اخبار
در سال مذهب و هفت و وفات آن جامع الکمال بقول صحابه اخبار بالاخبار رسال مذهب و اشتاد
پیچ و بندت هم پیشا و دهنشت و بقول اصحاب معراج الولایت در سال مذهب و اشتاد و دهنشت و پیچ و بندت و یک
سال شنت را بقول صحابه اخبار بالاخبار مقرر و بصحبت معلوم میگردد که مطابق اقوال جناب اهل تواریخ است
و شجره علم رسالت اعظام بجایگزین ترین سن وفات آنجناب بنظر فقیر درآمده و در میان هر دو اقوال ضرر
فاصله سیال در میان اما بر فیضیات تفاتی اهل تواریخ نیست که ولادت آنحضرت بتاریخ چهارم شعبان المعظم شب
شعبات و قمر دوم که کعبه روز عید الفطر بوقوع آمده بود و در زیر نور آنجا مقام روح از صافا خطبه ای از وی

نیر کمال ولی حبیب اللہ دین	قرہ ویدہ علی آمد	سال تولد آن شہ محرم
از دم خادم بنی آمد	سن سال وصال از سر	عابد و مہدے سنہ آمد
باز سال وصال او از دل	زادہ و پیر متقی آمد	محرم و شیعہ اخراجی

قدیمی سوره کلام نامی و سوره حبشیه است امیر دیو خلیفه حضرت محمد و جهانیان بود و آنحضرت
و سوره را خطاب آنحضری بود میفرمودند که این خطیب خطاب آنحضری گردید و این را علی و سوره موضع
نیز از اجمال برگزید و در بابا دسر کار آورده است در عنقوان جو الفی ضرب حق در کاروی شد
ترک و تخرید اختیار نمود و بخند دست محمد و جهانیان پیوست و سالها تربیت یافت آخر بعد

بزرگوار کیست و با سید هم خط حکایت نیز داشتند و ارتباط محبت بنا می‌توانست محکم بود و وقت
 سید عالم الدین در سال شصت و هشت و هزار و پانصد و بیست و یک از مولف
 وقت از دنیا بود و در خلا برین عالم دین آن عالم عامل و سید گفت سرور من سال طاعتش
 عالم شریف به سید شیخ کبیر الدین اسماعیل مهروردی قدس سره
 مرید و خلیفه و نیره حضرت مخدوم جهانیاں است و بعد وفات آنجناب بخدمت حضرت سید
 صدر الدین راجو قتال برادر و سکه کمال مخدوم جهانیاں حاضر مانده کار خود تکمیل رسانید
 و در ولایت مقام عالی یافت و بیکرامت و خوارق اشتها گرفت و در اول عادت
 ویزا این بود که بوقت نیم شب بزیارت فرار پرانوار مخدوم جهانیاں میرفت و با نیکو
 قفل دروازه فیض انداز و روضه معلی می‌کشاد و اندرون میرفت و نماز تهجد و ختم کلام الله
 میخواند چون بیرون می‌آمد باز با نثار تانگشت قفل قایم می‌داشت شبی یحییٰ الحجازی
 بر سر روضه حضرت مخدوم بود و او این حال چشم خود دیده تمام ماجرا حضرت سید راجو
 قتال عرض کرد شیخ کبیر الدین ازین حال منور باطن واقف شده آنروز براسه خواندن
 منق و اخذ برکات و توجه بخدمت سید راجو حاضر نگردید حضرت سید او را نزد خود طلبید
 و از او و اکرام بسیار نمود و شیخ کبیر الدین را و فرزند با جمال بودند سید عبدالشکور و
 عبدالغفور که جامع جمال ظاهری و باطنی بودند و در علوم شریعت و طریقت عالم عامل
 و کامل و تحمل و ارادت بخدمت والد بزرگوار خود داشتند و تربیت صورتی و معنوی
 محصور پدر عالی گوهر یافتند چون روز وفات کبیر الدین رسید هر دو پسر اندر نزد خود خواند
 و بجز قرآن خاص خود حرفی نکرده و فرمود که بعد از من هر مشکلی که شمار پیش آید نزدیک قبر من آمده
 ظاهر کرده یا سید که جواب با صواب خواهند یافت چنانچه بعد وفات شیخ بهیمان بوقوع
 می‌آمد که چون هر دو پسرانش را همی یا مشکلی پیش آمد بر سر قبر پدر عالی که هر سوال میکردند فی الحال
 بجواب می‌نرسید و گفتند وفات شیخ کبیر الدین در سال شصت و هشت و هزار و پانصد و بیست و یک از مولف
 جلوه گر چون گشت و در خلا برین عالم دین آن عالم عامل و سید گفت سرور من سال طاعتش
 گفت یافت شاه دین اکبر کبیر سید صدر الدین عالم و سید راجو قتال بخاری

کہ شنیدیم چنانچہ حاضرین مجلس ہر حال شدہ نہ بنواہوں گفتند کہ حالاً تو مسلمان شدہ و حکم اسلام
 پر تو بخاری بہت باید کہ برادے احکام اسلام پابند باشی چون انواہوں را مسلمان شدن منقول
 خاطر نمود شب از پنج گھر بخت و روزی بخت دست سلطان فیروز شاہ فوتہ انہما حال کرد سلطان
 نیز چند بیسے ہدایت باسلام کرد موثر نیتدار و گفت ہرچہ با و با و مگر مسلمان نمی شوم لیکن چند روز
 مخفی و مخبر ارجمست حق بیوست و سید راجن قتال چون از کابل بجزیرہ مکھن فرارفت یافت برائے
 تصفیہ این مقدمہ باگوانان رویت حال متوجہ ذیلی شاہ سلطان چون خبر عزم شیخ صدر الدین را
 جن نسبت ذیلی شنید علما سے شہر را جمع کردہ در این باب شورت کرد و خواست کہ حضرات
 چنین ختو سے تجویز کنند کہ انواہوں از قتل خلاص یا بد و سید صدر الدین نیز قابل آن کرد و آخر
 شیخ محمد پیر قاضی عبدالقادر کہ دانشمند کے نیز طبع و نوجوان بود گفت کہ چون سلطان استقبال سید
 راجن تشریف برد لہذا ملاقات باہی پرسید کہ شماراے تصفیہ قضیہ انواہوں کا فر تشریف آوردہ ام
 پس اگر وے نفوذ یاد کہ آری ما در بحث خواہم آمد کہ شمارا و انود کا فر گفتہ آید حالاً بچہ طور مسلمان
 و حکم اسلام بروے جاری میکنید این راے پیر قاضی سلطان حسین اقدام بہ استقبال حضرت سید
 برآمد لہذا ملاقات پرسید کہ شماراے تصفیہ قضیہ انواہوں کا فر آمدہ اند حضرت سید جواب داد کہ
 براے تصفیہ مقدمہ انواہوں مسلمان کہ رو بروے ما و دیگر گوانان اقرار اسلام کردہ آئندہ ایم
 سہم را وقت شیخ محمد پیر قاضی کہ حاضر بود گفت کہ اول طوریکہ باید و شاید بارادہ ولی اقرار اسلام
 نہ کردہ ہنوز ثبوت اسلام او من حیث الشریعہ نگشتہ شمارا حکم اسلام براو بچہ دلیل جاری فرمایید
 حضرت سید بجانب اول نظر تہنیز کرد و بر زبان را ند کہ باین قاضی از سخن شمارا بے دیانت نمی یابم
 بروید کہ مقصد بر شمارا آمدہ و آمادہ سفر آخرت ہستید سازگی گفتن خود سازد بچہ و این سخن شیخ محمد
 در دوشک گرفت بر شوہر نہ بجا نہ اش رسانید نہ چون در خانہ رسید قریب المرگ بود قاضی
 عبدالقادر بدشش برائے حق و تقاضی پیر خود بخت دست آنحضرت حاضر آمد و نیاز مند کے
 تمام عرض کرد کہ ہمیں کہک پیر و ام اگر کون بخشند عین عنایت است فرمود کہ حالاً چہ می شود
 او از دنیا بگذشت مگر ترا بشارت باد کہ اہلبیہ او حالاً است از بچہ کوچ و خواہد آمد کہ اہل تقوے
 روح الہم علوم ظاہری و باطنی خواہد درین آشنا خادمان قاضی خبر آوردند کہ شیخ محمد از دنیا بگذشت

[illegible]

دو هزار و سی و شش	دو هزار و سی و شش
دو هزار و سی و شش	دو هزار و سی و شش

[illegible]

ان پیر شاه مدار رسید از آنجا کوچ کرد و از آب گذشت بروی مدعا کرد و خدا می راست رود
 که خود را اینجا باش و منتظر شو که از بد عای من چه آفت بر باد شاه می آید چون بولا قبله گردد
 خبر می پیش من بیا چون شاه مدار از آب عبور فرمود آمله های بنیاد بر اعضا می
 قادر شاه بر آمدند و بجز این خبر بکس که بخار شد و دل بمرگ نهاد آخر الام قادری شاه چون از
 حیات مایوس گشت پناه بخدیست شیخ سراج الدین حافظ آورد و انتخاب پیرانین خاصین شریفی
 خود بوی عطا کرد و بجز و پوشیدن ثغایافت و اثری از اندام نماند خادم شاه مدار چون دید
 که او پناه شیخ سراج الدین آورد و مایوس گشت و از آب گذشته ان پیر شاه مدار رسانید شاه مدار
 از آنجا بختی چون پور شد و از آنجا بقیع مراحبت کرد و در ملک قادر شاه نیاورد و فانی
 آن جامع الکرامات و رسالت شصت و سی و سی و سیست از مولف

شماره این دیوانه است	چون سراج الدین ولی مشقی	امادی پیر شاه سال خلعتش
همه روزگفتا سرنخ روشن	سید ناصر الدین بن محمد و هم جهانیان جلال الدین	
بخاری قدس الله سرهم العزیز جاسم بود میان علوم شریعت و طریقت و حقیقت و شرافت و سیادت و نجابت و خوارق و کرامات و دروایات رتبه عالی و مراتب بلند داشت چون صاحب اولاد کثیر بود ازین سبب سید ناصر الدین شهباز یافت گویند که همه اولاد انجاد و س از پیران و دختران متحد و یکصد رسیده بودند اما که عمر دراز یافتند سبب و یک پسر و دو دختر بودند خلق کثیر بحلقه ارادت و س در آمد اگر چه جانشین پدر بزرگوار و س سید صدر الدین راجح قتال بود و او س نیز در الد شاد طالبان و هدایت ایشان آیت از آیات الهی بود و در طریقت نسبت ارادت سید بزرگوار خود داشت و از س خلافت و اجازت حاصل فرمود و وفات آن والا در جات بقول صاحب منابع اولایت رسالت شصت و سی و سیست از مولف		
بخت ناصر الدین چون پیر کرد	عیان سال حال آن شهیدین	زعارف ناصر الدین کامل آمد
و اگر قطب کرم ناصر الدین	الینما از مولف	چون ز دنیا رفت و فخر برین
ناصر الدین آن ولی مشقی	گشت تاریخ وصال آن عیانی	شاه سید ناصر الدین سینه

خود است صاحب کرامات بلکہ و مقامات از خیر و انظار و باطن سید وقت خود بود و حلقہ
 مبارک و بیکلیہ حضرت شاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مشاہبت و موافقت تمام
 داشت و غرض نام و الدین و دایہ و سہ نیز مطابق عمر شریف و نام والدین و مریضہ حضرت رسول
 مقبول بود و چون شاہ عالم سیریاگی حضرت قطب عالم بود او را بخیلہ سیرمی گفتند ولید از وفات
 پدر بزرگوار بر سندان شاہ شہادت و از شیخ احمد کہ بیست و نہ تربیت و تکمیل یافتہ بود و صاحب
 اخبار الاخبار میفرماید کہ خدمت مرید حضرت شاہ عالم بود طفلک داشت ز اتفاقات وفات یافت
 آن ضیفہ بخدمت و سہ حاضر آمدہ دست بردارین زد و الحاج کرد کہ فرزند مرا بمن نازید پسند
 دست از دین شما از بخوام داشت چون عجز و تضرع کرد گذشت تسلیم او نمودہ در خانہ فیض
 کا شانہ تشریف برد و سہ را نیز فرزند سہ خود و سال بود آن را برداشتنہ بدون آورد و بر
 ہر دو دست نہادہ و سہ لبوے آسمان کرد و گفت الہی آن طفل فوت نشد این شد
 سہ نے الحال آن طفل بر دست آنجناب جان بحق تسلیم کرد و طفل خادم زندہ گردید و لاوت
 با سوادت حضرت شاہ عالم بقول بہتر و سال شہتہ و ہفت دہ و وفات آن جامع الکلیات
 با قول صاحب الاخبار الاخبار و سواج الولایت و غیرہ بروز شنبہ شہم جمادی الاول سال
 شہتہ و ہشتاد و ہجری است و سنین عمر شصت و سہ سال صاحب اخبار الاخبار تاریخ وفات
 آنجناب از لفظ فخر و صاحب سواج الولایت از لفظ شمع عشق اخذ کردہ است و در وصفہ عالمی و در احمد آباد
 کہ مر از خلق و تفرج گاہ اہل اند یا راستقامی عا و جاسے است لطیف کہ شب جمہ صفات کبار از
 مردم آندیار بزیارت میروند و شب در اینجا گذرانیدہ علی الصبح بروز جمہ بخاندانی آیند از لفظ
 شاہ عالم بادشاہ و مہمل دین گفت یافت شاہ عالم شاہ دین گشت سال انتقالش حلہ گر
 بود اہل دین امام الحارثین شاہ عالی شان ولی اللہ گزانتقال آن شہد سہ نے زمین
 شیخ عبد اللطیف و اور الملک بن محمود قریشی قدس سرہ از عالم خلفای
 حضرت شاہ عالم شہد و در تاریخ فرات سکندری آورده کہ در الملک از عالم امرائے

از بی بی یحییٰ بن داود شمسید | ہم جوآن ماوے شمسید شقی | تا کہ سال خلقتش آید پدیر
 سید کبیر الدین حسن قدس سرہ از سادات عظام بخاری است و از نواز خان دان حضرت
 مخدوم جاتیان یافت و بجمالات رسید بعد از ان سیر ربع مسکون پر دخت و باز در اوج
 آمدہ سکونت پذیر شد و ہما نجا وفات یافت و ہما صاحب اخبار الاخیار میفرماید کہ دے
 ضد ہشتاد سال عمر داشت و از دے خوارق و کرامات بسیار بود آمدے و از شہر خوارق
 او آن بود کہ ہر کسے از اہل اسلام و غیرہ مذہب نزد دے آمدے فی الحال نائب گشتی
 وزیران یہ تشددین اسلام کشادے و در قبول توبہ و اسلام بے اختیار شدے ازین سبب
 ہزار در ہزار خلق خدا بخدمت دے آمدہ بدایت رسیدند و بعد وفات دے نیز این
 نسبت در بعضے اولاد دے بود و وفات دے بقول صاحب اخبار الاخیار
 در سال شہید ہونود و شش ہجری است و مزار گوہر بار در اوج است از مولا
 جون کبیر الدین حسن سید لی | گشت در خلہ ملے جائے گیر | تاج عرفان کامل آمد خلقتش
 نیز سلطان نیز لاکبیر سیر | شاہ عبداللہ قریشی ملتانی سرور دمی از اولاد
 اکرام شیخ الاسلام بیاد الدین زکریا ملتانی است آباے کرام دے از نشان بدلی تشریف بردند
 چون آثار بزرگی از ایام خودی بر ناصیہ حال دے ہویدا بودند و قدم بر قدم جد بزرگوار خود
 داشت سلطان بہلول بودی اورا بامادی قبول کرد و دختر خود را بوجے ماد دوی گاہی
 ساکت گاہے مجذوب بود و ستونے ظاہر و عظمتے باہر داشت و در آوان سلوک
 ریاضات شاقہ و عبادت فوق الطاقہ کشید و از دے نقل میکند کہ میفرمود در ابتدا دے
 سلوک اگر ناز گذاردیم کمتر از ہزار رکعت نبود اگر تلاوت می کردیم از ختم کم نمی کردیم و فایده
 کہ بزرگ کساعت مرتب میشد زیادہ تر از ان بود صاحب اخبار الاخیار میفرماید
 کہ روزے بادشاہ عبداللہ بر بالائے بام بلند کہ آلال ہم در بیلو دے روضہ اولیادہ است
 نشستہ بود ناگاہ از احوال و جد و گرفت و از بالائے بام بر زمین آمد و از آن صد مرتب
 آثار دے بوجے رسید و پچہین روز دے در حالت جذبہ نرغالہ از بر زمین زد آن نرغالہ بدین
 حد صد ہلاک گشت شخصے بخدمت حاضر بود گفت یا شاہ نرغالہ بیچارہ و صد مرتبہ گفت از دست

سناهی گشت و شیخ محمد اسحاق بر او یقین حضرت شیخ سعاد الدین میفرماید که شیخ را در سن دوازده
 سالگی هم نماز تہجد گاہی فوت شد و پدر بزرگوارش ستارہ نشانہ او بود کہ این آخر چوین مقام
 فلان برسد نماز تہجد باید کرد پس شیخ اندرون حجرہ لحاف برسد کہ شنیدے و آن ستارہ
 دوازده ریشندان حجرہ پدرے چون بموقع رسیدے برخاستے و نماز تہجد کردے
 و غیر ورج اخبار الاویہ است کہ در خطہ ناگور عورے صالحہ مرید حضرت شیخ بود و مادہ کاوے
 داشت شیران خزانہ استی و بخدمت شیخ آوردے چون از خطہ ناگور غم گہرات کرد و مادہ کاوہ
 دزدید و عورت بخدایت شیخ آمد و عرض حال کرد و گفت مادہ کاوہ مرا از دزد طلبا نیدہ بہن
 عطا فرمائید این گفت و بنماز مشغول شد و صبح نماز بخوانان او از شیخ شنید کہ میفرماید کی بلای
 مادہ کاوہ تھا حاضر است بگیر میوچون آن زن از نماز فارغ شد دید کہ مادہ کاوہ در محض خانہ حاضر است
 نقیست کہ روزے شیخ بعد وفات سلطان بملول بودے زیارت قبر دے تشریف برد
 و راستے بعد از آنے فاتحہ سرور راقہ آورد و بعد از آن برخاست و گفت کہ این مرد در دنیا بولیش
 و عشرت گذرانید و بعد از نقل ہم مقید فی محبت اہل اللہ تہ باز و مقام ارجمند یافت
 نقیست کہ روزے رو بروے شیخ درویشے مکتوبات عین القضاات ہمدانی پیش آورد
 از و تشکر گرفت و یکدو ورق مطالع نمود و گفت کہ عین القضاات مروے بود نہایت بزرگ
 و بکر است مشہور چنانچہ روزے در سبت جا استدعاے دعوت طعام اد بود نہ است خاص
 خود در سبت جایک وقت براسے خوردن طعام تشریف برد و در خانقاہ ہم بدرویشان
 تناول طعام فرمود از استماع انجمنی در دل درویشے خطرہ ظاہر گشت و اندیشید کہ بیک تن واحد
 چگونہ در سبت جا رفتہ بیک وقت طعام خورد و از خانقاہ ہم بیرون نیامد شیخ از خطرہ اش
 خبر باطن خبردار شد و بعد نماز مغرب اندرون حجرہ رفت و از اندرون باواز بلبلہ
 درویش و طالب کرد و درویش چون اندرون حجرہ رفت دید کہ شیخ از یک تن بختن شدہ
 در ہر چہا گوشہ حجرہ موجود است و نیز در میان حجرہ تشریف میدارد و حیران ماند کہ در ہر پنج جا
 شیخ سعاد الدین شمشدہ بود و آخر معلوم کرد کہ این جواب همان خطرہ است کہ در باب کرامت
 عین القضاات در دلم خطوبہ کردہ بود پس آن ہر پنج صورت بدرویش مخاطب شدند

روح خود را کند چون قیمت داده شد شیخ با زن ارشاد کرد که این آوند را بر زمین بزن و بکن
 و سبب بچنان کرد چون آوند شکست افی مرده از دماغ برآمد عورت خجسته ماند و بجان خود رفت
 انجان را بعد از این مرده و گوشتش بر خود که اکابران دیده بود بیان ساخت و سبب علی الهیاب
 بخدمت شیخ آمد و نائب شد و مقبول اسلام متعرف گشت و مرید گردید و شیخ با هم شیخ جلال
 اورا موسوم ساخت و یکے از او لیا سبب اهل کمال گشت و شیخ ابابکر که برادر و خلیفہ حضرت شیخ
 و کتابے باحوال شیخ تالیف کرده با هم تذکرہ عبد الجلیل موسوم ساخته است میفرماید که موجب
 متعرف شدن من بر صحبت آنحضرت آن بود که روزی بنده حاضر خدمت آنحضرت شد و چون
 خشک دست داشت در دلم گذشت که اگر این چوب خشک که در دست میدارم از کرامت
 شیخ چند بالشت دراز گردانم بهم مرید شوم شیخ ازین خطره من بنور باطن واقف شد و قسم کرد
 که خدا سبب جل شانه قادر است که چوب خشک را هم دراز کند و فی الحال چوب دستی من از قد
 سابق چند بالشت دراز گردید بنده برخاست و سر در قدم آورد و مرید شد و مقبول گشت که حضرت
 شیخ عبد الجلیل بخواندن کتاب دلائل الخیرات که کتابے عمده در ذکر و تشریف از تالیفات
 ابو عبد الله سلطان جزولی رحمۃ اللہ علیہ است بسیار ذوق و شوق داشت و هر روز یکبار صبح و یکبار
 فوقت شام ختم و سبب کرد و هر مرید که زیاده تر در بیان شدی مداومت و سبب امر
 فرمود که موجب بختنا سبب و سبب با حسن الوجوه می شود و اقمه وفات شیخ عبد الجلیل
 بنظر و درج کتاب تذکرہ عبد الجلیل است که تاریخ غره باه حجب المرجب سال نصد و ده هجری
 شیخ در مجلس منور و روح افروز بود شیخ یونس و شیخ جلال و شیخ مولا بحار و شیخ سبط
 سیاه پوش و شیخ موسی آهنگر و ملاقرن و شیخ زین العابدین و دیگر چند خلفا سبب نامدار و اولیا
 کبار مجتهد مست حاضر بودند ناگاه آنحضرت مریضه نهاد و جان بجان آفرین تسلیم نمود و چون
 وقت غفل رسید و سلطان سکندر راودهی پادشاه که در آنوقت بلاهور بود حاضر آمد و غسل
 حضرت شریک شد چون غسل با تمام رسید مرتبه اسم مبارک اللہ از زبان حق ترجمان شیخ
 برآمد یعنی مردان دانستند که بنور زنده است بعد از آن تا دو گهر سبب لهما حرکت میکردند
 آخر بعد از جنازه در خانقاه عالیجاه بیرون لاهور و دفن کردند و فرزندانش را بجاگاه خلیفہ

گشت رخسار مجسم دین | ارجعت آن صاحب غفر قیام | از سال از کمال آفتاب | امحاب خیر آمد اندر شمار

سید عثمان المشهور شاہ جہولہ بخاری لاہوری علیہ رحمۃ اللہ الباری سے

پیر کے روئے منیر سے صاحب شوق و ذوق و جذبہ کفر افاق بود و از مقام اوج مقدس

در لاہور شریف آوردہ مقام فرمود و خلق کثیر را بارادت خود سزا رفت و قبول عظیم دست

انور و در برگ دکہ دہ و وضع و شریف تابع فرمان دے شدند علماء و عوام ہم سر بر حفظ فرمان

و سے نہادند و نسب آبا سے کرام و سے پیچیدہ اسطر دریا سے بحر برت محمد و مہم جہا نیان سید

جلال الدین اویچی قدس سرہ سید سید بدر بنظرین کہ و سے فرزند ارجمند سید محمود و ادیب سے

بن سید بہار الدین سید حامد بن سید محمد شاہ بن سید رکن الدین الحافظ بابو الفتح بخاری

اویچی بن سید حامد بخاری الملقب بیدی نوہار صاحب دستار بن سید زناہر الدین بن سید

جلال الدین محمد و مہم جہا نیان رحمۃ اللہ علیہم جمعین و بہرہ حضرات بیعت دست بردست

آبا سے کرام خود سلسلہ عالمیہ سرور و پرورشند و باعث اشتہار و عثمان (شاہ جہولہ بخاری

بن است کہ چون آنجناب بیواہ سے شتر از اوج را سہک لاہور شد شتر را تیر می راند و بازوی

ببار کہ حرکت می کرد و در آن حال بیاز و سے خود مخاطب شد و فرمود کہ اینچنین حرکت پر است

شاید کہ ترا چھو لا یعنی رشتہ شدہ است پس از ان روز بر بازوی حریف پیدا شد کہ تا دم سید

باقی بود و جہولہ بزبان پنجابی رشتہ را گویند و خاتمہ آن عالمی و سچا نبو و جب تجربہ قلمیہ

اولاد کرام و سے تاریخ ۸ ربیع الاول سال نہصد و دوازده ہجری در عند سلطنت سلطان سکندر

لودی است و مزیعہ پر انوار نے الحال اندرون قلعہ لاہور بمقام تہ خانہ است کہ قبل از ترقیہ کبری

اندر و ن آبادی شہر لاہور بود شیخ حسین و بیچ پیر مشہور است از مؤلف

سیر عثمان جو گشت راہی خلیفہ یافت از حق بیارغ خلیفہ مکان | اگر و صالحش امیر عثمان نیستند

مردن جو سید عثمان شیخ علم الدین چونی وال قدس سرہ از عظماء

خلفاء شیخ عبد الجلیل جو ہر قطب العالم لاہور سے است صاحب درجات والا و

مرتب اسلحہ بود و در عشق و محبت و جذب و شوق بچانہ آفاق چون ارادت

بحدت شیخ آورد و کجاست حاضر ناند روز سے شیخ در راہ میرفت ناگاہ گل پندیر جالمہ شیخ آفتاد

رخت اقامت بوالم جاودانی بر بست شیخ موسیٰ در حالت اخیر بخدمت و سے حاضر شد و عرض
 نمود کہ پاشیخ ہنوز ابن خادم تکمیل نہ رسیده و در باب علوم باطن چند وقایق حقایق از
 خدمت آنحضرت حل نہ کردہ است و آنجناب بر اسے بندہ نیز ارشاد فرماید کہ موجب
 بہبودی این کمترین کرد و شیخ شہر اللہ فرمود کہ بقیہ تکمیل تو بخدمت قطب العالم عبدالجلیل لاہور کے
 خواہد شد باید کہ بخدمت و سے حاضر شوی و نصیب بخش سبحانی پس شیخ موسیٰ بعد وفات
 شیخ شہر اللہ روانہ لاہور شد و بیرون خانقاہ شیخ غیب الجلیل آمدہ در زمرہ فقرا خاموش نشست
 شیخ عبدالجلیل بنور باطن از حالش خبردار شدہ از اندرون حجرہ آواز داد کہ شخصے نووارد و متوہم
 از بلدان در خانقاہ آمدہ است اور اندر ما حاضر آریہ خادمان آواز دادو نیکہ کہ شیخ موسیٰ کجا است
 پس شیخ موسیٰ حاضر شدہ بکادمت حضرت سرفراز شدہ و تا چند سال بخدمت آنحضرت حاضر ماند
 و کا خود تکمیل رسانید و از اولیائے عظام شد و حضرت شیخ نیز جدائی اور اردو داشت و
 متصل خانقاہ خود و وبیک زمین بوے محبت فرمود کہ و سے مکان خود در آنجا تعمیر خست
 و بر اسے حصول کسب حلال کار آہنگری مسکرو نقلست کہ در شیخ موسیٰ کار آہنگری
 مشغول بود کہ عورتے بسبب راست کنانیدن دوک آہنی سمان ہر دہام کہ در حسن خوبے
 و صورتے محبوبے بی نظیر بود بخدمت شیخ آمد و دوک باجرت و اہمی حوالہ شیخ کرد و شیخ
 دوک را در کوڑہ آتش انداخت و بیک دست بادبان چیرہ بین را حرکت میداد و بیک دست
 بسو دست پناہ سر دوک گرفتہ گاہ خود بر روے آن زن دوخت و بتوجہ تمام متوجہ حسن
 و جمال آن زن شدہ نقاشی را در جمال نقش میدید و صنایع را در آئینہ حسن امشاہدہ مینمود
 چون ساعتے برین حال بگذشت آن زن بر آشفست و گفت و اسے برو کا نذارے
 تو کہ عورت بیگانہ را می بینی و از خدائی تر سے ساعتی کامل شد کہ دوک زاد کوڑہ آتش
 بگذشتی و دیوانہ و مفتون حسن و جمال گشتی باستماع این گفتار شیخ موسیٰ دل بیدار
 دوک آہنی از آتش بر آورد و مانند میل در چشم خود کرد و گفت اسے مادر اگر ترا دیدہ ام
 چشم من بسوزد و اگر او را دیدہ ام کہ ترا آفریدہ است این دوک کہ از آہن مت زر گرد
 بنمایا لال دوک آہنی زر خالص شد زن چون این کرامات ظاہرہ خوارق باہرہ بدید

چو از دنیا بخت رفت آخر | دس به دس اوصاف موی | و حالش شد قمر سرخداوند
 دو باره ز راه بختشافت موی | شیخ سید حاجی عبدالوهاب بخاری قدس سره
 از اولاد سید جمال الدین شریف اندر سرخ بخاری است و نسبت بزرگان دس به دس
 بن سید جمال الدین شیخ میرسد بزرگی بود موصوف لعل و حال و قال و شوق و ذوق و
 محبت ذرا و دل در دارالامان لسان توطن داشت روزی بکازمت پیروان و موصوف خود
 سید صدر الدین بخاری نشسته بود از دس به شنید که گفت دو نفر است در عالم بالفعل موجود که در دنیا
 کل نسبتها است یکی اندکی کم مردم قدر دان نمیشناسند و دیگری در تکمیل آن غافل اند که
 آگاه و پیروز و محضرت منور کائنات علیه السلام و الصلوٰه که جابا البنی اند و درین مظهر موجود است
 مردم این سعادت را نمی یابند دوم قرآن مجید که کلام پروردگار است و حق سبحانه و تعالی بسوا مسلم
 غیر دس به مشکلم است و خلق از آن غافل است شیخ حاجی بحر شنیدند این کلام از شیخ
 دو شنیدند بر حق و بر حق سید منوره حضرت طلبید و بره خشکی روانه منوره شد و سعادت
 زیارت و زیارت و با و را محبت بوطن نموده بدلی آمد سلطان سکندر لوی را بوی اعتقاد
 عظیم پیدا شد و دیگر عالمت نظم بود بجای آورد و سلطان را با شیخ حاجی چندان نسبت محبت
 دنیا را بوقوع آمد که بر تبه فغانی شیخ فایز گردید پس شیخ باز دیگر از دس به مقتدر زیارت حسین
 الشرفین کرد و مکر را بین دولت عظمی فایز شد و باز اشارت حضرت خاتم الرسالت علیه الصلوٰه
 و التحیة هندوستان آمد و سید عبدالوهاب را تفسیر است که اکثر قرآن را ملکه تمام قرآن در روح
 و لغت حضرت پیغمبر علیه الصلوٰه ملک الاکبر و ذکر آنجناب ختم کرده است و بسیار از دعا و خلق عشق و اراد
 محبت در آن درج فرموده و وفات شیخ سید حاجی عبدالوهاب بقول حق اخبار الاخیار و اسال الله
 بجزی که از لفظ شیخ حاجی اخذ کرده است و بعد از شیخ سید میرزا سید شجعت نشست از موهبت

سید حاجی چو از دنیا می رود رفت در فرودس علی قیاس	سید محبوب میر تقی
یکین رقم سالی و حالش سرور باز گوناگون وصل آنجناب	پیشوا حاجی دس به مقتدا
شیخ عبدالعزیز میان بانی قدس سره سپهر الاناماء الدین از دما و وقت بود و بنا بر تجربه داشت در ابتدا سالی نه بود چون آن را مانع بود وقت فراغ عبادت	

عالم بریل جمال حضرت شیخ امین زین العابدین دہلوی قدس سرہ

جہاد دینی شیخ محمد الحق محدث دہلوی و از مریدان نامدار و خلفائے ذوالاقتدار ابوالاسوار الدین سہروردی بہرہ آتش مندی کامل و مستور و مستعد و رغابت شمع و انگسہ و تادیب بود اکثر احوال صایم بودے و در لقمہ احتیاط تمام داشتے و فیات آنجناب بقول صاحب اخبار الاخیار در سال ہصد و سبے و چار و بقول صاحب تذکرۃ الزائنین در سال ہصد و چل و سبے ہجری است و قول اول مقرون بصحبت است قطعہ از مکتوبات

نور زین العابدین شیخ جہانگیر اردنیارفت و در فروردین ۱۱۸۱ عیدان شد مراجعہ صل ارتحالش زین العابدین نور تجلیہ دیگر تاریخ و صل آن شہر دین زین العابدین گرد و ہویدا

سید جمال الدین سہروردی قدس سرہ از شاخ عظام و سادات ذوالکرام بخاری است و میرد و خلیفہ قطب الاقطاب سید عبدالوہاب بخاری دہلوی برادر خود و سادات و ابائے وے بطوریکہ سابق ذر ذکر سید عبدالوہاب مذکور شد شیش واسطہ سید جمال الدین شریف اللہ میر شیخ بخاری ادچی میر سرد و در ولایت و سیادت و شرافت و عبادت و ریاضت بمقامات بلند مراجعہ ارجمند داشت و در عہد آخر سلطنت سلاطین میر خط و لید کشمیر را قبول مینست از دم جو فرین کرد و عاکے را بقیض باطن خود مستقیض گردانید و حضرت قدوم شیخ ہزہ کشمیری نیز بخدمت بابرکت وے حاضر شدہ خرقہ خلافت سلسلہ عالیہ سہروردیہ یافت و بپولہ گفت کہ علت غائیہ قدوم سید جمال الدین کشمیر محض برکات ربیت و تحمیل شیخ ہزہ کشمیری بود چنانچہ بعد از تقاضای حقوق ارشاد و دعا خلافت و اجازت باز مراجعت بہندہ فرمود و در دہلی رسیدہ در سال ہصد و ہشت ہجری بر حمت حق پیوست انومکتوبات

نجلد بریل جلوہ گر شد چو ماہ چو آن سید دین جناب جمال ابو حجتہ اوزمراج خلند

دگر میر علم آفتاب جمال اما فیروز مفتی کشمیری سہروردی قدس سرہ

از اعظم علما و کبرائے مشائخ کشمیر است در ابتدا سہ جوانی قدوم سفر برداشت و بچہ بین اشرافین رسید شرف شرف و زیارت روضہ عالیہ نبویہ گردیدہ و چندی در آنجا ماندہ و بہندہ مدوہ بدائون رسیدہ در تحصیل علوم ظاہری سنی بلخ بجا برد و ابابہ بقتیل میر سید اختر چون بختش

صاحب نیراج غنیمتفرایک حضرت شیخ حمزه تمام شب بکس نفس گذرانیده و از غایت بیداری
 و ذکر و تکریم سرسپاریش تمام و کمال گذرانیده بود و یکدم از حرارت و رونی و سوز و گداز باطنی آرامند
 و شب و دوپرباه و ناله می گذرانید و در حل عقد با سه طالبان و چهار سازی در مانند گان
 وسط زمین و مکان و خوارق و کرامت و تعریف آیت از آیات الهی بود و شیخ بالبد او و خالی
 که از اکمل اصحاب و کبرای احباب آن جناب است در کتاب و در المردین تحریر می نماید که حضرت
 مخدوم بکرامت ابدالی فایز بود و اختیار اجابت و تلقین در همه سلاسل فقر داشت و ذکر و تکریم الطریق
 عالمیه بستی می گردود و در سلسله قادریه پیوندا و سبب بر و حایت غوثیه اعظمیه حال کرده بود و از
 اجتماع سماع و قرائت کجلی احترام العمل می آورد و بیمار می و دانیای و مفلوج و مروع و غیره را که بکس
 باریک و بستی می آورد و ندی الحال بتاثیر نظر کیمیا اثر و شفا حاصل میشد و وفات آن جامع الکمال
 باقوال صحیح و مقبول در سال هشتاد و چهار هجری است و مزار پرانوار در خطه دکن بر شهنشمار گاه
 خلق است و بقول حضرت شیخ آید و شیخ اعظمیه لکن از لفظ موت مرشد لفظ آه زار شد در سال تاریخ پست
 می بر آید و شیخ پاکان نیز تاریخ وفات آن عالمی درجات است از مؤلف

حضرت حمزه چون بطیفت خدا شد ز دنیا بوجل دست قربا شیخ نسید بگویند زار سحیش
 نیز مخدوم حمزه حبیب شیخ نور ز لیشی و سهر و روی شمشیری قدس سره

در اوایل از امرای عظام سلطنت کشمیر بود و ظلم و قهر و خلق آزاری و زور و تعدی آنها داشت
 روزی در اثنا سیر و شکار عبورش بصحرای افتاد که حضرت شیخ نیک لیشی که از عظامای
 اولیای خانان کبریه و مخاطب درویش لیشی پست خدا پرست مخاطب بود در آنجا سکونت
 داشت نور و لشکر همراهی خود را در گذار داشت و خود تنها بر او تماشای حالات درویش
 نزدیک تر رفته و خود را بجای پوشیده پوشیده نشست و می دانست که شیخ از آفتش بدین
 نواحی خبر نیست و دید که شیخ نشسته سفره طعام بر اے سباع و دوحش و طیور و دام و دوحرا
 گسترده است و جم غفیر از دام و دوبر آن سفره سبب خود را که خود را طعام نموده اند اتفاقا خرس
 بر طعام حصه شغال دست قلب دراز کرد و شغال مجذبت آنحضرت استغاثه نمود شیخ خبر نداشت
 شد و فرمود که ظاهر اثر عبور نور و ظالم تو هم موثر شده که دست تطاول مال شغال دراز کرده

وہاں سال کہ سال ہفتہ تودو چار تہری بود ازین دار پر ملال بقرب ایزد متعال پیدست و در اسلام آباد دفن شد بعد چندے مخلصان اخلاص کنش کنش مبارک شیخ را از اسلام آباد برآورد و لشکر آورد و در خطیر و پیر و خوشنیر کے دفن کرد و فقط غیر مقدم مارچ دفات و کرج کتاب تاریخ

اعظمی است از مولیٰ	ز فرشتہ خاک شد بر اوج افلاک	چو آن داؤد خاکی شیخ مسعود
و حالش مادی دین شیخ گفتہ	دگر جسم ز حاکم شیخ داؤد	سید جہولن شاہ المشہور

گنہ گری شاہ بخاری لاہوری قدس سرہ صاحبزادہ بلند اقبال سید شاہ محمد بن سید عثمان جہولہ بخاری لاہور کے بہت نسبت آبا کے دی سید جلال الدین محمد جہانیاں اوجی بطوریکہ سابق در ذکر سید عثمان مذکور شدی پیوند و نام نامے کے بہاد الدین و ولی ماورزادہ بود و لہجہ پنج سالہ صدا کر امت و عوارق از وجود برکت آسودہ کے طبیعت آندہ و در عہد خور دی بر غبت خاطر و سے با سپہ و نسبت زیادہ از ہمہ چیز بود کہ کسی کہ از اہل حالت و مراد از اسباب گلی بخدمت آنحضرت حاضر آوے و سے فوراً برادر سید کے چون شہر کر امت و سے در اقلیم دور و راز شہر را یافت خواہند گان مرادات و سیالان حاجات حق جو بر روانہ فیض اندازد و سے حاضر گشتند چون ابن خیر و والد ماجد و سے رسید از و سے بجان برنجید و بر زبان آور و کہ خدا یا ابن مفضل را کہ باعث انکشاف اسرار و موصوبہ نظر استار الہی است از دنیا بردا بجز و این کلمات کہ بدرعا کے قدش بر زبان آورد حضرت جہولن شاہ بعد سالہ بر حمت حق پیدست و آن سید معصوم موصول وصال حقانی رسید و وفات آن جناب الکمالات حسب اندراج شجرہ سید سید عالم شاہ و محمد شاہ کہ از اولاد سید عمادی الملک برادر حقیقی سید جہولن شاہ در لاہور سکونت و از تہ تیغ یازدہم ربیع الاول سال کینار و سے ہجری است و مزار پرانوارش در لاہور از شہر ترین مزارات است کہ در زمین حاجی مالہ بیرون لاہور زیارت خلق از ست و تہ و فاش سید شہباز بن عماد کے الملک بتاریخ ہفتم ماہ رجب سال کینار و سے پہل و سید گنہ گری شاہ بن عارف شاہ بن عمادی الملک بہ نسبت و دوم رجب سال کینار و سے پہلو پہلو کے مزار جہولن شاہ مدفون شد و از آنکہ حقا حقیقت چشتی نیغہ بایر کہ نام حضرت جہولن شاہ محمد حقیقہ است و از اوت سلسلہ شیعہ ہا برین پیدست

بوقوع آمد برین غایت کہ سنگ ترازو ہم از زر ساخت روزے سنگہا سے طلاسے باد اسے
 شکر از بدست شاہ جمال برد و عرض نمود کہ توجہ شما اینقدر کشایش و برکت بحال این چند
 بوقوع آمد بہست کہ سنگہا سے ترازو ہم از زر ساخته ام فرمود کہ این ہمدار و دریا بند از شیخ
 بہا وقت بدریافت و سنگ ترازو را بدریا انداخت بعد دو روز غلہ فروشان دیشا کہ بہست
 لاہوری آمدند و دو از دریا گدشتند سنگہا سے ترازو سے شیخ زیر پائے ایشان آمدند و
 بخندست شیخ حسن آمدند و سے باز آنہا را بخندست شاہ جمال برد و عرض کرد کہ سنگ ترازو
 را دریا انداختم لیکن باز نزد من رسیدند فرمود کہ اسے حسن ابن امتحان راستی بود چون
 کم دینی گذشتی و راستی بیار راستی صاحب برکت شدی و انجہ از کسب حلال پیدا کرد سے
 و بدریا انداختی ضایع نشد و باز بہست تو آمد باستماع این سخن شیخ حسن فی الحال تازک الدینا
 شد و دوکان بخود را براہ خدا تیاراج داد و دست ارادت بردمان حضرت شاہ جمال زودہ بزرگ
 و ریاضت پرداخت در چند سال بحال رسیدہ از اولیاسے وقت شد و خوارق کم است
 و سے تا حال زبان زد خاص عام اند و وفات شیخ حسن باقوال صحیح در سال یکہزار و دو ہجرت

و ہزار در لاہور از وفات	رفت از دہر در بہشت برین	چون حسن شیخ شیعہ مخدوم
و خلقش بہست شیخ اہل اللہ	نیز محسن حسن و سے مخدوم	حضرت میران و شیخ شاہ

الشہور بموجب دریا بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری از سادات عظام بخارے
 از شاہیر شایع کرام سروردی بہست و نسب آبائے کرام و سے بہ واسطہ حضرت سید
 جلال الدین شریف الشہیر بخاری اوچی میر سیدین طریق کہ میران محمد شاہ سینے آنجناب
 بن سید عفی الدین بن سید نظام الدین بن سید علم الدین ثانی بن جلال الدین بن سید
 علم الدین اولے بن سید ناصر الدین بن سید جلال الدین مخدوم جبانیان بن سید
 احمد کبیر بن سید شیر شاہ جلال الدین الاعظم امیر سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہم ہمہ بن
 محمد شاہ یوسف خود شیخ الوقت و مقتدا کے زمانہ بود و در ولایت قندہار بلند و تربہ احمد بند
 داشت و در اوایل بمقام اوج سکونت پذیر بود بعد از ان حسب الطلب شیخ
 جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نزد و سے بمقام چہر گڑھ تشریف برد و در باب فتح قلعہ چہر

و شریف نهاد و سه ساله آنرا در حیدر آباد بکسب عرقا	سج در و بے والا جاہ
حیدرین بزرگ و شریف دل	است اولیاد و عیان چون سال فصل جواز خرد جسم
است دل خواہ محمد شاه	حیدر سلطان جلال الدین حیدر بن حیدر
<p>عقلمندی الدین بشار می قادری کسب کرده برادر یقینی میران محمد شاه موج و صلح بخارجی است جاسع خادم ظاهر می و باطنی و کمالات صوری و معنوی و عابد و زاهد تارک الدنیا و بود و دنیا و اهل دنیا کلام نداشت و در تخرید و تقریر بیکانه روزگار هر چند که حضرت موم دریا و دریا بود خود اندر سبب اول سبب اینکه موج دریا بدینام شهنشال داشت بر سبب که غلبه نمود و شریف روز در ویرانه با عبادت حق بسر برد و وفات آن مخزن الکرامات در سال یکمزار و شانزده هجری است و مزار گوهر بارش در لاهور دیو ارد بود و در قبر وی ایام تاج بجا است که عوام الناس آنرا روضه اوستاد و حضرت پیدای میگویند و اولاد و اجداد آنجا بوضع بگویند متصل لاهور شکونت میدارد از کسب</p>	
خواهر کشتات و عاشق مقتدر است	هم جلال الدین سلطان است
<p>کشمیری قدس بستر اول از غرقه بکشمیر بود و آخر درین محل کار و باد و اعطای پروردگار از امن گیر حال و سبب شد و یکی از علل بی تعلق شد و راه محرابش گفت و سه ماه در اینجا گذرانید و بیله خور و خواب در عبادت بسر برد و از ان باشارت حضرت خضر علی نبینا علیه السلام بخدمت بابا و اود و خاکی حاضر آمد و فرمود که دید کسب کمالات سلوک بجد و مجتهد و از شیخ بابا هر روز نشیمن تام حاصل کرد و در آن پور که ده سکن و سه بود سکونت و در آن وقت حلال از کشت و خفزان حاصل میکرد و حاصل آنرا صرف فقر انمود و در کثرت و کسب گوسه سبقت از همه اولیای عرصه خود برد و وفات و سه در سال یکمزار و در کسب و هزار و در دیان بود که از مصنفات کشمیر است زیرا که او خلق جمعی از اهل کسب</p>	
شد چو سبزوین جهان فنا	سال فصل آن به دیشان
شیخ عالی و شیخ ساکن خونا	بابا یونی کشمی هر وردی کشمیری قدس بستر
<p>از نظر اسب بزرگ خواهر حمزه کشمیری است چون بخدمت شیخ خایر شد در آنکه زمان حریات</p>	

[illegible]

مجلس	روز	تاریخ	موضوع
...

[illegible]

برخاسته از طایفه عربی	که در سال ۱۰۰۰ هجری قمری	در خوارزم به قتل رسید	و بعد از او پسرش	که در سال ۱۰۰۰ هجری قمری	در خوارزم به قتل رسید
-----------------------	--------------------------	-----------------------	------------------	--------------------------	-----------------------

[illegible]

حاصل کرو وخرقہ خلافت یافت وازنگامان وقت شہزادہ صاحب سراج الولايت وغيره اور
 ازيران سلسلہ سرور وپوشمار کرده اند وپنجو چہرین لاهوری کی ذکر خیرش در خاندان قادریہ عظمیہ
 بکبر ورفا سبب ریشہ فوجہ تاشی بسیار محبت داشت و حالات عجیب دار و حال آن اہل کمال
 بودند کہ تمام روزہ صحرائے بعبادت حق مصروف ماندے و تمام شب در مساجد شریفینہ
 از چاہ آب کشیدے و سقاوہ کارا پڑھناختے صاحب سراج الولايت
 سہ فرمايد کہ از شاہ از زانی کر مات و خوارق بسیار بوقوع آمدہ بودند لکہ چند بار اہل بیت
 و عورات از ان جامع الکلمات ہم ملبورہ شد و شاہ جهان بادشاہ بوقت شہزادگی از امر و
 پدرو بخدمت و سہ شکایت کرد برائے حق حصول سلطنت التماس فاتحہ نمود فرمود کہ لب
 وفات پدر تو بادشاہ خواہی شد انشا اللہ تعالی پس ہجیان بوقوع آمد وفات آن جامع الکلمات
 در سال یکہزار و چہل و چہر ہست و مزار پرانور در شہر پٹنہ زیارت گاہ خلق ہست از موقوف
 شاہ از زانی جو از فضل خدا رفت از دنیا بکبک جاودان کن رقم پنج مکمل حلتش
 کاشف دین شاہ از زانی جوان بابا نصیب الدین سہروردی سمیری قدس سرہ
 از شاہر مشایخ کشمیر و غلغا کا ملین بابا داد و دخا کشمیری است از عہد حوروی باوصاف
 ریاضت و عبادت و صحبت مشایخ موصوف بود و لید از ان بخدمت بابا داد و دخا سفید شد
 فائدہ کثیر برداشت و تمام عمر در ترک گذرانی دے کہ ترک فو کہ رمعی و خرفی و آب سرد گوشت
 ہم داشت و سوائے نان جوین خشک میل خاطرش بجز یکے دیگر مائل نبود علما و صلحا و شایخ
 وقت غاشیہ فرودش بر دوش خود داشتند و احدے را بر علم و عمل و کسے جائے اعتراض بود
 و سے بدام در خدمت فقر او عساکین و مسافرن کمر بستہ ماندے و سوائے طعام نقد و
 جنس مطلوبہ ایشان ہم پیشکش کردے نقلست کہ وقتے مریدے از مریدان شیخ در بیت
 بہت نعل گرفتار شد و قریب بود کہ قتل رسد شیخ بکہر است علی الارض بوقت لطف شب
 در بیت رسید و مرید خود را از مجلس خلاص دادہ لطفہ العین در کثرت آمد و محبت کثرت ثنائے
 راجہ از راجگان کو سے مرید شیخ را در محبت خود سفید ساخت شیخ بباطن از حال دی گاہ
 شدہ بوقت شب خود را بر راجہ ظاہر ساخت و در غلامی مرید خود تا کید نمود و راجہ بہا وقت

ارشاد کرد که در نور مردی که بیا تا تو گفتمی بزرگوار آمد ما شکستیم از ابراهیم بن محمد رجب الخال
 در نور رفت و سلامت باز آمد شیر شاه چون این کرامت آنحضرت بشنید ظاهر بود بر سر دریاست
 آنجناب آنروز در میرید شده از بهر حال و از منزل هر چند راه را دست عظام را که در جاسوس و بونو
 به مال و موال خود بخشید که دو مرتبه حضرت شاه شده و با شاه دین و عقیقه گشت و مالیت در
 سوختن بجز که جاسوس هدایت او بود و سکونت و در تیر و پرتها و دانات یافت و به آنجا رفتن او
 به موقع آمد خدا سلامت و با کرامت و در آنحضرت سید شهاب الدین که آنجناب مخاطب
 نهراش و سگویی که منتهی نهراش سرست و از روزی که حضرت شاه شیراز از قفس خلاص فرمود و با
 نهراش مخاطب شد و بعضی سگویی نیک که والد نهراش را آنجناب بسبب نیکو نیت و خصلت و در جمال
 و بار عیب بود و با همگیس و بر دوسه و سه در علم ظاهری و باطنی طاعت گفتگو داشت و بر
 آنجناب نهراش مخاطب فرمود و ولادت با سعادت آنحضرت با احوال صحیح در سال نهصد
 و شصت و پنج و دانات در سال یکین از وکیل و یک سست و یکین از وکیل و هفت نیز گفته اند و هزار
 بر انوار در لاهور در موضع سبوی وال زیارت گاه خلق است و حکم نیت که کسی از اولاد
 آنجناب بر مرادش نگذردی تعمیر کند یا جوید و غیره تعمیر سازد این سبب تعمیر خاتم مراد خاص و عام
 و سابق هر کسی که تعمیر عمارت بر مراد آن حضرت پرداخت بلا مبتلا گشت از مؤلفات

شهاب الدین نهرا سید پاک	که بود آن سید از دین اعلی	اگر خواهی زمانش سال تولید
گفته شد شهاب الدین نهرا	شهاب الدین مادی حقیقت	رقم کن وصل آن شاه سلسله
شهاب الدین ولی لافانی آمد	و اگر نهرا حیل آن پیر مرزگی	سید عبدالرزاق المشهور

سید محمد علی قدری مترجم از مردان خاص میران محمد شاه مروج دریا بخار است
 بزرگ تارک الدنیا و زاهد و متقی جامع کمالات ظاهری و باطنی بود و سید موصوف
 از سعادت عظام سهروردی است اول از غزنی در پشاور آمد و چند سال در آنجا قیام کرده
 بدین سید و زمره سیاهان با دشتا و فسلک گردید و کار بخند و جاذب حقیقی بخند است
 میران محمد شاه حاضر شد و از دنیا و اهل دنیا تارک گشت و دور از دنیا و اهل دنیا نیت
 فقرت بوقوع نمود تمام شب بخندست پیر و خنفسیر خود گذرانیست و تمام روز در حجره کباب

[illegible]

لشکر

تعمیر عمارات سلطانی و ستیاسی شدند چون تلاش بسیار شد چند سہاران بخدمت حاضر آمدند
و غرض عدم فرستی خویش بیان نمودند فرمود کہ اگر شمارا در روز فرصت از کار سلطانی ہنبا شد
در شب کاغذ و مدسہ بآہنجام رسانند و اجرت خود موافق اجرت روز بگیرند پس سہاران بسیار
بقیست شب بربن کار حاضر می شدند و شملہا افزون شد کہ میکند روز سے روشن در خانقاہ بچو و نمود
حضرت شاہ فرمود کہ بجایے روشن آب در چہار رخ نامہ بنیدارند و روشن کنند خادم بچنان کونہ
و آب بجایے روشن تمام شب در چار رخ نامی سوخت لقا است کہ شخصے دود مل تو تم کھڑا
عرف بہل ہند و محض لاولد بود و گاہ گاہ با سید و عاسے بھوال دلا و بخدمت آنحضرت می آمد
روز سے چند عدد میوہ خرپوزہ بخدمت آورد و پیشکش کرد قبول افتاد و از جملہ دود و خرپوزہ
بھوالد سے بنود و خود آنجناب بادا سے نماز عصر مشغول شد آن ہند و دود مل تصور کرد کہ شاید
حضرت شیخ ابن ہر دو خرپوزہ بن براسے تراشیدن پوست داد و ست و بعد نماز تناول
خواہد فرمود پس دسے براسے تراشیدن خرپوزہ مشغول شد چون از تراشیدن پوست
فراغت یافت شیخ ہم از نماز فارغ شد و گفت مان چکر دی کہ این خرپوزہ را تراشیدے
بالمین ہر دو خرپوزہ محض مدین مرا و بتو عطا کردہ بودیم کہ خود با اتفاق اہلیہ خود بخوری و از جناب کسی
دو فرزند و بلند تہ عطا خواہند شد حال کہ یک خرپوزہ را تراشیدی خوب شد کہ بھجملہ ہر دو فرزند
یک ہند و یک مسلمان پیدا خواہند شد مسلمان مریا است و ہند و سپر تو پس آن بہت و ہر دو
خرپوزہ بجا نہ خود برد با اتفاق اہلیہ خود بخورد و بہمان شب اہلیہ او حاملہ گردید و بعد نہ ماہ دو
بہر توام بوجہ آمدند کہ یکے مختون و دوم غیر مختون بود و دود مل سپر مختون را بخدمت
شیخ آورد شیخ اورا باسم فخر الدین موسوم ساخت و بفرزند سے خویش سرفراز فرمودند
و نزد خود نگاہداشت و بدولت ظاہری و باطنی رسانید چنانچہ تا حال شیخ سلام الدین
و بنی بخش و غیرہ از اولاد فخر الدین در لاہور موجود و اند و خود را سنیوب یا جناب میسازند
و مکانیکہ حضرات شاہ جمال براسے سکونت فخر الدین در لاہور بچو چوڑی موڑی خرید فرمود
تا حال موجود بیکان شاہ جمال اشتہار و دولقا است کہ روز سے شیخ فخر الدین بکان
خود بود کہ شاہ جمال از در آمد و آواز داد و گفت کہ اے فخر الدین خیال و اطفال خود

رعیت نغمہ مودے دعاے وے درحق شفای بیماران و علاج دردندان حکم اکثر اعظم
داشت بلکه بکین حیات خود از شلوک و کہ بعد فوت ما هم ہر ہمار کہ خاک از قبر باخورد و یاسگر نری
از دفن با برداشتن و نگویا و نیز حکم شائے فقیقی شفا خواہ یافت چنانچہ تا حال این رسم
باقی است کہ اکثر اوقات سکناے لاہور و نواحی آن سنگریزہ دفرار برانوار آن سیدالابرار
می آزند و در گلوے بیماران می بندند و فواید آن مظهر الکملات باقوال صحیح در سال کنیزار
و پنجاہ و سہ ہجری است و مزار برانوار بیرون لاہور در موضع محمود ڈوئی کہ نام نامی نجاب محمود
از کتب پناہ محمود سید عالی

حلت از ہر درجان فرمود	گفت تا پنج رطلش سدر
ام شہر مستقیم محمود است	سال ترحیل آن شیر با جود

مولانا حمید کشمیری نقشبندی و سہروردی قدس سرہ پدربزرگوارش
فرز نام داشت و از معتقدان و مریدان خواجہ عبدالشہید نقشبندی احراری بود چون
زنیہ نہ داشت روزے بند مت خواجہ عبدالشہید عرض کرد کہ چارہ دھن دارم چون مہری
سنگدل بہتم خوبہ درحق وے دعاے عطاے پیر کرد و با جابت رسید و بہمان شب
سنگدھو کہ از شمر امید بار و رشد و لب لافقتاے ایام حمل مولانا حمید رسول شد کہ ولی و زار بود
و در سن ہفت سالگی قرآن حفظ کرد و بیازدہ سالگی درس علوم حدیث و فقہ و تفسیر میگفت و نبات
ورع و اتقا و اتباع سنت طریق حسن و خوبی پیش نهاد و خاطر خود ساخت و بہت بسلسلہ
نقشبندیہ بند مت پدربزرگوار خود نمود چون قبل از تکمیل پدربزرگوارش حجت حق پیوست
وے از کشمیر ذرہلی رسید و بند مت مولانا عبدالحق محدث دہلوی حاضر شد علوم ظاہر را
ہمقامات تحصیل و تفصیل رسانید و از علمائے بے نظیر و صاحب قوے گشت و بار دیگر
دکشمیر رونق افراشد و بند مت بابا نصیب الدین سہروردی ارادت آورد و از کمال
اہل طریقت گردید و از خدمت مولانا جوہر کشمیری ہم فیض ظاہر و باطن حاصل خست
و در آن ایام والی کشمیر سید بابہ بند مت وے حاضر شد و التما آورد کہ قاضی کشمیر شود
وے قبول فرمود چون قاضاے شد بدہل تبدیل آمد شبانہ از کشمیر بہ مقام دیگر نقل کرد
و ہر گاہ کہ تعلق قضا بدیکرے تعلق یافت باز در کشمیر آمد و فواید آن جامع الکملات

فرا ایض و منن ہم ازو سے ترک گشتند و در ویران پای پایگان و شیران انس رفتی چون موش آمد
از باب فتوحات ظاہری و باطنی برو سے مفتوح گشتند و ذوق و کرات بحساب ازو سے
انطباق می آید و خلق کثیر را حاکمندان دنیا و عقبے بجزمت وے حاضر آمدہ ہر اداست
خود میر سیدند و سباع و طیور چون شاہین و باز و شیر و پلنگ بسیار در سرکار وی می بودند
و وے دست بر زر و غیب داشت زرق و برق شمار بی حساب بیخ میگردید و بکسین سید و اداکار
عظیم جبار میگرد و عمارات عالی از خیم چاہ و سراے و پل و کجی تعمیر فرمود چنانچہ عمارات وے
در کجرات و سبالکوت و غیرہ ماحال یادگار و وے باقی اندر سرکار و وے مثل سرکار امر و ملوک
بود و وے متمیز و دوام شد و عماراتی داشت اکثر اوقات از اسوے اللہ بخیرے بود و در ویران
سید داشت و با وجود تعلیق بسیار خبر و وے غرض از مشام متاخرین فتوحے کہ اورا در عالم
ظاہر و باطن حاصل شد احد سے را از شمشیر کرامت میسر گردید ہر چہ کہ از غیر و شر از تابش برآمدے
ہیچان انطباق و رسیدے و تیر دعا سے وے گاہے از نشاء و ظلمت و در شمع و وجود واحد
غلو سے تمام داشت مجلس دعا و وے گاہے از شمع نبود و وے وقتے و اسرار ان و معانی ان
و طایان خشک برو سے محضے نوشتند و در سرد داند اسے وے گشتند از شہا ہجران با و شاد
کہ حاکم بے تعصب بود تن با نڈ اسے وے درند و اگر کسی بے اولاد بر اسے حاصل اولاد و وے
وے استدعاے دعا بجناب کبریا کردے فرمودے کہ اگر کسیر کلان بخود نذر آگنی اولاد از
در گاہ خالق حقیقی بتو عطا خواہد شد سایل قبول می کرد و سیر اول کہ بجا نہ اش پیدا شدے
اور اچند عمارات مے بود اول سر و خور و بودے دوم گنک و بے زبان سوم می و سبالکوت
چون سپر باین صورت پیدا شد و الدین اورا بجناب شہاد می آوردند و وے قبول فرمودند
نزد خود مہیا داشت ہمچنین احد ماطفلان کہ باسم موش شاہ دولا موسوم می بودند بجزمت
وے ہا فرستے بودند و خوراک از لنگر و وے می یافتند چنانچہ این خارق ماحال از فرار از لنگر
و وے جاری است و ہر سال از مالک دور در از طفلان کہ بنام موش شاہ دولا موسوم
بر زاد گوہر بار و وے می آیند و خوانان اولاد از شہر اسے دور میرزا گوہر بار آمد و یک کہ
از اولاد و خوش نذرانہ شہاد قبول نمود و میروند چون در خانہ ایشان بدہان شکل و شباهت

حصول قوت جلال آسیا سامی میکرو قلمست کہ روز شنبہ ۱۰۸۲ھ شیخ محمد اسماعیل ازوئے پرسید
 کہ گزاردہ اوقات خود از چہ داری گفت کہ بہر حال شکرست بکرام تمام اوقات میکرد و فرمود کہ
 حق تعالی مرا معلوم کند سہ سال از برای حصول قوت خود آسیا سامی سالی آئندہ بنایا سائید
 و از راه عنایت مرشدانہ تقوید سے عطا کرد و گفت کہ این تقوید را بجا نہ خود باید داشت
 از لہذا سے دنیا سیر شوی تقوید باز نزد من بیاوی پس کے ہجیان کرد و تقوید بجا نہ خود در حید
 فتوحات رو نمود کہ در سہ روز پنج جمع وافر گردید شکر لہذا سے آئی گفتہ تقوید باز بہرست شد و ہجیر
 حاضر آمد و گفت کہ حال از لہذا سے دنیا مستغنی شدم اما اگر اجازت تحریر این تقوید ہم عطا کرد
 عین عنایت و محبت است حضرت میان اجازت تحریر تقوید ہم شیخ جان محمد داد خان تقوید
 مذکور زبانی شیخ احمد دین سجادہ نشین مزار فرما سہاخیل درج کتاب ہذا بشوہ اسم اللہ الرحمن الرحیم
 ۵۵۵۵۵۵۵۵ سے لے لے محمد

۸	۶
۴	۲

تقلمست کہ شخصہ ہجرت شیخ جان محمد حاضر شدہ
 شکایت حضرت تنگے خود کرد و گفت کہ روز شنبہ ۱۰۸۲ھ بکالت رنج و فقر وفاتہ گرفتارم بہر حال از این
 بفرمانید فرمود کہ بعد نماز ہر روز و قبلہ نشسته یکصد بار کلمہ سبحان اللہ بخوان و بوی کیفیتہ باز احوال
 خود پیش یافتہ کن دے ہجیان کرد و برکت این شیخ اسباب فتوحات ہر روز سے
 مفتوح شد ندوبیک ہفتہ باز آمد و گفت کہ تصدیق شما بدولت لازم ال فایز گشتم فرمود
 کہ تا یک ہفتہ دیگر مہین شیخ راورد خود کن و باز ازو سے تحویل حکم نمود و بعد ہفت روزہ حاضر شد
 اظہار بہاخت کہ حال انجام خزانہ مدفونہ زمین بہر جا کہ ہستند بر من بکشوف اند لیکن خاطر من ان
 حامل نیست و بخوہم کہ بدولت عشقے بوسیہ شما برہ مند شوم پس تارک شد و مرید شیخ گردید
 و بحالات ظاہری و باطنی رسید و وفات شیخ جان محمد با قول ستمبر در سال یکہزار و ہشتاد
 و دواست و مزار پرانوار بیرون لاہور بطرف شرق متصل مسجد جامعہ قدیم است از مولا

شد ازین دنیا چو در خلد برین	پیر دین جان محمد جان جان	شیخ دین حق گجو تار بج او
نیز نماز زبان عرش آستان	باز حق جان محمد قطب وقت	خوان وصال آن شمع کوں بکمان
شیخ محمد اسماعیل مدرس سہروردی لاہوری	المشہور بمیان کلان قدس	از بزرگان دین و شاخ اہل یقین صاحب مقامات بلند و کرامات آ رہبند

[illegible]

از انجا بقاصدہ کردہ زیارت دریائے چناب زیر درخت شیشم قیام نمود و در چند ماہ یکصد و چهل
 کس در ویش مسجد مست و سے حاضر آمدہ و کجھال رسید شرف ترخیص یافتند و حضرت میان با کجا
 ربانی از انجا توجہ چلی و پنج سال رملق افزائے لاہور شد و یکجہ نیل پورہ کہ حال اہم بعد ویرانے
 بیرون شدہ لاہور قرار دے در انجا است آمدہ قیام پذیر گشت و بتدریس و تعلیم و تلقین خلق
 مشغول رہت و اولیٰ چہل روز بر خاقانہ عالیجاہ پر علی محمد دم گنج بخش بھجوری متکلف ماند
 علیہ ازان یہ مقام نویش تشریف آورد و خلقے کثیر از طلبائے علم حق نزد سے جمع آمد و گفت
 کہ متصل محتاج نیل پورہ در محلہ گنج پور مسجد لغبارت کہ تہ موجود بود و شخصے ہنر و جوگی کہ در علم ریاضت
 جوگی بدیضہ داشت در آن مسجد بے ماند چون جوگے مرد با کمال بود و یکجہ نیل از اہل اسلام
 آن نبود کہ اورا از مسجد بدر سازد آخر حضرت میان امور باہمی شد کہ در مسجد جوگی قیام نماید
 پس آنجناب بذات بارکات خود نزد جوگی تشریف برد و فرمود کہ این مسجد عبادت گاہ اہل اسلام
 شمارا ماندن در انیم تمام حرام است و اما امور ہم کہ در اینجا با شیم و تدریس کنیم پس شمارا اینجا بروید جوگی
 انکار آورد و ابانہ و حضرت میان کر رہوے ارشاد کردہ او گفت کہ این مسجد من خوگہر است
 اگر من بروم این مسجد ہم ہمراہ من خواہد رفت این بگفت و از مسجد قدم بیرون نہاد و منہز قیام
 نہ برداشتہ بود کہ مسجد از جاے خود بجنبید فریب بود کہ در عقب جوگی روان گرد کہ حضرت
 میان عصائے دستی بدیوار زد و فرمود کہ ساکن شو مسجد فی الحال ساکن شد جوگے چون
 این خوارق باہرہ بدید سر و قدم آوردہ و راہ خود پیش گرفت و حضرت میان در آن مسجد
 قیام فرمود بتدریس و ہدایت خلق مشغول گشت من بعد و ابہ از دیہ ماے شاہ جہا نے
 آن مسجد را دوبارہ تعمیر نمود کہ تا حال آن مسجد اندرون حرم فرار پر انوار حضرت میان موجود است
 و درس قرآنی تا حال در آن جاری است تا قیامت خواہد ماند انشا اللہ تعالیٰ فقہ است
 کہ حضرت میان طالب علمان را سبق قرآن شریف زبان اشرف خود میداد و برکت زبان
 حق تر جان و سے میان محفل در چند ماہ حافظ قرآن نے گشتہ چنانچہ روزے شخصے نمی بہت
 آنحضرت حاضر آمدہ غرض کرد کہ نزد منکو کہ من حافظ قرآن است و من اتی محفل ام
 اذین سبب او مرا از قریب خود مشغی کند و منگو بدین حافظ قرآن ام و تو جہاں منیخواہسم

[illegible]

کہ حافظ الکبش اوپر یعنی شیردار است بحر دین سخن ہر دو پستان دے شیردار شد و فی الحقیقت
 لورہ شد و لورہ زبان پنجابی کا ویش یا ماوہ گاویا کو سپند شیردار و پیردار اگر کوئید و وسے
 ماحین حیات خود ہمیں خطاب مخاطب بند و مہر صفیہ تاجان بنام لورہ در انجا آباد است
 و خلفا سے میان حصتا اگرچہ خارج از احوط شمار اند لیکن آسامی گرمی چند حضرات زلیخا
 بہر گاہ تمینا ذکر کردہ می شود کہ اول از اسل خلفای انجنا شیخ محمد صالح برادر ہم جیدی آنحضرت است
 و سوسے آن نمایان جان محمد لاہوری و جان محمد زانی و شیخ محمد ششم و شیخ عبد الحمید و عبد الکریم
 تصور بے دافند محمد عثمان و دافند محمد عمر و امانت خان و حافظ عبد اللہ ساکن کیوال و حافظ
 محمد فاضل و حافظ الکبش و حافظ محمد حسین روان و حافظ فتح محمد خوشالی و مولوی تمیز لاہوری
 بعد وفات انجنا پستند آسے تدفین و مقبرین گشتند و وفات آن جامع الکمالات با قول
 علی بن ابی طالب چہم ہاہ شوال سال کینارہ و ہشتاد و پنج در شہد سلطنت عالم گیر پور توغ کرد و نزار
 برانوار و لاہور از شہر ترین مزارات و زیارت گاہ مسلمانین است و قطع تاریخ
 و قاسم آن عاے در جات کہ بردہ ازہ مزار شہر بہرست این است قطع

قبیلہ تاریخ آن دریا کے معنی	کہ تہتر گشت در شہر خدایت	دل و جان کرد فرمان الکی
کہ ہمیں نامی تو بے حرف	از مؤلف فانی شیخ اسماعیل مرحوم	ولی حق قبول لا بدالی
چہستم سال تولدیش نہ شد	خلیل اللہ اسماعیل واسے	بسال در بحال آن شہر دین
خود فرمود شیخ دین عاے	ایضا فانی شیخ اسماعیل مرحوم	کہ یونش بود ادایہ مجاہدے
تولدیش شہر محمد و مہر	دگر فیاض محبوب اسے	اکرم خواجہ محمدی قطب فرما
اگر سال وصال او بخواہے	شیخ محسن اللہ کشمیری قدس سرہ از متابع کرام خط ولید	

کثیر است دلاور اور از ان میگفتند کہ در مسجد لالو کا قبیلہ از قبایلی تہتر است سکونت داشت
 و در شہر اکس کہ رگہ لاہر است جذا محمد و سے خواجہ عطار مرید سید جمال الدین بجاہی
 و مولوی ابتر تہتر یافہ شیخ حمزہ کشمیری بود و پدر عالی قدر شش تجارت براندازی میکرد آخر
 بجاہت بابا الفیض الدین مریدت و تکمیل رسد و سے نیز ارادت بخدمت پدر خود
 داشت و لاہور بابا الفیض الدین ہم بقعہ کامل حاصل کرد و تہتر بود و قدر میگذاشت و انید آخر

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

پیش از این در این کتاب مذکور شد که در این کتاب مذکور شد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

جانبان از دیواران هزار بابا الفیسیب بالین است. و در او بیل بجای رقصه خوانی و طبل نوازی است
 مشغول بدید چون بخندیده باشد یا بالفیسیب شربت گشت که در محراب و بهجت نسبت و بیل مستی را
 شکسته است تا به عشق حقایق مشغول است و استغراق کامل بهم رسانیده می رسد که از خود هم خبر نداشته
 خانه شیخ داده و مشکوفی در کتاب سبب الانسار آورده که یکبار شیخ یعقوب در غار سکه انداخته بکس
 که در کتیر بگذاشت نفسیت و یکیم ماه در آنجا بست و روز خواب گذرانید و رفتی بوقت شب بجهان
 رسید از آن میر بختیال ششده است بر دو چون شب بسیار گذشت بدو کسی در دانه کرد و بخت
 و بر سر نهفت و تا صبح بشغور و ذکر و طبعش نفس گذرانید از غایت عوارض برفت و از آنجا
 آب شده برفت و زمین خشک نمود و گشت و مستی بهوشی و سکه بدین غایت رسید
 که زنگوله در پاهای است و بر سر بر سر می نهاد و در قص میگرد و نیز از آن حکام و غایب است و قلال در
 سال یک هزار و یکصد و ششست برست من پیوست و قریب اسلام آباد و من شد آنه مشغول است

شده جلوه گزید هزاران در جهان | او یعقوب محراب و کتاب عشق | و الله اعلم لی خدا بحقیقت است

در بار یعقوب منتساب عشق | سید زنده علم بن سید محمد المصطفی بن صفی الدین

بن میران محمد شاه مروج و دریا بخار سکه قدس ستره شیخ عابد و زاهد
 و متقی جامع مبادت و نجایت و شرافت بود و ساسله ارادت بخدمت آبا س که کرم خود
 داشت و لید و وفات پدید خالق و بر سر یاد و شجاعت قدام نمود و کسرت که جاس معبره
 پس عالم شاه مروج و دریا بخاری است آب چاکان آن سرزمین بجاایت شریف و لوح بود و سکه
 آنجا با جمیع کثیر بخت است آن روشه ضمیر و سید مسلمان بود و او تو و احدا م آن عالم تمام
 بجزوت حاضر زنده و بر س آب شیرین آنجا شود و بر شاد کرد که چاه تو یکصد افشار و الله
 آب شیرین خواهد بود از ایشان چاه تو یکصد دید آب شیرین پیدا کرد و دید بلکه درین سال
 آب به چاه است آن سرزمین شیرین و سدر گشت و نشان نمخی و شوری در آن سرزمین
 ناز و لذت با محاربت آنحضرت و سال یکصد از دنیا چاه و وفات در سال یکصد از دنیا چاه و وفات
 پادشاه و درین حکم روضه مروج دریا بخاری است که بخانه زنده امام شود است از مشغول است

پیر زنده سکه عشق | مرشد و زنده است مخلص و امام | که زنده است آفتاب عالم تاب

۱۶۱
بود حاضر شده کارسلوک تجلیل رسانیدم و حق آگاه و طالب علم و متاخر و ذاکر و شاکر بود
بعد آنکس از این دو ان کشمیر بدست حق پرست وی مشرف باسلام شدند و هر دو با خلق خدا
پس سپید آن محبوب کبریا بحالات ظاهری و باطنی رسیدند و حضرت بابا را شوق تعمیر عمارات
باز برج فایده بود و وحدنا چاه و پل و مساجد تعمیر کرد و قبولی عظیم یافت و وفات آن
جایز الکمالات بقول صاحب تاریخ اعظمی و انوار الابرار در سال یک هزار و یک صد

و مہفت روزہ ہجرت و مزار پر انوار و کشمیر است از مولفان حضرت رحلت چو سہوی جنیت است
از جهان گنج بخش عبدالشیر ارتحالش مگر جال انیب ہم بخوان گنج بخش عبدالشیر

شیخ جان محمد لاہوری قدس سرہ از کبرائے خلفائے و مریدان کالمین
شیخ ہامیل میان کلان لاہوری است در طریقت و شریعت و فقہ و حدیث عالم کامل
و مقتداے زبان بود و در لاہور بجلہ پرویز آباد کہ از محلہ ہائے آبادی بیرون شہر لاہور بود
سکونت داشت و در عالم صوفی بخدمت شیخ عبد الحمید کہ دے نیز از خلفائے شیخ ہامیل
بود تحصیل علم میکرد و دے ہمراہ استاد بخدمت حضرت میان کلان حاضر آمد چون
حضرت میان در آنوقت خوش داشت دے مخاطب گشت و فرمود ای طفل اگر فاضل
و صاحب تحصیل شوی با ما مکرار احادیث خواہی کہ د جان محمد بسبب شرم و حیاء غایت
ادب خاموش ماند شیخ عبد الحمید فرمود کہ اسے طفل گوارا مچوہ موجود نہا بہ تحصیل
علم فایز شوم بخدمت اقدس حاضر خواہم ماند شیخ جان محمد این کلمات ادا کرد و حضرت
میان دست برداشتہ در حق دے دعای خیر فرمود با حاجت رسید و جان محمد در چند ہ
در علوم ظاہری استوار و کلی محصل گرد و شیخ عبد الحمید چون دید کہ جان محمد از سن یادہ تر قوت
علمی حاصل کردہ است و ہنوز ظاہر ہمتش بلند پرواز است از خود علیحدہ ساختہ حوالہ شیخ تیمو کہ از اکابر
علمائے وقت در لاہور بود نمود و دے در عرصہ تعلیل از تیمو تفصیل نامہ حاصل کردہ و بنا بر فضیلت بستی
حضرت میان بکبر و خوش منشی مشغول نہ شد کہ خیال جان محمد در دل محبت منزل آنجناب گذشت
فی الحال بخود جذب کرد و دے بدان شخص فی الفور بخدمت حاضر آمد و بدو بجرہ رسیدہ ادا و دے
نے الحال اندرون طلبیدہ بنگاہ رسید و دے گفت وافر عطا کرد و بہر تب عاے رسانید

باسمات و س در سال یکہزار و تہشتاد و یک ہلب لکست عالمگیر بادشاہ و وفات
آن جامع الکملات در سن یک ہزار و یک صد و شصت و شش بود قریب آمد کہ تاریخ
ہفتدہم جماد الثانی بود و عمر شریف بود و پنج سال است از مولف

حامد آن قاری قرآن عظیم	بود محبوب جناب ذوالمنن	افضل قطاب والا جاہ گو
سال تولدیش باقوال ضہن	بہ تاریخ وصال انجناب	گفت مراد حافظ و حاجت حسن

شیخ کرم شاہ قریشی قدس سرہ از شاہ کرام خاندان عالمیہ سہروردیہ است
و نسب باہ کرام و بہ شیخ عبدالجلیل لاہوری بدین طریق میرسد کہ انجناب بن شاہ
ابوالفتح بن شیخ ابوالحسن ثانی بن شیخ خزال دین بن شیخ ابوالفتح بن برہوردار بن شیخ
ابوالفتح بن شیخ عبدالجلیل قطب العالم لاہوری قدس سرہم الترمذی و در طریقت ارادت
سجاست و المذہب را قدم بر قدم آہستہ آہستہ تمام عمر بہدایت خلق مشغول ماند آخر
چون در عہد خروج قوم سکمان تقریر عظیم در پنجاب افتاد و اقوام سکمان دست
تاراج در تمام پنجاب مخصوصاً در شہر لاہور دراز کردند و چہنمین شہر عظیم روچویرانی آورد
و سہ نیز از شہر لاہور ہجرت فرمودہ در سال یکہزار و نو و شش ہجری بابل و عیال عالم
بلدہ لکنئہ شدہ و تجارت رسیدہ چند سہ نزد شیخ نور الحسن قریشی و عقلی ہاشمی کہ عبد
لہور سہ او بود گذرانید و بوقت مراجعت چون بمقام شہر شاہ جہان پور کہ امین لکنئہ
و بریلی است رسید از دست قزاقان راہ شربت شہادت چشید و ہمانجا مدفون شد
صاحب از کار قلندر و واقعہ وفات انجناب در سال آخر سال یکہزار و دو صد و آغاز
یکہزار و دو صد و یک تحریر فرمودہ سہ و قطعاً تاریخ شہادت آنحضرت کہ درج کنندہ کو از این قطعہ

و عبدالمعز کن شاہ کرم شاہ	کہ ناید در بیان وصف کمالش	شہادت یافت چون از حکم زندان
شہادت یافت شد تاریخ سالش	ایضا در بقا کرم شاہ زنت از جنا	کہ بود ذات او مرشد خاص عالم
و شش از نسبت مطلوب تو	گیو از کرم شاہ حبت مقام	از مولف کتاب
کرم شیخ دین بہر کرم شاہ	شہر مسعود رخشہ اند عہد	بخورشید عطاء الدین حبت شاہ
و گرفتہ بود رخشہ اللہ عہد	شیخ سلیمان شاہ بن کرم شاہ قریشی قدس سرہ	

بخدمت آن مقید اسدین برآید دعا سے نزول بارش عسہ من کردند پس
 آنجناب چار کس را از مردان ارشاد کرد کم در پیا بیان رفتہ چند انکہ نو آیند ذکر کلمہ لا الہ
 الا اللہ بکیند انشاء اکثر نزول باران رحمت الہی خواهد شد ایشان سابق ارشاد
 عمل کردند و تہذیب کفری نگذشتہ بود کہ ابر محیط آسمان شد و باران باریدن شروع گشت
 و چند اکابر بارید کہ گاہے نہ باریدہ بود و نیز صاحب کار قلندر زبانی سید حق آگاہ
 فضل شاہ ساکن ساوند کہ از اعظم خلفائے دین است تحریر میفرمایند کہ روزی حضرت
 شیخ با شش نفر در ویشی در موضع سناوند بجاد سید فضل شاہ رونق افرا گشت و میراج
 بعد سے کہ دوازده کس کفایت کند بجاد خویش طعام موجود کرد و چون وقت تناول رسید
 بسیار کس مگر از مردان آنجناب در آنجا حاضر آمدند فضل شاہ را بسبب کثرت مردم
 وقت طعام حیرت دست و او و ہمین تردد بود کہ شیخ بنور باطن از خیال آگاہ شد و فرمود
 کہ حضرت سید بجائے حیرت نیست ہر قدر کہ طعام نزد شماست رو برویاری فضل شاہ طعام
 کہ بختہ بود و رو برو حاضر آورد و تصور نمود کہ شاید کم طعام بہمہ حاضرین تقسیم خواہند کرد و درین
 شیخ خود برخواست و در آسے مبارک از دوش پرده پوش بر آورد و ہر طعام موجودہ
 افراخت و تقسیم شروع نمود چون ہمہ سیر بخوردند و چادر برداشته شد طعام
 ہما نقد کہ بود موجود بود و لاوت با سادات دے قبول صتا از کار قلندری سالیکان
 و یکصد و ہشتاد و پنج وفات آن جامع الکملات تبارج بست دشم رمضان المبارک سال یکہزار
 و صد و چہل و ہشت ہجریست و قطعات تاریخ وفات آنجناب تعین کردہ صتا از کار قلندری
 شاہ غلام محی الدین فرزند رحمتہ آنجناب انداز صاحب کار قلندر سے
 دینا کہ شاہ قلندر دنیا سفر کرد از اسودار عقبہ چنانچہ سال شصت و ہشتم
 بفضل خدا آن سال گرفت از بی خویشی از شاہ غلام محی الدین غلامی بماند و آہ کن
 جہان را از در و دل آگاہان کہ بدیدم شہنشاہ عالمجناب بآرام گاہ جہان کرد خواب
 ہجرت ہم از سال تاریخ آن بمن واقف غیب گفت آن زمان کہ یاد خدا بود مرغوب آن
 دوسال و صاحب از غیب آن از مولف

شکر بانان خواہید یافت پس چون حضرت رسول مقبول وفات کرد امیر المؤمنین علیؑ
 علیؑ کرم اللہ وجہہ فیہ قبلہ قرن شریف بروند و پرسیدند کہ با اہل نجد و میان شما شخصے است
 کہ نامش اولیس است گفتند کہ دیوانہ ایست کہ از خلق جوشی است و در وادے ارند نیز سحر اند
 پس ہر دو حضرات در وادے ارند رفتند و دیدند کہ او در نماز است و فرشتگان شترانش
 میچرانند چون پیش رفتند و آواز قدم مگوشت حضرت اولیس رسید بر از نجد و داشت و پرو
 امیر المؤمنین بروے سلام گفتند گفت علیکم السلام یا اصحاب و اصحاب رسول اللہ پس
 پیشین شستند و مرقع نبویؐ سے حوالہ و سکنودہ برائے مغفرت امت محمدیؐ ادا خواندستند
 حضرت اولیس مرقع از ایشان بگیرت و روے بر خاک نہاد و مناجات کرد اکی مرقع
 محمدؐ پیوستم تا وقتیکہ ہمہ امت محمدیؐ را زمین زنجشی کہ حبیبی انکار را میں ہوا کہ کردہ آواز آمد
 کہ چندین صبد تن را بتو بخشیدم گفت ہمہ را سچو اہم آواز آمد کہ چندین ہزار تو بخشیدم ہمہ انان
 نکرار و اعشہ و آخرین بار بار شاد اکی نفاذ یافت کہ بیدار کو سفندان بنی ریح و سرکار ہجرات
 است محمدیؐ را بشناخت تو بخشیدم حضرت اولیس چون این بشارت یافت مرقع پوشید و محمدؐ را
 ازین حال آگاہی داد و دینی و مفرد و طالبہ بودند کہ کو سفندان بسیار بے تعداد و بے شمار نزد خود
 داشتند بقتلے ببرکت مرقع نبویؐ و دعائے اولیس قرنی امتیان نبویؐ را بہ تعداد موناے
 گو سفندان پنج و مضرب بر بخت مغفرت رساند و ہرم بن جنان نمسیدید کہ چون درجہ شفاعت
 اولیس قرنی شنیدم در کوثر رسیدم و او را طلب کردم ناگاہ او را بر کنار فرات یافتیم کہ جاہما
 خودی شست بشناختم و سلام گفتم جواب سلام سن داد و خواستم تا دستش بگیرم و بوسم
 از ضعیفے حال وے چندان بگیرسیم کہ طاقت نماند گفت جاک اللہ یا ہرم چہ چیز آور و
 ترا نزد من و مرا چگونہ بشناختی گفتم بطوریکہ تو از نام من آگاہ شدی گفت روح من
 روح ترا بشناخت کہ ارواح سوستان یا یکدگر آشنا میباشند گفتم اگر اجازت
 باشد مجہدین با تو انس گیرم گفت برو با خدا و ذکر خدا انس گیر گفتم مرا و صیتے کن
 کہ بکار آید گفت چون نجسی مرگ زیر بالین خود دار و چون بر نیزے رو بروے
 خویش بنکر کہ پیرت بمرو آدم و حوا و نوح و ابراہیم و موسی و داؤد و محمد علیہم الصلوٰۃ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible][illegible]

سال ترحیل ابو زکریا کے گھٹم	رفاعت آن ولی حق زہیر	اودی واحدیت ای سرور
زینت جون از جهان براجان	طلعتش باوی آویب بخوان	اعمال حالت ذرات او بہ حال
بہل آید ز حال سال وصال	حضرت ابو ہریرہ ر	رضی اللہ عنہ از اصحاب

و سزا ز عاشقان جاننا ز حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سہا و قضا لے اورا
 بدعا سے رسول مقبول قوت حافظہ بخوان خطافہ فرمود کہ سنئے کہ از زبان گوہر افشان
 رسول شہید فی کاسہ فرموش یہ کہی و خطاب احفظ اصحابہ ستر فرمایا نیست
 و وہی از اہل صفہ بود روزے ہمہ یکہ گر بہ بخندست حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوۃ
 و التحیۃ حاضر شد و لقب بلقب ابو ہریرہ گشت کہ ہریرہ بزبان عربی گرہ را گویند
 و بعد وفات سرور کائنات علیہ السلام و الصلوۃ چندین ہزار حدیث از آنحضرت
 روایت کرد و وفات آن عالیقدر باقوال مختلف در سال پنجاہ و ہفت
 اینجاہ و نہ ہجری است شنو کے از مؤلف

بوہریرہ ولی دین عالمے	بود ز اصحاب حضرت نبوی	از جهان چونکہ طلعتش خرمود
بہال پنجاہ و ہفت ہجری بود	یز پنجاہ و نہ بیان کردند	آنکہ ترحیل او عیان کردند
سال ترحیل وہی جو در سہم	طرف ترحلوہ اُحد گفتم	سال ترحیل او عجب بحمل
زیب بڑاں بہت زیب ازل	سال ترحیل آن سعید بگو	پاک دل خوان و ہم مجید بگو
سال ترحیل آن شیر سعید	خردم حُبت از حُبت آہ	سال ترحیل آن شیر اوتاد
گفت ہفت بقیل طالب یاد	سال ترحیل آن شیر عالمی	گفت سرور و سنے ہو فرما
سال ترحیل کو زمندی جو	گر بخوای دوبارہ حامی گو	سال ترحیل آن شد باجو
گشت موجود از خود موجود	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	

والدہ ماجدہ و سے ام الفضل خواہر حقیقی ام المؤمنین بی بی سمیۃ زوہرہ محترمہ حضرت
 سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بود و حضرت رسول مقبول علیہ السلام اور البانیت
 دوستداشتنی و بارگاہ در حق و سے دعا کے خیر کرد و فرمود کہ اللہم علمہ
 الحکمۃ و ما ویل القرآن تہا شہدین و نہ (اشک کمیا فضل علم نصیب و سے گشت

مالک مستوجہ بدر یا مشد فی الحال ماہیان دریا سر از آب بیرون آوردند بحالیکہ در دلمان ہر ایک
 و نیز کبھی از ریو مالک دست دراز کرد و یک دینار از دمان ماہی گرفتہ پیش ملاح اخلاص
 تنہا منہ اینجائی ملاحان متحیر شدہ سردرپای وی آوردند و تا گشتند مالک پیہج نہ گفت
 و باز گشتی بیرون نہاد و بر روی آب برفت از ان روز نامش مالک دینار مشہور است
 و در او اہل سبب توبہ وے آن بود کہ معاویہ در دمشق مسجدی بنا کرد و مالک بسیار
 بنام مسجد وقت کرد و در راہ کثیر براسے امام مسجد مقرر ساخت مالک دینار را طمع داشت کہ
 و دلش خواست کہ متوکی مسجد معاویہ شود و مال فراوان جمع کند بباران در مسجد معاویہ
 بنفاتی متکلف شد تا آوازہ پارسانی و عبادت وے در خلق افتد و خلق را بامامت مسجد
 مقرر سازد و امام سابق مغرور گردد و تا یکسال در آنجا عبادت کرد و بہر وقت در روز شب
 در نماز بودے لیکن با خود میگفت کہ انت منافق لبزد و یکسال از حجه بیرون آمد از غیب
 آوازے بگویش رسید کہ یا مالک مالک انت لا توب چون شنید بحالت متحیر و خجسته
 در آمد و با خلاص عبادت شروع نمود و روز دیگر خلق شہر جمع شدہ امام سابق را بہ ہمین
 مغرور کرد و دہمہ اتفاق بہ اامت مالک کردہ پیش سے آمدند و درخواست اامت
 کردند گفت بجان اللہ یکسال عبادت بنفاق کردم یکس متوجہ حال من نشد امر و زکہ رو
 با خلاص بدر گاہ خدا آورد و خلق بتولیت مسجد بر من یہ گرد آمدند بخدا کہ قبول نہ کنم این
 بہ گفت و از مسجد بیرون آمد و بکار خود مشغول شد نقلست کہ مالک را با شخصی کہ
 نہ سبب دہری داشت و مسئلہ دین اتفاق مناظرہ افتاد و کار اینان بطول انجامید
 آخر حکام وقت اتفاق کردند کہ دست دہری را بادت مالک منہید و در آتش اندازند
 آنکہ بسوزد باطلست پس چہان کردند دست پیہج یکے از ہر دو سوختہ شد و آتش از ایشان
 بگریخت گفت کہ ہر دو بر حق اند مالک و لنگت بخانہ رفت و رویہ بر خاک نہاد و مناجات
 کرد کہ اکی ہفتاد و سال قدیم در ایمان نہادم تا با دہرے برابر می کردم تا تھے
 آواز داد کہ از وقوع ایستغنی و لنگت مشو کہ دست تو دست دہری را حمایت
 کرد و اگر نہاد دست و در آتش انداختی پس از سپیدی نقاست کہ روزی مالک دینار بجان پیہج

[illegible][illegible]

چون حبیب آید گفتند در شوید که حبیب خوانمی آید یا خبری برانفتند و همچو و
 بخت شوم ازین سخن دل نمیکشید برآمد چشم بر آب کرد و در دو مجلس مرت حسن نصیری نهاد و بر دست
 خیز بست حسن را بشوید و بجهت مرضی در نه خلق داشت همه عاف و بخش نمود و بجا آمد و بدید که
 همان طفلان در کوچه بازی میکنند گفتند در شوید که حبیب آید یا خبری برانفتند و
 بی ادبی بظهور آید گفت سبحان الله درین تیمه روز که روی بسوی حق کردم آواز ه نیک
 من بر زبان خلق جاری کرده است پیوسته دیون نان را طلبید و سندی می فرست که نزد خود است
 خواهه ایشان که در بانی هم بود داشت بر او خدا صدق نمود تا آنکه حبیبش بی چادر بانایان را
 بر آب خمرات موسی سافیه و لعلی و حق مشغول شد نقلاست که روز سه زن حبیب
 غایت افلاس و فقر و فاقه و پیش و سه شکایت کرد گفت خاطر جمع دارم و این
 بفرورس میروم و براسه معاش چیزی می آرم روز دیگر صبح معده رفت و تمام روز
 بیادست مغضول ماند و چند روز بر بختال گذشت چون شب بجا نه رفته زلزل
 نقد خرد طلب کرد سه گفته که امروز از فردا روز سه چیز می نیاد و دم و شخصیکه بر ک
 او کار کردم سبب طلب فردی و پدر شدم داشتم که از سه طلب کنم انشا الله
 بعد دو روز فردا در آن خود خواهد داد زن شدت تمام ده روز تمام کرد چون روز
 دهم آید حبیب بدل خود گفت که امروز چیز بجا نه برم تمام روز درین تفکر بود و خستای
 بدر خانه و سه حماله فرستاد تا یک خروار آورد و یک سلاخ گوشت و حالی دیگر
 بار و غن و عمل و حالی دیگر با مره مسجد درم و حلالان بر حبیب آید و دیگر گفت زن حبیب آواز داد
 گفتند که شخصی که حبیب کار سه میکند این چیز را براسه شما فرستاده است و میفرماید که یا
 حبیب گوی که در کار میفرماید و فردا روزی میفرماید چون شب در آمد حبیب شوم زده
 خانه دست بدر خانه آمد و نمیدانست که امروز بزن خود چه گوید کاه بوم طعم
 از خانه خود شمع زلزل پیش آمد و توضیح نمود و گفت که شخصی که تمام روز کار و سه
 میکنی عجب که کمی سه که اینقدر جین و نقد براسه ما فرستاده است و گفته فرستاد
 که اگر حبیب در کار میفرماید و در گرم میفرماید نقلاست که روز سه خواهر حسن نصیری

[illegible]

درخشاں تار یک بود سوزن از دست وے بفتا وے الحال نورے درخشد و حق از
روشن گشت حبیب ہر دو دست جیشم نہاد و گفت بخوابم کہ بخور کر است وزن
خوب بیایم پس از غ روشن کردہ خواہم بست و فاست آن جامع الکملات حسب
سفینۃ الاولیاء دیگر اہل خبر بقول صحیح بسال یکصد و پنجاہ و شش ارقام مقرر نمایند و حسب
مقرر الاولیائین در سنہ یکصد و شصت و یکصد و چہل و یک فرمودہ است از مکتوب

آن حبیب خدا حبیب اللہ	اہل صدق و صفا حبیب اللہ	ہست تار سبز و ملتش سرور
مادے اولیا حبیب اللہ	ایچسا	آن حبیب حق شہ عالم حبیب
یافت چون از ہر درجست مکان	سال تحلیش بقول اہل صدق	دوست آند نیز محبوب نان
ہم باقوال دیگر اے اہل ہوش	لفظ علیجاہ تار بخش بلدان	باز سال از حال آنجناب
شد محبوب کامل از سر در بیان	حضرت سفیان ثوری	رحمۃ اللہ علیہ

کفایت وے ابو عبد اللہ است و نام پدر وے سعید کہنے الاصل بودہ و از بزرگان بن
اور امیر المؤمنین و امام المسلمین گفتند وے در علوم ظاہری و باطنی خود ثانی نہاشت
و ابتدا وے توبہ وے آن بود کہ یک روز در مسجد رفت بغفلت اول پاسے چپ در
مسجد نہاد از غیب آواز وے شنید کہ اے سفیان آیا تو ثوری لینے چار پایہ ہستے
باستماع این آواز از ہوش برفت چون ہوش آمد محاسن خود بگریخت و طالعہ بر
روے خود زد و گفت چون پاسے در مسجد باد بے ہنادمی نامست از نزد انسانان
خجورک و زلفاقت کہ روز وے خلیفہ عبدالرشید وے ناز می کرد و در نماز محاسن خود
بگریخت میداد سفیان گفت ہمچنین نماز تو نماز نیست فہر وے قیامت این نماز را برو
بلند تو خواہند زد و خلیفہ گفت آہستہ تر گوئی گفت اگر از چنین میشت بد از حال
بول من بخون میگردد و خلیفہ آنرا در دل گرفت روز دیگر خلیفہ حکم کرد کہ دار قایم کنند و
سفیان ثوری را بردار کشند تا دیگران غیرت گیرند و باین گستاخی پیش نیابن چون
انجیر سفیان رسید آب در دیدہ بگردانید و گفت خدا یا بکبر ایشان را اگر فتنی سخت
و زانوقت خلیفہ بر تخت بود و ارکان دولت در حواشی نشسته ناگاہ سقفت

با خدا عہد بستہ ام کہ عمارت دنیا نہ کم چنانچہ ہمہ سراسے دے بہت یاد سواے دہلیز ہر روز
 دروازہ کہ آہنم بعد وفات شیخ فروغی نقلت کہ شخصے پیش دے آمد و گفت کہ سق
 خانہ تو خزانہ است فروغی ہر وقت و گفت بہت سال است کہ چشم بالا نہ کردہ ام و سق و آمد بہ ام
 نقلت کہ روزے مارون رشید با امام یوسف رضی اللہ عنہ گفت کہ مرا پیش داؤد
 طائی بہرید تا زیارت کنم امام یوسف بدرخانہ داؤد آمد بار نیافت آفرانہ اور داؤد و رفت
 تا شفاغت کند و پیش داؤد گفت کہ اے جان مادر یکبار مارون رشید را نزد خود بار دہ
 گفت من ہرگز آن ظالم را نہ بینم گفت بہت سخت شیرین اور را دہ گفت الہی تو فرمودے کہ حق
 مادر نگہدار ناچار اجازت داد مارون رشید و امام یوسف آمد مارون صترہ دینار پیش
 دے نہاد و گفت بگیر کہ این از مال حلالست گفت مال تو حاجت نہ دارم کہ من قطعے از خانہ
 خود نہ رختہ نقد آن نفقہ خود میکنم و از خدا خواستہ ام کہ چون این نفقہ تمام شود جانم بستاند
 امام یوسف از مادرش پرسید کہ نفقہ او چہ قدر باقی است گفت دہ درم سیم از نفقہ او
 باقی است و ہر روز دینارے خرج میکند ابو یوسف حساب آن باو گرفت تا آخر روز
 امام یوسف گفت کہ امروز داؤد طائی وفات خواہد یافت ہمہ درین اثناء خبر رسید کہ داؤد
 طائی در نماز آخر شب چو سر مسجد نہاد جان بحق تسلیم کرد و پیش از مرگ وصیت کردہ بود
 کہ مرا زید یوارے دفن کنند تا کہے از پیش رو میں نگذرد پس چنان کردہ و دفن شد
 و سال کھید و شصت و دو و قبو سے کھید و شصت و پنج ست از مؤلف

چو آن شاہ زمان داؤد مسعود | نجلہ آمد بعد صدق و صدا | بزرگداشت ملک و سلطان داؤد

دوبارہ زینب تنہا و دعا | عقیقہ بن الفلاح | رحمۃ اللہ علیہ شاگرد و مرید حضرت

خواجہ حسن اصرے بہت در زہد و ورع قدمے ثابت و دے مستحکم داشت نقلت
 کہ وقتے خواجہ حسن اصری و عقبہ ہر دو بلب دریا تشریف آورند عقبہ بر دے دریا
 روان گشت حسن فرمود این درجہ از چہ یافتی گفت سی سال است کہ تو آن میکنی
 کہ صغیر مایند و من آن میکنم کہ او میخواد این رتبہ از تسلیم و رضا دے حاصل کردم
 و بسبب توبہ دے آن بود کہ وقتے ز نے سر پوشیدہ اور راہ بوقت و چہنہای داد

و بیاوت معروف شد تا کارش بجاے رسید که مادرش روزے در بار غمشد در
 سایه و درختے عبد اللہ را خفته دید و مادرے سیاه شاخ نرگس از دامن گرفته گیس از او
 سیزاند نقلاست کہ امام عبد اللہ کیسالی حج کردے و کیسالی غزا و کیسالی تجارت و
 شفقت تجارت بر درویشان براہ خدا صرف کردے و درویشان را خوا دادے
 کہ بخورند بعد از خوردن ایشان استخوانہاے خراشیدہ دے ہر کہ بیشتر خوردے
 بجز استخوانے بوسے در ہیے بخشیدے نقلاست کہ روزے امام عبد اللہ در
 راہ میگذاشت تا بنیامی رطافت کہ بخوردند مبارک می آید از وی چیزی بخواد
 کہ شخصی نہت کرم محروست خواہر گذاشت تا بنیامی بر خاست و بایستاد و گفت یا عبد اللہ
 دعا کن تا خدا اینچاے اچتم من روشن کند عبد اللہ سر در پیش فکند و دعا کرد فی الحال
 پیشش بنیاست نقلاست کہ کیسالی عبد اللہ حج زرت چون تاریخ ششم ذی الحج
 آمد متاسف شد کہ چرا حج زرتم و در سہین خیال رفت بصر ازے پشت دو تا شد
 پیش وے آمد و گفت یا عبد اللہ اگر آرزوے حج داری گفت آری گفت بیا
 تا تر العرفات رسانم عبد اللہ در دل گذرانید کہ سہ روز درج باقی اندر اہشش ماہ است ابن سیرین
 چگونہ انبوفات خواہر بر دیر زن گفت کسیکہ سنت نماز با دو سجائے فرضیہ بر لب جمیون گذرانید
 و تا آفتاب بر آمدن آفتاب بجز در سیر او نمیتواند کہ تر العرفات رساند گفت بسم اللہ و پاکوار اہ نہاد
 چون پیرہ زن بردیا رسیدی گفتی ای عبد اللہ ششم پوش چون پوشیدی خود و پیرہ زالی را
 بالظرف دریا یافتی تا آنکہ چنانوز العرفات رسید چون از حج فراغت یافت پیرہ زن گفت کہ مرا
 بپوشی است کہ از دست مدیو در غار کوبہ بجاوت مشغولست بیا اورا پنجم چون در غار رسید جوانی زیہ
 زور و رمی و ضعیف و نوزانی چون مادر را بدید در پاکوی افتاد و گفت دایم کہ بارادہ خود
 نیامدہ ملکیترا خداے قبالے فرستادہ است تا مرا تجیز و تکفین کنے کہ عسر من
 بہ آخر رسیدہ است این بگفت و وفات یافت اورا تجیز و تکفین کرد و بعد از ان پیرہ
 زن گفت الحال من سوائے اذین کارے ندارم کہ دم عمر خود بر سر گور بسپارم و خود ششم
 و عبد اللہ را رحمت ساخت نقلاست کہ امام عبد اللہ غلا سے داشت

قرآن و زاهد و واعظ و عابد و متقی بود کلامی عالی و بیانی شافی داشت و در موعظت
آینے بود کہ با مفسران ثوری محبت داشت و معروف گری را کثالتش از سخنہا سے وحی
بود و تمام عمر تجرید و تفرید گذرانید اور گفتند کہ ہر آن گہنی گفت از آنکہ من طاقت شیطانی
ندارم گفتند چگونہ گفت مرا شیطانے تشبہت کہ اور را شیطانے وردست دو
شیطان چگونہ سلامت یافتم از شیخ احمد واری رحمۃ اللہ علیہ روایت است کہ وقتی
ابن سماک رہنجر شد قارورہ سے پیش طبیب میردم در راہ پیرے روشن خیرے
با چہرہ پر نور پیش منی آمد و گفت کیا میردے گفتم ابن سماک بیمار است براے وے
دارد وے از طبیب سنجو کہ گفت سبحان اللہ دوست خدا از غیر خدا استانت سنجو اہ باز کرد
و بہ نزدیک ابن سماک برو و بگو کہ دست بدان عضو کہ رنج دارد بہ بند و بگوید اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم و بالحق انزلناہ بالحق نزل من بارگشتم و حال باد وے
بیان کردیم ابن سماک ہچنان عمل کردے الحال بہت یافت و ابن سماک گفت کہ
او حاضر علیہ السلام بود کہ ترا با بنی عمل رہبری نمود و فات ابن سماک باتفاق اہل
افکار در سال یکصد و ہشتاد و سہ ہجرے است از مؤلف

رفت چون ابن سماک از دار دہرا شد چو گنج پاک پیش زبیر خاک سال توحش مجر کال است
ہم عیانتہ الباقی سماک شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کنیت وے ابو علی
و اصل وے از بلخ است و از قدماے مشائخ و صاحب کرامات از مجتہد و مقامات بلند و متقدم
زمان خود بود و بحضرت امام موسے کاظم و سلطان ابراہیم بن ادہم رحمہما محبت
و پیرو مذہب حنفی بود و عمر در توکل و قناعت گذرانید و صاحب تصانیف و رفوہا و علم
او ستاد شیخ حاتم احم است و سبب توبہ وے آن بود کہ وجعے اسباب
تجارت بار کردہ تبرکستان میرفت اتفاقاً گذر وے در تہخانہ افتاد بہت پرستے
را دید کہ پیش بت بینالد و حاجت بخواست گفت اے ہاتم آفریدگار سے داری
حق الفیدم و قاضی الحاجات پس چرا پیش این بجان مجذوبہ میکنی و بینالے او گفت
اگر حال ہمین است کہ حق قادر و رزاق مطلق است پس توحید از شہد خود

شہادت حضرت شفیق بنی لقول صاحب سنۃ الاولیاء وغیرہ در سال یک صد و نود و
 یازد و پنج ہجریست و صاحب فہر الواصلین سال شہادتش سنہ یک صد و ہشتاد و چار
 ہجری فرمودہ **از مولف** آن شفیق بلخ سپید دستگیر شہزادہ دنیا ملک جادوان
 سال و صلش صدیق صادق بگو ہم جو از مطلب جان جهان آدمی قدس آمد و سلطان ل
 ہم باقدال دیگر تاریخ آن یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ صاحب
 مقامات بلند و کرامات عجیبہ در علوم ظاہر و باطن حلق و در تجربہ و توکل گمانہ آفاق بود
 نقلست کہ یوسف اسباط ہزار ہجری ہم ہیراث یافت تمام و کمال براہ خدا فقر داد و خود
 برگزیدہ مایافتی و از شہر آن معاش ساختہ و تا چیل سال عریان تن بود کہ بزرگوار
 خود دنیاخت سدائے خیمہ بندی کہ بدان سر غورث داشت و کہ خرقہ کہنہ کہ بالائی خود
 بر ما میر شہید و وفات آن جامع الکملات در سال یکصد و نود و ہشت ہجریست **از مولف**

جو یوسف بر رخ خود پرده بر بست	روان شد بر رخ پاک او با ناک	ابو سلطان اولی تاریخ و صلش
دیگر فرما کہ یوسف ز ہر پاک	ابو سلیمان الدارانی قدس اللہ سرہ نام و	

عبدالرحمن بن احمد بن عطیہ است از قدائے مشایخ شام و زہد و ورع گمانہ و مقتدای
 نو مانہ خود بود و در آن دیکے سنت از مضامین و مشق کہ در آن سکونت داشت و از
 غایت لطف کہ بر خلق خدا کردے اورا بجان قلوب گفتندے و در علم حدیث و تفسیر و
 صبر و تقویٰ و انانی و درین امت چند آنکہ دے در جوع و قافہ صبر کردیم کہ تنوائست کہ
 نقلست کہ دے فرمود کہ شبے کہ در مسجد بودم و از سر آراہم نبود بوقت دعا
 یک دست خود در پیش پنهان کردم راحۃ عظیم من رسید و خواب شدیم تا نفی آواز
 کہ اے سلیمان کہ دستے کہ بوقت دعا بیرون کردی روزے آن نبود آدمی اگر دست
 دیگر ہم بیرون بودے نصیب آنیم تو رسیدے بعد از آن سو گند خوردیم کہ در ہر آگہ گراہیم
 الا ہر دو دست خود و نیز میفرمود کہ شبے در خواب حورے دیدم کہ چون سینہ دید از گوشت
 لبہا کے دے نورے روشن میگشت بعدیکہ جان را روشن کردی غم این نور
 از کجا یا منے گفت شبے از خوف خدا قطرہ چند از دیدہ باریدے بدان آب رو من

من کار نمی کند چون دیدم آن پیر فتح موصلی بود حضرت سرسرای را حواله دے کردند و دست از دے باز داشتند نقل است که روزی از حضرت فتح موصلی از صدق سوال کردند دست در کرده آنگران کرد و بارگاه آہن یافتہ بیرون آورد و بکف دست نهاد و گفت صدق اینست و بس و قاضی حضرت شیخ موصلی بروز عید الفصح سال دوصد و نوزد و بقول بعضی دوصد و بیست و ہجرت نقل است کہ چون روز عید الفصح آمد دید کہ مردم قربان میکنند دے ایسے آسمان کرد و گفت الہی سیدانی کہ خیرے ندارم کہ بر آن قربان کنم صرف متاع جان خود نیز زمین است این را قبول فرمایش انگشت بر گلو نهاد و بیفتاد و ہجرت حق پیوست و بعد درک بزرگویش خمار بناندر نشان کرد و پاشمشیر عیان از گلو

شیخ بوالفتح بن علی مقبول	فاطمہ باب سر ربا نے	رفت چون زبیمان بجلد برین
یافت قرب بقراب سچا نے	ہست تاریخ آن خدا آگاہ	قطب حق یا محب حقانے
سال ترمیل دہی عیان کرد	گروہ لطان اہل دل خوانی	شیخ بشیر حافی قدس سرہ

کسیت دے ابو نصر و نام پیر دے عارف بن عبدالرحمان بن عطایین گمان بن عبد اللہ و اصل دے از مرو است از قضا دے مشایخ صوفیہ صاحب مقامات بلند و کرامات از عباد از او تا دواوق مقیم انداد بودہ است و ابتدا دے توبہ دے آن بود کہ دے شوریدہ روزگار بود و درام خمر خور دے روزی در حالت سستی شعر از باب بردار از میرفت کاغذ دے یافت کہ برو دے بسم اللہ الرحمن الرحیم تحریر بود از زمین برداشت و عطر خرمیکر دے برو دے مالید و تعظیم تمام بجائے نهاد و در همان شب نوبت گے از غریبگان آن شعر حق سبحانہ قضاے داد خواب دید کہ میفرماید بشیر حافی را بگو کہ او نام مرا پاکیزہ کرد و دے داشت نام او را در دنیا و عاقبت پاکیزہ کردیم آن بزرگ چون از خواب بیدار شد گفت بشیر حافی مرد دے فاسق و دہیم الخمر است و چون او را بد غنایت الہی چہ سبب گویں غلطی ہم برخواست و طہارت کرد و نماز خواند و باز خواب رفت باز بہیمان دید و علی الصبح نماز بشیر حافی رفت گفت بشیر حافی را پس در آنجا کہ مجلس بود رسید گفتند کہ مست و مخمور است گفت ہر کس کہ دے

[illegible][illegible]

که در بدو در حق تعالی در جنتی و جنتی	که در بدو در حق تعالی در جنتی و جنتی
که در بدو در حق تعالی در جنتی و جنتی	که در بدو در حق تعالی در جنتی و جنتی

[illegible]

کہ برادر تنور نشین سپین شیخ احمد رفت و دوران تنور کہ برائے کھنکھانہ تافتہ بودست
بعد از سائے ابو سلیمان شیخ احمد را طلبید بہر چند جہتند یافتند مود کہ در
تنور رہنید کہ در آنجا خواهد بود کہ در میان منج او عمدت کہ ہرگز خلاف گفتہ می
نکنند و مان چون در تنور دیدند یافتند کہ شغولست مودے وے بالمش تنور
نسوخته وفات شیخ احمد باجماع اہل خبر در سال دوصدوسی دویست و پچہسبت از مودوف

احمد کہ سر آمد جہان بود | ایکنائے جہان بدو ہوا طاق | دل گفت کبیر سال وصلش

فرمود خرد محب آفاق | سنج حاتم بن مخوان | ام قدس سرہ کینت وے

ابو عبد الرحمن واصل وے از بلخ متنفذ مذہب مری شیخ شریف نجی و پیر شیخ احمد خرو
و از بزرگان پیشانج خراسان در زہد و ریاضت و ادب و ورع و صدق و احتیاط
بے نظیر بود نقلست کہ روزی در بلخ و غلامی گفت و فرمود الہی ہر کہ درین مجلس
گناہگار تراست اورا پیام ز نباشی حاضر بود چون شب بنامش بارادہ در زے
کفن در گورستان رفتہ سرفہر باز کرد آوازے شنید کہ واسے بر تو کہ امروز در مجلس تم
امم آمرزیدہ شدی و باز بہان گناہ شغول گشتی بنامش از ان کار ناجار تو بہ کرد
و شیخ محمد رازی میفرماید کہ چندین سال در خدمت حاتم اصم بودم گاہے نزدیک
کہ در ختم شدہ باشد مگر یکبار کہ در بازار می گذشت دید کہ شاگرد اورا تقالی گرفتہ
و می گوید کہ از من قرض گرفت و خورزی حالادہ و نہ خلاصت کنم حاتم اصم ہم
در آنجا بایستاد و بہ بقال گفت چند روز صبر کن بقال گفت نمی کنم اگر شمارا بر شاگرد
خود زعم می آید از نزد خود بر بہید از ستاع این سخن حاتم در ختم آمد و ردابے مبارک
خود را از دوش برداشتہ بر زمین زدے الحال رو اسے شیخ پر ز شد
من بعد بقال گفت کہ انچہ حق است برادر زیادت کن اگر خواہی کرد سبز خواہی رسید
بقال اول حق خود برداشت و باز از براہ حرص دست زیادت دراز کرد فی الحال
دست وے خشک گردید نقلست کہ شخصے حاتم اصم را بدعوت طعام طلب کرد
گفت بسہ شرط میروم یکے آنکہ ہر جا کہ خواہم بنیم دوم ہر جا کہ خواہم بخورم سوم ہر جا کہ بخورم

در اقامت و عشاء شب نهم بود و در روز بعد کامل و اکمل داشت و اولی مرتبه خاتم تمام
 بود و بآن مرتبه بزرگوار سلطان ابراهیم بن ابراهیم و شیخ بائیزید سلطانی و ابو حفص حداد
 نصیب داشت و چنانچه ما تندر شکریان پوشیده و بی بی فاطمه که اهلیه داد بود
 در طریقت آسیده بود از آیات الهی و پیرانش سیرت انام از سبب پنج بود چون فاطمه
 پس بخدمت شیخ احمد فرستاد که مرا از پدر من بخواد احمد اجابت نه کرد و بار دیگر کس
 فرستاد که من ترا رهبر منم و انتم باید که رهبر منی گفتم و راه بر نیامد
 ناچار او را از پدر من بخواست و فاطمه را پیرانش خواند و فاطمه ترک
 شغل دنیا بگفت و بگفت با احمد بیارید نقلت که وقت احمد را قصد
 زیارت بائیزید افتاد و فاطمه با او رفت چون پیش از بائیزید آمد فاطمه از رخ نقاب برداشت
 و با بائیزید گفت خان من و در آمد احمد از آن متعجب شد و گفت ای فاطمه اینجا کی هست
 که با بائیزید آمدی فاطمه گفت تو محرم طریقت منی و او محرم طریقت من است از تو بهوایم
 و از تو به بخواد و از صحبت من بماند نیاز هست و تو بمن محتاجی و چه هست فاطمه با بائیزید
 گشتن بودی تا روزی ششم بائیزید بر دست فاطمه که مخالف بود افتاد و گفت ای فاطمه
 از براسه چه مخالفه گفت با بائیزید تا این غایت که تو دست و خانه من ندیده بودی
 مرا با تو بنیاط بود اکنون که ترا نظر بر من افتاد صحبت ما بر تو حرام شد نقلت که
 شبی در زمره در خانه شیخ آمد بسیار بگشت هیچ نیافت شیخ آواز داد که ای جوان
 دلگیر و غمناک از چاه برکش و طهارت کن و نماز تشنه کن و روز شود چیزیست تو بهیم
 محروم نگردی و در همچنان کرد چون روز شد خواجہ صدر دینار بر او دو جزو داد و فرمود
 این جزاے عبادت یکشب نماز است و در احالتی پدید آمده و لکڑه بر انداخت
 افتاد و گفت ز قبول شکیم مرا بر آه خدا بر نهایی کن که دولت لازوال از درگاه لایزال
 حاصل کنم شیخ او را بر میگردید که از اولیای حق شد نقلت که وقت شیخ احمد
 در حالت سفر در خانقاه بزرگ رسید با جامه سپاهیان که کس او را نمی
 شناخت و چند روز در آنجا اقامت کرد و صفیان بر سر انکار بر آمدند بر خود را

بود و در انصاف بسیار است و در انواع علوم مهت غالی داشت و در فراست
و صداقت بے نظیر و در تجرید و تفریق مخصوص نقاشی که حادث محاسبی نیز از
دینار از پدر میراث باز ماند چون پیش وے آوردند گفت به میت المال سلطان
بر یک گفتند چرا که بغیر خدا علیه الصلوة الملك الاعلی فرموده است القدر و یة
میت و هذک الامامة یعنی گروه قدریه گبر این است و بدین قدری بود
پس او گبر بود و من مسلمانم مرا و رتبه متروکه وے نیرسد و همه را ترک کرده است و انقدر
مال کثیر برداشت نقاشی که عنایت حق در حق وے چنان بود که جوئی و سه
دست به طعام بهت بردے رنگ نگشت وے کشیده گشت و نتوانست که لغت بردارد
فے الحال ترک کردے و خواجہ غنیہ قدس ستره میفرماید که روزے حادث پیش
من آمد و وے اثر گرسنگی دیدم گفتم یا حادث اگر بغیرائی طعامی حاضر سازم گفت
نیک باشد برخانه شدم شبانه طعامے از خود وے همسایه آید بود پیش وے بر دم
بوقت خوردن دست وے متناوعت نکرد چون بنزد شکل لغت در دهان نهاد
در حلقه مش فرو نشاند آخر بیرون انداخت و پرسید این طعام از کجا بود گفتم از خانه
همسایه که ع وے داشت آید بود گفت طعام شب در حلقوم من نمی رود و پیش
در ویشان آمیزین طعام نباید آورد و مرا همراه خود بخا و خویش بر دیارہ نانی خشک
حاضر آورد و گفت این حال است که لائق خوردن در ویشان است و گویند که حادث
محاسبی در محاسبه مبالغه تمام داشت چنانچه او را محاسبی نام کرده بودند و فرات
شیخ حادث و سال دو صد و یک بهجری است از مؤلف

<p>چو رفت از دار دنیا سوخت رفت چون حادث از جهان فنا زبد دین محاسبی ابدال</p>	<p>که از دل با خدا مبداء الغنی گفت هر دو لیبال ترجیحش</p>	<p>محاسب بر خاستگاه دیگاه شده قطب کمال سال ترجیل یافت با قرب حق کمال میل</p>
<p>شیخ ذوالنون مصر کے قدس ستره کینت وے ابو عبد اللہ و ابو الفضل و اصل وے از نصره است و از علماء شریعت و بلوک طریقت و سالک راه توحید</p>		

و صاحب نعمات الانس این ذکر را بطور دیگر نقل فرمود که در لغات تفصیل در نسبت
 تقاسم است که روزی حضرت ذوالنون بخشی سوار بود و اتفاقاً بازرگانی را که گوسفند
 داشت دید و به او گفتی را به زودی متهم کرد و آخر اتفاق کردند که این گوسفند نزد ذوالنون
 و ذوالنون خاموش بود چون از اسرار این از خود گذشت ذوالنون رو به بعدی آسمان کرد
 و لب چنبد میزد و حال هزاران هزار میماند و در میان برادرند که در میان هر یک گوسفند
 بود ذوالنون یک گوسفند گرفت و با بزرگان داد و اهل شتی چون اینچنین دیدند از کرد
 خود پشیمان شدند پیش ذوالنون محضر نهادند و ذوالنون از شتی برآمد و قدم بر روی
 آب نهاد و بر رفت از آن روز شیخ ذوالنون مشهور گشت و در راه اصل نام وی
 نوربان بن ابراهیم شاگرد امام مالک و مرید شیخ اسرافیل بود و تقاسم
 که حضرت ذوالنون را خواهری بود در خدمت وی ماند و روزی آن غنی که
 قال ظلمنا غنیکم الفکار و انزلنا علیکم من السماء مینو انک گفت اکی سدا ایلیا نرا
 من و سلو می فرستادی و میخایان را نفرستی بخدا که از پانزدهم تا من و سلو
 نفرستی در حال من و سلو باریدن آغاز شد و هر قدر که خواست سارید
 تقاسم است که شخصی صد هزار دینار میراث پدری بخدست ذوالنون آورد و گفت که
 مرید تو مشوم و این مالی براه خدا میدهم ذوالنون او را مرید خود کرد و مالش بر او خدا
 بدرویشان داد و چنانچه هیچ نامدار روزی قدری خرج بدرویشان حانقاه بستان
 و میریدانشان آن شخص آه بر آورد و گفت در بیخ کجا است صد هزار دینار دیگر که بدرویشان
 بدیم ذوالنون این سخن شنید و دانست که هنوز وی بجهت کار نرسیده
 او را بخواند و گفت ای فلان دوکان عطارد بر دوسه دهمسم دارد و فلان
 از دوسه بگیر و بیار و برنت و بیاورد و گفت در ماون بکوب بروغن خیر کرده سده اند
 نقد جزیره ساز و بسوزن در دوسه سوراخ کن و نزد من بیا و دوسه همزمان کرد
 و بدست شیخ آورد شیخ او را در دست مالید و دم کرد و در حال سده باره ایوت شیخ گشت
 که هرگز آن شخص اینسان ندیده بود و گفت ای بار ابا باز بر قیمت کن لیکن مضر و شش

و حلیه تنقید او شد و بجزرت و عزت بازگردانند و گفت که منشی حضرت ذوالنون
 داناته یافت بقتا کس از اولیا رسول صلوات الله علیه و سلم را در خواب دیدند که میفرماید
 که امروز دست خدا ذوالنون نزد ما خواهد رسید یا استقبال او برآمده ایم و چون وقت
 گزینشانی و به خط سبز نوشته یافتند و خدا قلیل الله مات فی سیف الایمان و بعد از
 حبیب الله مات فی حب الله چون جنازه او را برگرفتند آن تاب نهایت
 انجام بود و مرغان از هوا بیامدند و بر سر او خود در هم بافته بر جنازه و همراهمان جنازه اش
 سایه کردند و پیشتر احدی آن قسم مرغان را ندیده بود و بدین این که است مگر این
 شیخ بعد جنازه حاضر شد و تا گشتند و قیامت شیخ ذوالنون بچوئی و بیست و نه روز
 و غیره در سال در و صد و چهل و پنج بحر سین و هزار که هر بار که در بهار است و صاحب نقوشان
 رحلت آنجناب در سال در و صد و چهل و صاحب مخبر الواصلین در و صد و چهل و چار
 تحریر فرموده اند علی اقتلای الروایات و لید دفن بر نزار و سر نوشته یافتند
 چنانچه خط او میان مانند نبودند و الف و حلیب الله من العشق قلیل الله و فیضه
 مسکرات هرگاه که آن نوشته را به تراشیدند باز موجود یافتند و تاریخ و قیامت مطابقت

شیخ ذوالنون شاه عالمیاده	بر چون زینحان بخت را	اسالک صالح و عقیق بخوان
سال تحویل آن شد ۷۲۴ گاه	هم خرد دهر سال تر حایشش	گفت نادی حق در ایام الله
الایضا مطابقت ۲۲۴	سفر کرد از جهان ذوالنون	کشادند از برایش جفتی باب
چو ذاتش مرد و سیدان یقین بود	و حالش از لفظا مرد در باب	اگر حسرتم ز دل سال و حالش
نزد آمد که نادی قلب انقلاب	الایضا مطابقت ۲۲۵	چو ذوالنون ازین داریا پاریا
سفر کرده کرده بخت گذار	تاریخ آن مهر سیخ یقین	شده مهر بر تو فکن چون قمر
و کربانه حق رقم کرده ام	بی سال تر میل آن نامو	اگر بی بهان نیز سال وصال

زهر تفکر شود حلیه گر
 نام و سکه مسکری بن اخصمین و لقبو سکه مسکری بن محمد بن حسین از اهل مشایخ خواست
 و در بهار و فاجا به و تقو سکه قدس را به و دین مستقیم داشت کعبه بیکه تاسی سال

اندر زندگان پنج ضرر سے یہ بے نرسیدہ ایشان بشاقتند و دفن کردند از مولف		
یو تر بیا آنکہ بود در عالم	شیخ یکمادلی حق کامل	از کتب صاحب مسجد گبو
ہم بفرمانے حق کامل	شیخ ابراہیم بن علی قدس اللہ سرہ	قدس اللہ سرہ
اجمل کے از انصہان ست و یا شیخ معروف کو حق قدس اللہ سرہ صحبت داشت		
از تقدین مشایخ و صاحب کشت و کرامت بود و میفرمود کہ ہر گاہ خواہی کہ کسی را		
از اولیائے حق بشناسی چیز سے از دنیا پیش دے حاضر کن اگر بگیرد و بتو رجوع		
آرد از اولیائے حق و اگر بگیرد و خلق محمدی جوع کند پس بدانکہ از اولیاست وفات		
دے در اصفہان با جماع اہل خبر در سال دو صد و چهل و ہشت ہجریست و صاحب سفینۃ الاولیاء		
و غیر دو صد و چهل و ہشت ہجری فرمودہ اند از مولف		
آن خلیل حق حبیب با صفا	شد بفرمود برین منزل گزین	کرد چون رحلت ازین ارننا
طالب محبوب حق سالش با صفا	ہم بخوان محبوب قطب الاولیاء	نیز سلطان زمین گرد و قسم
سال تاریخ و صفتش بے ربا	ہم و سے پاک مقبول آمدہ ست	سال تاریخ قبول اولیاء
باز سال از حال انجذاب	شد غیاں از عقل انجذب نما	شیخ ذکر یا بن سحر
ہر وی قدس سرہ از کبار مشایخ استیاب الدعوات بود امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ		
فرمودہ ست کہ شیخ ذکر یا از جملہ ابدالست وفات دے در ہرات در ماہ ربیع		
سال دو صد و پنجاہ و پنج واقع شدہ قطعہ تا سرخ از مولف		
شیخ ذکر یا شہ ہر دو سدا	یافت از جن در رحم خلد جا	عابد و مقبول سال صیل او
ہم بفرمانہ از ہدین با صفا	باز سال انتقال انجذاب	شد از دل حبیب کبرا
شیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد قدس اللہ سرہ از بزرگان مشایخ خراسانست و ابوبکر		
صحبت داشت و بار بار بر قدم بفرید سفر کرد و بنا بہت متوکل و متورع و متقی		
بود و با ہمتی اہل دنیا کار سے نہ داشت لقا کہ شخصے بوسے گفت		
کہ یک دنیا ز سرخ و از زم و می خود ہم کہ بتو ہمہ مصلحت چہ بینی گفت اگر مہی را بہتر		
و اگر نہی مرا بہتر وفات دی در سال دو صد و پنجاہ و پنج ہجریست از مولف		

15

خواست و بیاید و در ساعتی بترسد گفتم اسے شیخ انجیر جاسے بود و اشخص تحت نشین
 کسبت گفت آن بنیابان سید بنی اسرائیل است و انم و قطب لمدارو آن چیل کس چیل
 ابدال اندک کار و بار تمام دنیا و ایشان سہتا گفتم بیک ساعت در تہ بنی اسرائیل
 چکرہ رسیدیم و باز آمدیم گفت یا ابا کبر تر ابر رسیدن و باز آمدن کار است نہ کہ از پرسیدن
 و نیز شیخ ابو کبر و راقی می گوید کہ روز سہ شیخ ترمذی چند جزو از تصانیف خود بن و او فرمود
 کہ برو و این برادر و بریابین را ز چون دیدم ہنہ علم حقایق بود و بیخ و شکم کہ آن اجزا دریا
 بین دارم در خدا خود در شکم و شیخ گفت کہ بریا انداختم فرمود کہ چہ دیدی گفتم ہسب ندیدم گفتم
 کہ نالند اخیری برو و بعد بریا انداختی چون انداختم آب دریا را دیدم کہ از ہسم جدا شد و ہندو رفت
 سر کشادہ پدیدار گشت و آن جزو ہا در صندوق افتاد و در صندوق بند شد و در تہ
 آب برفت باز آمدیم و حال بشیخ گفتم و ہستفا حال نمودم گفتم کہ چیزے در علم
 و نظام تصنیف کردہ بودم کہ کشت تحقیق آن بر بہ عقول مشکل بود برادرم حضرت از من
 کہ آن اجزا بوسہ دہم و آن صندوق را ما ہیان دریا بفرمان خضر آورد و در حق جل و علے
 باب دریا فرمان داد تا صندوق را بخضر رساند نقلاست کہ شیخ ترمذی در مدت عمر خود
 ہزار و یکبار خداے عز و جل را در خواب دید نقلاست کہ در حالت جوانی
 شیخ زنی با جمال مالدار بر شیخ عاشق شد ہر چند تدبیر و صل کرد میرشد روزی خبر یافت
 کہ شیخ در باغ بہت خود را بیا راست و در باغ رفت چون شیخ دورا بدید کہ بہت و التفات
 نکند و اندوہ و باغ بہت لہذا مدے کہ مس گشت کہ زوے این سخن بیا دوسے آمد
 در خاطر گذشت کہ چہ بودی کہ اگر حاجت آن زن روا کردے و لہذا از ان تاب گشتے
 چون این خطرہ در خاطر دے خطور کرد و اندوہ ناک شد و گفت اسے نفس خبیث
 در جراتی این خطرہ بخاطر تو خطور نکرد اکنون لہذا از ریاضتہاے بسیار خطور این خطرہ
 در دل تو چہ معنی دارد پس اینایت نمانک شد و تا سہ روز ناظم داشت کہ بوسہ رو
 سیم خدا صلوات را بخواب دید کہ میفرمود آسے کمر بخور شود غم کن کہ این خطرہ نہ از است
 کہ در حال تو حرکت واقع شد لہذا این خطرہ از است کہ از ایام جوانی تو تا حال چیل سہ

دو سیکھنے اور دوسرے ارادہ کیا کہ سیکھنے بن کر یا تعلیم اسلام سے دوم از اولیا کہ سیکھنے بن
معاذ راہی خندس اشدر سرورہ کہ لود از خفا سے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ عنہم جمیع
بر سر برآمد و عطا کثرت اور دین از کثرت کہ سیکھنے را بر اور سے بود و در کہ عظمی و بیک
از نوشت کہ سر از و دستم دوازده یا تمام و یک باقیست دعا کن تا نیز حاصل گردد و
یک آگاہ از و بود کہ آخر عمر در قیوم مبارک بگذر از تمام مجرم کعبہ ارم کہ فاضل ترین بقاع است
دیگر تا مرا خدا سے بنو و خالا خدا سے تو اے کنیزک شامیہ بن عطا کرد کہ روز و شب
بخدمت من حاضر میاید بنیوم از و باقیست کہ پیش از مرگ ترا به بنیم اسید و ارم کہ خدا
آراست روز سے کند سیکھنے بخواب نوشت کہ تو خود بهتر من خلق باش و بهر قبضه
کہ خواہی سکونت کن اگر خود بد باشی یا ندان کہ ترا سودمند نیست دوم اگر ترا موت و
ویرد انگیزد بود سے بند و حق را و دم نمی کرد سے بلکہ خود خدمت خلق بر جود واجب
سے و آیت سے پس ترا خدا سے سودمند نیست نہ کہ خود سے و آنکہ آرزو سے ملاقات
را می اگر ترا از خدا خبر بود سے از من پیغمبر سے بود سے نقلست کہ شیخ سیکھنے را
پیشتر صد ہزار دینار و ام افتاد کہ بہتیم اسباب غازیان و حایمان و حیوان
و علما الفقہ کرد و دو قرص خوانان تقاضا سے کردند و اکثر خاطر سے بدان مشغول می بود
شب او بہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را خواب دید کہ سفیر بادیا می بھیجی دلنگاش
و پیغمبر و مخر اسان برو کہ قرص تو ادا گردد و تو شیخ سے مسلمہ بر آتو صد ہزار دینار نزد خود
سیدار و بنو خواہد کہ گفت یا رسول اللہ ان مسلمہ کیست چنانام دارد فرمود تو شہر شہر برو و
کہ سخن تو فحاشی و لہاست و من چنانکہ بخواب تو آمد و ام بخواب نکس سیم وقت پس بھیجی انشا
بحسن گفت و فرمود اے مسلمانان من بد اشارت حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ و
خراسان آمدہ ام و صد ہزار درم و ام درم خصیہ گفت من پیغام ہزار درم میدم و دیگری گفت من
صل ہزار درم دیگر سے و ہزار درم و اولی نہ خود قبول کرد گفت نہ گیرم کہ مرا حکم نبوت کہ کسی
درم تو خواہد داد پس نیشا برو ام و سے ادا شد و از انجا عزم بلخ کرد و سکنائے شہر بلخ
از ام و سے کردند تا مدتی در انجا ہم عطا گفت و تو اگر ان را بر درویشان فضل نہاد

<p>چو ذات پاک او بران دین بود ز بران خواه سال فصل و لغواه دگر هم طالب حق طالب الله دگر منور ز آید پاک</p>	<p>بخت گشت روشن صورت ماه بگو تا شیخ او مظلوم حق بین دل پر در و سر در باغم و آه از عظمای علمای محدثین و قدامت</p>	<p>چو مسلم زینت دین بی کلام دگر گفتا خیر و قطب عالم و بن سوره هاشم از نیشا پورست صاحب ریاضت و عبادت و مروت و فتوت مرید شیخ عبد الله باوردی و او ستاد شیخ ابو عثمان خیری است و با سید الطائفة جنید قدس الله سره هم ملاقات کرده بود و سبب توباش است که در او ایل جوانی و سبب بر زنی عاشق بود و زنی سر و سبب نداشت بهود و در نیشا پور در علم سحر مشهور بود پیش و رفت و حال خود با و سبب گفت بهود گفت که اگر تا چه روز بهیج کار غیر و عبادت نرکن بنام خدا و رسول بهیج بر زبان نیاری من عیله کنم که زن مطلع تو گردد و ابو عثمان همچنان کرد چون چهل روز برآمد پیش بهود و آید و جود و عمل سحر کرد و موافقت افتاد و بهود گفت درین چهل روز از تو بلا تشک کار خیری بوقوع آمده است و نه ممکن نبود که عمل من ضایع میرفت گفت درین چهل روز بهیج کار غیر نکردم ام ارا روز سبب در راه میرفتم سبب در راه افتاده بود و بر دستم و بر کنار در راه انداختم تا کیسه لبت و رنگ در راه از پانفت جود گفت که ذات حق تا سبب بهیج بامروت و احسان است که با وجودیکه تا چه روز بهیج کار نیک کردی و نامش بر زبان نیار و دی او تر از زنی داد و در کار خیر بهیج مصروف کرد ازین سخن آتش در دل ابو جنس افتاد و بدوست بهود و توبه کرد و عبادت حق مشغول و بظاهر کار آهنگری کرد و سبب و دلچرا جوت یا سبب بر نیشا پور داد و سبب و جود بوقوع شام بطوریکه او را کسی ندانند که سبب کرد و سبب و جود بهیج بر نیشا پور داد و سبب و جود بوقوع بگردد آید و سبب و جود بهیج بر نیشا پور داد و سبب و جود بوقوع</p>
---	--	--

[illegible]

شخصه پدید آمد و هرگز زیاده بود و او را بر مساکین صرف کرد و وفات یافت
 شیخ ابو یوسف حماد بن یحیی در سال دویست و شصت و چهار هجری است و بقولی دویست و شصت
 و پنج و بقولی دویست و شصت و شش از هجرت حضرت شاه رسالت قطعه سلم است از مولف

شیخ ابو یوسف حماد	کریم و اکرم و شیخ جهان است	یوسف از عالم دنیا بخت
آقام انصاریه اش تریانت	محب حق فاطمه داد کفتم	و اگر چه او سلطان زمان است
ابو یوسف حماد در سال	زاد و شیخ شقیه آمد	سال و هشتاد و یکم آفاق است
لوزی قطب حق دلی آمد	شیخ علی بن موفق بغدادی قدس الله سره	

از مشایخ بغداد و عراق و بزرگان دین بود و با شیخ ذوالنون مصری صحبت داشت
 و سفر بسیار کرد و در عمر خود بغداد حج گذاشت که وقت شیخ علی بغداد حج
 بتاسف با وجود گفت که من هر سال برای حج می آمدم و می رفتم و خود را نمیدانم که در چه
 شهرام چون شب بیدار شدم حق جل و علا را دیدم خواب دیدم و ارشاد شد که ای پسر موفق که تو
 بخانه خود هرگز ای خوابی بخوانی و اگر خوانی کسی در خانه تو نمی آید و اینکه در هر سال
 بخانه ما می آیی ترا چه حال که بخوانی ما بیای و قدم در خانه ما نهی - نقل است
 که روزی شیخ ابو یوسف حماد فقر و افلاس خود در دل اندیشه کرد همان روز
 در راه کاغذی افتاده دید برداشت و آستین خود نگاهداشت چون بجا رسید
 کاغذ از آستین برآورد و دید که در آن کاغذ نوشته بود ای ابن موفق از خسته
 می تری در حالیکه من پروردگار تو ام نقل است که شیخ علی در مناجات میگفت
 ای الهی اگر من ترا بیدارم و زخ عبادت می کنم مراد و زخ دارم اگر با من بدشت به ستم
 و به ستم جاسم ده و اگر با خلاص میسر کنم کیار و دیدار بنما باز بهر چه خواهی بکن و وفات
 شیخ علی بقول صحیح در سال دویست و شصت و پنج است و بعضی اهل خبر دویست و شصت و شش
 و چونتاه از او دنیا علی مکان یافت در شهر کاشان علی وای حق بگو سال او
 در تیر فرات سالی است شیخ احمد بن و هبها قدس سره کفایت و سستی
 ابو جعفر است و اصل و سستی از بصره و او لیاس مستقیم و عظمایه مشایخ

از دل سر بر زد و با جمیل روز آفت طعام بخورد پس از حجره بیرون آمد و بجهت حق پویست
 بدرگشت که بچہ باو در جمیل سال دادند این پسر را بجمیل روز خطا کردند نقلاست که شاه
 و دختر جمیل داشت و باو شاه که بان خواستگاری او کرد و شاه گفت مرا سه روز
 امان ده در آن سه روز اگر و مسی را بگشت روز سوم در ویشے دید که در مسجد نماز
 نیکو میکرد و چون فارغ گشت بوسے فرمود که آسے در ویش اہل داری گفت آسے
 گفت اہل منیوہی گفت مرا زن کہ می دہد کہ از سه درم بیش نذر دم گفت من دختر خوش
 بزم سپردم و آن سه درم کہ داری بکندرم بر آسے نان و یک درم بوسی خوشش و
 بکندرم بشیر یعنی صرف کن و عقد ببند و بچہ نان کرد و شاه دختر خود بکاح و سے داد
 تسلیم و سے نمود و دختر چون بچہ اند در ویش آسے نمانے خشک دید بر سر کوزه آب نهاد
 پس سید کہ این چیست گفت از خود شن زانده است بر آسے اشب نهاد و خودم و شتر
 خواست کہ از خانه و سے بیرون آید و ویش گفت من سید انتم کہ دختر شاه زن
 در بنوا می خواہد داد دختر گفت آسے عزیز من نہ از بنوا می تو میر دم نمانے از غنایان
 لقیین تو میر دم کہ از دیشبان از ہر آسے نفقہ امروز نمادہ و بدر من سے گفت کہ ترا
 بہر نیز گار سے دم حالا بکسے داد کہ در روز می خود بر خا سے غریب اعیان ندارد
 در ویش گفت پیش این گناہ برج سزدت کفار سزدت کفار ہم پذیرد بانے و دختر گفت
 در بچہ یمن باشم یا این نان خشک در ویش نان برداشت و با سے
 داد و از دل و جان بکیر بہر کل کرد نقلاست کہ خواجہ علی میر جانی در پیش تربت
 شاہ شجاع نان سپرد او و یکہ روز خوان طعام در پیش داشت و می گفت با خدا یا
 مہماتے ہرست تا با ہم طعام خویم ناگاہ سگے از در سبی در آمد سگے بانگ بر سگے داد
 چون سگ برفت بانے از گداز شاہ آواز داد کہ مہمان می خواہی چون فرستاد و ہم ادرا
 از پیش خود باز کرد و سیدی سگے کے الحال برخاست و در محکمہ آسے شہر بگشت
 با سے اشان کہ سگے بیاخت پس لہر رفت سگے را و در رختہ خفتہ
 حاضر کرد داشت پیش او نہاد سگے سبج التفات نکرد و خواجہ علی بمل نش و مقام

<p>خداوند بزرگوار</p>	<p>خداوند بزرگوار</p>
<p>خداوند بزرگوار</p>	<p>خداوند بزرگوار</p>
<p>خداوند بزرگوار</p>	<p>خداوند بزرگوار</p>
<p>خداوند بزرگوار</p>	<p>خداوند بزرگوار</p>
<p>خداوند بزرگوار</p>	<p>خداوند بزرگوار</p>
<p>خداوند بزرگوار</p>	<p>خداوند بزرگوار</p>

و انبیا مولایم از آن شدند شیخ ابوداؤد بن اشعث قدس سره
 علمای عظام و فقهای کرام و محدثین عالمی نام بود و سلیمان نام داشت کتاب
 سنن نامی و غیره از تصانیف و بیست و هفت سال در دنیا بود و در سال ۳۸۰ هجری قمری

چو بود او داند نیا سفر کرد
سبیل جلوت آق شاه و کمال
گجو سلطان ابوداؤد نامی

سید ابو عبد اللہ محمد تقی قدس سرہ نام وی محمد بن

مردی که از هر که است از سحرین مساجح هرات و پیر شیخ ابوالحسن بن محمد
علوی السینی است و میفرمود که طعام چنان خورد که تو را خورد و ده باشی نه که طعام ترا
خورد و اگر تو را خوردی همه نوز شود و اگر او ترا خورد و همه دود گردد و وفات وی در
سال دویست و هفتاد و هفت هجری است و مزار پیر انوارش در هرات است از مؤلفان

هرگز ز تو تن بدل الوده آمد طیب
 هست عبد الله حق آگاه سال اول
 ز خجوب محمدان آمد طیب است
 صوفی کمال دگر و دل محیل دین
 هم بفر ماه و دین محمود آمد طیب است

ح ابو عبد اللہ محمد بن علی قدس سرہ کلام وی حجاز اسماعیل و مرید شیخ ابو الحسن علی
 بن داود استاد و ابراہیم خواص و ابراہیم بن شعبان کرمان شاہی است و نسبت دے
 و اسطہ شیخ حسن بصری مرید بدیع طریق کہ دے مرید شیخ ابو الحسن علی و دے
 مرید خواجہ عبدالواحد بن زید و دے مرید خواجہ حسن ابرہیت قدس اللہ سرہ نقل است

دوسرے برس کو وہ سینا محسن نے گفت از تا تیر کلام حق التیام و سنگدما از کوہ می چمید نیر
ریاے ماموای می افتاد و وفات دے در سال دوم و صد و ہفتاد و نہ ہجریست
مرکب صد و بیست سال داست و عمر او ستاد و دے ابو الحسن بن علی نیز کہ فیض و بہت
بود و مزار اگر گہر بار ابو عبد اللہ مغربی بر سر کوہ طور سفینا است نقلست کہ شیخ ابو
عبد و تمام عجز و تار یکمی ندیدہ بود و بجا یکمیکہ خلق را تار یکمی بود دے ابو عبد اللہ

وہی بودے نظم
شیخ عبداللہ سید رہما
ہم ولی کامل عبداللہ خان
شد جو از دنیا می دون اند خان
شیخ ابو عبد اللہ خاوان

من سوره البقره است و صاحب کرامات عالیہ و مقامات جللیہ بود

[illegible]

این نظر بقدر اجتهاد و مجاهده نفس است نقلست که شیخ سهیل دلی مادر زاد بود که سے فرمود
 وقتیکہ حق تعالی است بر یکم فرمود و من بے گفتن یاد دارم و حالات شکم اور بنیاد
 نیست و نیز فرمود کہ سہ سالہ بودم کہ در نماز قیام شب سیدم و شش سالہ بودم کہ قرآن
 حفظ نمودم و روزہ دار سے بودم و بعد از دوازده سالگی تحصیل علوم ظاہری و متناہی
 نقاشست کہ در اوایل عمر شیخ سهیل در تمام سال برائے و سے بیکدم جو خریدندی
 و اس کردندے و نان بچندے و ہر روز بیک اوقیہ روزہ افطار کردی بعد از ان بعد
 سہ روز پس بہفت روز پس بہست و پنج روز پس بہفتا روزہ روزہ بکشد و گاہی
 بودے کہ در چہل شبانہ روز لطعام و سے یک مغز بادام کفایت کردے نقلست
 کہ چون شیخ بمریوخ رسید ہرچہ داشت از صباغ و عطار و اسباب ظروف و فروش و زر
 و سیم علیحدہ علیحدہ نام ہر یکس بر پارو کاغذ نوشت و خلق را گرد و آن پاروهای
 کاغذ را برترائے ایشان بغیشاند تا ہر یک کس یکیک پارہ کاغذ برداشت پس
 ہر کہ در آن کاغذ نوشته بود بدو رزائی داشت و از دنیا و متاع دنیا و رغبت
 نقلست کہ عمر ولایت سخت بیمار شد و اطباء از علاج و سے بجان آمدند احمد خواجہ
 سہل را طلب کردہ استدعاے دعا نمودند و سہل دعاے من در حق ظالم اثر
 نمی کند اگر تو بکنی و زنیان را آزاد کنی ممکن باشد کہ دعاے من موثر آید عمر ولایت
 از گنہان خود تائب شد و محبوبان را بکشد پس خواجہ دست بہ عا برداشت
 ہنوز با تمام نرسیدم بود کہ شفا یافت و لشکر اندہ آن زروالی بسیار نذر کرد و خواجہ ہم قبول
 فقر نمود و چون از پیش عمر ولایت بیرون آمد مریدے عرض کرد کہ اگر چیزے قبول
 میفرمودے در جہ و ادائے قرض بچار سے آمد گفت کہ نظر بردار و بعد از این
 چون مرید بصورتی کہ ہمہ صحرار اپرا زرو جو اہر دیدند نمود کہ شخصے را کہ بحضور خدا
 توائے چنین حال باشد او چہ گوید چیزے از اہل دنیا قبول کند نقلست
 کہ خواجہ سہل تشری چون سماع شنیدے بیہوش گشتی و تا بہت و پنج روز
 و بعد شد نمودے و طعام نخوردے و در موسم زمستان چنان عرق

چونکه در این عالم همه چیزها از دست خداوند است و هر چیز که در این عالم است از دست خداوند است و هر چیز که در این عالم است	چونکه در این عالم همه چیزها از دست خداوند است و هر چیز که در این عالم است از دست خداوند است و هر چیز که در این عالم است	چونکه در این عالم همه چیزها از دست خداوند است و هر چیز که در این عالم است از دست خداوند است و هر چیز که در این عالم است
---	---	---

[illegible]

سال واصل او بہارک آبادی است نیز آمد ہرمل عبداللہ کے لئے شیخ ابوسعید خدری نے
 قدس سرہ نام سے احمد بن عیسیٰ و لقب ہزار واصل و سے ان کے بعد اور
 و بطریقہ خزانہ بنو بولیت از قندھار کے علما سے شریعت و مشایخ طریقت و لغت
 قطب الوقت بود و در علم تصوف چہار صد کتاب تصانیف و دست و بازو النور مہر
 وافر جانی و بری مطلق صحبت و داشت و اول کسیکہ در فنا و بقا عبادت کرد او بود و میفرمود
 کہ ابتدا سے جوانی بسبب جمال ظاہری شخصے بر من عاشق بود و من ازو سے یکسر غیرت
 روز سے تنگدل شدہ باو دیدہ آدم چون معقدار سے راہ رفتم دیدم کہ آن شخص ختب
 من می آید و گفت کہ ہاں باوید از من چون خواہی رست نزدیک من چاہے بود
 خود را در او انداختم خدا سے قنایے لے ماورائجاہ سلامت لگا داشت آن شخص بر کتاو چاہ
 نشست دے کر سبت آخر کار پناہ بیرون کار آورم و گفتم الہی تو قادری بر این کہ مرا
 از چاہ بر آری و از شرین شخص ہسم نگہداری دیدم کہ بادے بر من چسبید و از چاہ
 بیرون انداخت و آن شخص پیش من آمد و دست و پا سے من بوسید و غدر خواہی کرد
 و تازیانہ ازو سے صدق و صفات صاحب بن بود و میفرمود کہ وقتے در باد بیستم بی زار
 و چند روز در فاقہ گذرانیدم روز سے چشم بر آ بادے افتاد دلشاد شدم چون دیدم
 نجاستانی بود نفسم آرام یافت و امیدوار شد کہ در آنجا رسیدہ چیزے خواہم خورد و بخلاف
 نفس سوگند خوردم کہ در آنجا فرو دنیا یکم گورے در ریگ کند دیدم و در آنجا شستم جسے
 از جادو اشیان در آنزل نزول کردہ بودم نزد من آمدند و نیاز مند سے کردہ مرا نزد خود
 بر بندہ پر رسیدم کہ شمایکہ دانستید کہ من در اینجا ہستم گفتند آواز سے از آسمان شنیدیم
 کہ شخصے از اولیا اللہ خود را درین ریگ باز داشتہ است بروید و اورا بریابید
 پس بتلاش شش ہزار آدمی وفات شیخ ابوسعید و سال و عدد و ہشتاد و ہفت ہجرت از مکر

نہادہ ولی و عابد و معتمدی ہر	الحامد حق اہل کرم سعد ابوسعید	سال فصال او تو باحوال اہل کتب
کو تو سید اسعد ہم سعد ابوسعید	شیخ عباس بن ہزہ قدس سرہ کنیت و سے	
ابوالفضل واصل از نیشاپور است	از عظمائے مشایخ وقت بود و بازو کنون و با برید	

از چاه دادیم شیخ و شش گرفت و از چاه برآمد و فحاشی و سه وصال دو مسند
و نود و چهل و شصت و در دنیا پور و جوار از انگوهر بار شیخ ابو حفص حداد و نون شد از موالین

شیخ اهل یقین ابو جهم	سحق را از ابن ابی حمزه	سال ترحیل و سه عیان گردد
از نعل قطب دین ابو حمزه	الغیاث شیخ ابو حمزه شیه هر دو سرا	مقتدای اهل حال اهل قال
سال تاریخ وصال او چند	گفت قطب الاولیا اهل جلال	شیخ ابو بکر و قاق قدیس ستمه

انام و سه بن عبد الله است جامع علوم ظاهری و باطنی بود با سید الطائفة جنید
صحبت داشت و از اقران ابو الحسن توری است وفات و سه بقول محسب در
سال دو صد و نود و ست و بعضی اهل خبر سال دو صد و دو و یک است گفته اند از موالین

حضرت ابو بکر و فحاشی آنکه بود	در علوم ظاهر و باطن مقیم	بند و بکر سال و شش
نیز مر و گفت که دانی کرم	هم ولی الله مقبول آدم	سال اهل آن شیه جنیت مقیم

شیخ ابراهیم خواص قدس ستمه کنیت و سه ابو سحاق است و رحیل و سه
از بغداد است صاحب جذب و صحو و سکر و طریق توکل زهد و ورع و تقوی که گاه روزگار

و خاصان درگاه الهی و از اقران سید الطائفة جنید و توری قدس اسرار هم و صحبت دار
خضر بود شیخ مشتاد و بنوری سنیفر مایه که نشسته بخواب بود و در سجده نمودند که آنکه

خواهی که دوستی از دوستان مانده بینی بر خیز و بر سر تل توبه شو سید ارشد و بجای لیکه
در راه برفت بسیار دید در آنجا فرستاد ابراهیم خواص را دیدم در برف مرط نشسته و با وجود باران

برف و سرما و در عرق عرق بود و نیز بر فسیکه بر سرش و بزمین حواسی و سه بسیار بد
خشتک می شد بریدار و سه خورند خدم و پر سیدم که این از تبه اند که با فنی گفت از خدمت

تعلست که از غایت توکل و نهایت قناعت خلق شیخ ابراهیم را رعیل استو کلین
خواند و او را خواص از بهر آن می گفتند که زبیل با فنی و در لیسان و سوزن و مقراض

در کوه بدم نزد خود داشته و میفرمود و سه که انقدر را سباب توکل هر از میان ندارد و
میفرمود که حضرت از من محبت خواست قبول نه کردم و تر سیدم که در توکل خلل نیست است

تعلست که ابراهیم خواص فرمود که روزی در باو به شیرت بهیب دیدم چون

[illegible]

و تریں ندیم چنانکہ قبر ابراہیم خواہیست گویا شیرست خفہ کہ خوف بیدار روی شہید از مولا

خو جلت کرد ابراہیم شایسته	بقرب از دی از دار دنیا	عیان کمال وصلش قطب سمود
و اگر ہم سالک سکین لغز ما	عجب پنج اوسم جلوہ گر شد	زادی ہدایت ۱۹۱
مگویم بود ابراہیم ہارے	بسال جلت آن شاہ لعل	رقم کن زبدہ آفاق کامل

کہ گرد و سال و صاکن شین پیدا شیخ ابوالحسن نورانی شہر قدس نام وی احمد

بن محمد و لقب سے محمد بن محمد مشہور این المغنوری و پیر دے از بغشورست کہ باین ہرات و

مہر و آتش دہ و مولد و منشائے فے لہذا و است و در شاہ نجیاب امیر القلوب شہزاد

و قمر الصوفیہ نیز خوانندے و خرقہ ارادت از شیخ سمری سقے شہت و بصیبت شیخ احمد و

نیز شرف گشتہ و از اقران جنید و طریق محمد و صاحب مہرب امام طریقت نورید است

و اورا نورے از ان گفتندے کہ چون شب تار یک سخن گفتے نورے از دافش

بر آمدے کہ تمام خانہ اش را روشن کردے و نیز نور کر است از اسرار باطن خبر داد و اورا

صومعہ بود در صبح کہ ہر شب در آن نماز کردے و خلق کہ آنجا بتظارہ و فقہرے و شہرے و

کہ از صومعہ دے دے درخشد و بے آسمان شدے و مفرمود کہ در اوایل سال روزی

بدرجلہ رسیدم و میان دو زورق بالیتادم و گفتم نرم تا و تحقیقہ یکا ہی کلان در است

من نیستہ آخر یافتا و در کشیدم و گفتم الحمد للہ کہ کار من نکو آمد بر قسم و اطہارہ انجال پیش

سید الطائفہ جنید کردم گفت اے ابوالحسن اگر باے خو بخوارے در دام توا افتادے

و ترا بگزیدے و بعد دے بہر بودے کہ اطہار این کر است کردی نقلت کہ چون

غلام خلیل و ذیر خلیفہ لہذا و بدینے طائفہ صوفیہ برخواست پیش خلیفہ رفت و گفت کہ چنانچہ

پیدا ماست کہ سرودمی شنو ند و رقص می کنند و کلمات خلاف شرع از زبان می آید

ظاہرہ انیقوم از زنادقہ اندا اگر امیر المؤمنین بکشتن ایمان فرمان دہد ہم بہ نادۃ مقلود

و ثواب عظیم حاصل پذیر خلیفہ ایشان را طلبید پس شیخ ابو حمزہ و شبلی و رقاص و نورے

و جنید و جماعتے دیگر از اصحاب ایشان و غیرہ حاضر آمدند خلیفہ لقبیل ایشان اشارت کرد

سیاف اول قصد کشتن شیخ رقاص کرد و نورجی بر جہت و خود را و پیش رقاص افکند

و نورے و جنید و جماعتے دیگر از اصحاب ایشان و غیرہ حاضر آمدند خلیفہ لقبیل ایشان اشارت کرد

سیاف اول قصد کشتن شیخ رقاص کرد و نورجی بر جہت و خود را و پیش رقاص افکند

و نورے و جنید و جماعتے دیگر از اصحاب ایشان و غیرہ حاضر آمدند خلیفہ لقبیل ایشان اشارت کرد

سیاف اول قصد کشتن شیخ رقاص کرد و نورجی بر جہت و خود را و پیش رقاص افکند

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم وپاسے در آتش نہاد و آند و غلام بچہ را سلامت بر آورد
 خواہر غلامان دو ہزار دینار بجز دست آورد باز پس بوسے داد گفت نگیم کہ خدا امتیاز
 این منزلت را بہ نسبت گرفتار مال دنیا داده است نقلست کہ روزے خادمہ نوزے
 کہ زینتہ نام داشت نان و شیر پیش نوزی آورد و آنجور چون نوزی آتش دیگران
 بہرستہ خورد و فرشتہ و دستش سیاہ شدہ بودند اتفاقاً نوزی دست ناہستہ نان خوردن
 آغاز کرد و خامہ در دل آورد کہ چہ ہمارو مر و نیست کہ بہرستہ سیاہان می خورد و نمیشوید
 در حال شغف آمد و بہرستہ نہ گفت کہ تو در دہن ہستی و از خانہ من پنچہ جامہ ما بزدی آوردہ
 و ہور ایگرت و پیش شجہ برد نوزی بیرون آمد و گفت اورا مرغانید کہ جامہ شہاید افروختہ
 بہا فوقت شجہ میرا شد و پنچہ جامہ اش ہمارو کے کرد و زینتہ خلاص یافت نوزی
 برتیوہ گفت کہ بار دیگر گوے کہ تا ہمارو مر دیت کہ بہرستہ سیاہان می خورد و خامہ بکر
 نقلست کہ نوزے شخصے را دید کہ بارش افتادہ بود و دراز گوشش مردہ افتادہ
 و آن شخص بغایت فروماندہ نوزے پاسے برشت و دراز گوش زند و گفت بر خیر چہ جا
 خوابت خورد حال برخاست و آن شخص بار خود بروے نہاد و فوات شیخ نوزی بقول
 تمامہ فوات الانس و سفینۃ الاولیاء در سال دو صد و نو و چار و یاد و صد و نو و پنجم ہجرت و نو

حضرت نوزی کہ زانو روے	گشت منور بچیان نروین	رفت چو زین خانہ ظلمات دہر
صورت خورشید بخلد برین	رحلت او سیدین ابوالحسن	طوف خرد گشت بصیق یقین
ہمدرد عیان گشت رقم شد فرید	رحلت آن شاہ زمانین	راہل خبر و انت حق گشتہ اند
نیز زمی قبلہ دنیا و دین	و شیخ محمود بن عثمان و صوفی و مکی قاضی السدر	

کنیت وے ابو عبد الله است و مرید اللطافہ حمید و پرواستاد حسین بن منصور و کلاچ
 و ابوسعید حسد از محبت داشت و عالم بود و علوم حقایق چون سخن وے بار یک شد
 و در منہم مردم نیامد مجبورش ساختند و از کہ مظلوم سیدوں گردند آخر شہر حدہ فست
 و با آنجا قاضی شد و اصل وے ازین است و بزرگان صوفیہ فرمودہ اند کہ ہر حسین
 بن منصور آن سبب و عاسے مروین عثمان است کہ در بار بزرگان فوات شیخ محمود

<p>کتابت شد در روز ۱۶ شعبان ۱۲۹۶</p>	<p>کتابت شد در روز ۱۶ شعبان ۱۲۹۶</p>	<p>کتابت شد در روز ۱۶ شعبان ۱۲۹۶</p>
<p>کتابت شد در روز ۱۶ شعبان ۱۲۹۶</p>	<p>کتابت شد در روز ۱۶ شعبان ۱۲۹۶</p>	<p>کتابت شد در روز ۱۶ شعبان ۱۲۹۶</p>

از راہ دور شد و قہارست که تھپنے غلام خلیل نام خود را پیش خلیفہ لشکر وقت بوقت بخیر
 گزیدہ از اقبال ہمنشینان خلیفہ شد و می خواست کہ خلیفہ از ہمہ اولیا اللہ و علمائے وقت
 بے اعتقاد شدہ متفقہ و سہ گزیدہ را نزد پیش خلیفہ دامن شیشہ بزن گفستہ چوئی دوازہ شربت
 شیشہ سمون در بندہ را بلند شد دل غلام خلیل از حسد سوخت و وقت فرصت می جست تا
 او را پیش خلیفہ رسوا کند آخر انجمن اتفاق افتاد کہ ز سہ منعمہ خود ماہر و سہ عجزہ کرد و ہنگام
 کجای نمود و سمون قبول نہ کرد ز سہ پیش خلیفہ رفت و گفت سمون را بگو تا مرا قبول نہند
 جنید اورا ہستم از پیش خود براند آخر آن لڑن پیش غلام خلیل رسید و با اتفاق
 و سہ ہمسون نشستہ نہاد و بزناہتم گزیدہ غلام خلیل ایستاد و سہ خلیفہ رسانیدہ خلیفہ را
 متغیر گردانید و سمون را بر اسے قتل طلب کرد چون رو برو آید خلیفہ ہر چہ خواستہ تا حکم
 کشتن ستون بچلا و بدست کشتن نتوانست و از زکشتن سہ در وقت افتاد و شیشہ
 خلیفہ بخواب دید کہ کسے اورا می گوید کہ زوال ملک تو در کشتن سمون است علی الصبح
 چون خلیفہ از خواب بیدار شد سمون را طلبید و عذر خواست و با عذر تمام رخصت کرد
 غلام خلیل چون ایحال مشاہدہ کرد دشمنی و سہ در حق سمون زیادہ تر شد تا لہذا سہ
 ایحال خویش مجبور گشت و انتقام ہسم و سہ یکم بخون جاری کرد و آخر این خبر
 بسنون رسانید نہ گفت خدایش شفا داد چون اخیر غلام خلیل رسانید نہ کہ شیشہ در حق
 تو کلمہ غیر بر زبان آورده تو بہ کرد و از کردہ خود پشیمان گشت و ہر چہ از دنیا داشت ہزار بار
 مہتاب گزید و انیدہ سہ کیے قبول نکرد و گم شیشہ سمون متوجہ حال و سہ شد و تمام تو بہ
 رسانید و قاتل شیشہ سمون باقتان اہل خبر در سال دوم ذی قعدہ شہادت از مولت

شیخ سمون صاحب جمال	شیخ کابل پیکر کمال	سن تر خلیش صورتہ میان
ہم رقم شدہ میان سال جمال	شیخ ابو عثمان	حیر کے قدر سنہ نام و سہ سید
بن کہنیل نیشاپوری سہ و حیرہ محلہ ایست از محلہ ہائے نیشاپور دور اصل اصل وک		
از زعمی سہ مرید شاہ شجاع کرمانی و صحبت دار ابو حفص حداد و سہی بن سواذاریست		
ابو صاحب کشت و کرات در بدو یا ختات بود و در بزرگی از ہمسران خود بگوئے سہقت بود		

[illegible][illegible]

گفت کہ باو گویا کہ سلمان باشد و بخندیدہ شود کہتم کہ حالا از گفتن چارہ نیست پس روئے
 سپوشنے دہستہ آورد و دم و حالش گفت گفت راست است کہ فرمودے کہ من
 تو را لباس برائے امتحان شما کردم بودم و نے الحال کلمہ شہادت بر زبان آورد
 و سلمان شد و وفات شیخ در سال دویست و نود و نہ ہجریست قطعہ از مولا

شیخ دنیا و دین شیخ زمانہ | جناب شیخ ابوالعباس کامل | چوتھم سال صلوات و اوقاف

مرا کردید ابوالعباس و اہل | شیخ یوسف بن حسین رازی قدس سرہ

گشت و سے ابو یعقوب از قدماے مشایخ کبار و مریدان ذوالنون مصری و شاگرد امام
 احمد حنبل است و یہ ابو تراب صحبت داشت و از مصاحبان پوسخیز خراز بود و عمری
 ارازا یافتہ و ابتداءے حال سے آن بود کہ در عرب یا جماعتی تہذیبیہ رسید دختر بادشاہ
 عرب اورا بدید و مفتون سے گشت و بوقت شب بنوعکبک دانست خود را نزد سے
 رسانید شیخ چون اورا بدید بلرزد و از انجا مگر بخت و دور تر رفتہ خواب کرد و در خواب
 دید کہ در جاسے خوب و خورم شخصے چون بادشاہان بر تخت نشستہ است و جماعتی
 بنہر پویشان گرد سے ایستادہ اند پرسید کہ این شخص تخت نشین کیست گفت کہ یوسف است
 کہ بزیارت یوسف بن حسین آیدہ است یوسف با شماع شنیدے گرفت و گفت منکر
 باشتم کہ خیر خدا بزیارت من آید و پیشین تخت رفتہ سلام گفت یوسف از تخت فرود آمد
 و شیخ را بگمار گرفت و با خود بر تخت نشاند گفت یا بنی اللہ من ناچیز ام تو کہ پیغمبر
 خدا سے بزیارت من میائی فرمود و رآن ساعت کہ دختر بادشاہ عرب با غایت
 حسن و خوبی خود را پیش تو انداخت و تو خود را بجن پیروی و از انجا برستی خدا و لقا
 ترا بر من و جملہ ملائکہ عرضہ کرد و گفت بہین اسے یوسف تو آن یوسفی کہ بد مغ آرزو سے
 من اینما قصد او کردی و اما ترا باز دیشتم و این یوسف آن یوسف است کہ بفر باو شاہ
 قصد نہ کرد و مگر بخت پس فراہان فرشتگان کہ سے مینی بزیارت تو فرستادہ است
 و بشارت داد کہ از بزرگزدگان سچھے و درین عهد ذوالنون مصری اسم اعظم حی و اندیش
 او بود یوسف بن حسین بیدار شد و بہر وقت و نزد شیخ ذوالنون تا سہ سال

وگفت همه زود است که مرا فرستاده اند و اکنون تشریف آورده تعلقت که باز نگامی
 کنی که خود را اگر با حسن و جمال بود بطور امانت نزد شیخ میری بگذاشت و خود بفرست شیخ
 جبرئیل بنفست جمال کنیزک شد و براسے دفع این و سوسه بخدمت شیخ ابوحنیف میر
 خود عرض کرد فرمود که حاصل این عقد منصرف بر دعای شیخ یوسف حسین است
 پیش و سوسه باید رفت پس شیخ زودانه خدمت یوسف حسین شد و بعد
 قطع مسافت بشهر و سے رسید و نشان و سے از مردم بکست گفتند تو مرد صوفی و صالح
 میانی محبت که ترا تلاش آن محمد زیدی در پیش است شیخ عثمان میری از عجمان گشت و نزد
 پر حق سید فرمود که یوسف حسین را دیدی گفت در شهر و سے رسیدیم چون خلق او را
 ملحق و ندانی سے گفتند باز پس آدم فرمود و ترکان چکار باز پس بود و مجدش حاضر شد
 شیخ عثمان همانوقت باز گشت و بخدمت و سے رسید پس و سے دید امر و سے خود پیش
 و سے شمس میر حرا می و بیار و برو نهاد و و سے از و سے مبارکش سے تاخت
 گفت انچه ابر براسے خدا گوید که انچه حالت که تو دار سے گفت ابن امر و میرمن است
 و از روان او را کس نمی شناسد فراتش سے آموزم و دین حرا می شربت و بیار که براسے
 خودون شربت است چون این موجود و بکار خود آورد و گفت ابن حرا می سے که خلق
 دین تو عثمان پرسے گویند گفت براسے همین خود را بظاہر نے آرایم که کسی کنیزک خود را
 بنیال بار سالی بامانت نزد من نگذار و ابن برو سے عاشق نشوم شیخ عثمان
 ابن شنید و برپا سے و سے افتاد و برعاسے و سے بقصد خود رسید و فاست
 شیخ یوسف حسین در جمال سرحد و میر حرا می و بیار سے صد و چار نیز گفته اند از مولف

یوسف دین نبی یوسف حسین	شد خود زبانی و ناز جان	سال و چهل و پنج
یوسف نادری حسین آمد عجمان	میر کمال آمد و یوسف خفیت	نیز قطب الدین محمد و یحیی
باز قطب دین حسین آمد یکبار	شیخ فضل سال تر حاشی بنجان	شیخ عبد الله و عباس

بسی بن محمد بن نافع بن کریم قدس سره اصل و سے از دست است
 که در نواحی فخر است و در تاریخ آن کنیز مسطور است که ابو العباس سے

و درخت در میان نے او چاروں اندر دیکھ کر از حسین صدراعے انالحنی برآمد حسین در میان
نے پانچہ حصے کے بزبان عمرہ سخن گفت کہ بخلق الحق علی لسان عمر شہید اوست
برزبان حسین ہم سخن گفت در اینجا حلول کار دارد و نہ الما و نقلاست کہ حسین بن منصور
قدس سرور سیاحے عظیم بود کہ گرد عالم گشت و خلق را بخدا خواند و در عمر شہید نزدہ ساگے
و محبت شیخ عبداللہ تشریحی بود از اینجا بگذرد آمد بہر از ان بہ بصیرہ و از بصیرہ بدو حضرت
و خلق ابو عثمان عمر و مکی کردہ و مایہ ماہ باو محبت داشت و ابو یعقوب الاقطع و قمر خود کو باو
و ابو عثمان رسالہ در علم جہان تصنیف کردہ بود و پوشیدہ ہے داشت حسین اورا بر تاج خود
سخن یار یک بود در فہم خلق زیاد و خلق بانجا ابو عثمان برخاست و ابو عثمان عمر و حسین
تجدید شد و مجبور شد کہ گفت الہی دست و پا و زبان حسین قطع کن و شخصے گمار کہ اورا بدار
کند و از ان حسین بہ نیراد آمد و از جنبہ سکہ رسید جواب شافی نیافت و از ان بہ تشریح
و تا یک سال در اینجا بماند چون سخن یکس پیش خود و قمر ندادے حسد حاسدان بروے
پریدہ آمدن عبد بنجر اسان تشریف برد و از اینجا روانہ شدہ تا پنج سال ناپدید گشت بعدہ
بفارس آمد و کتاب تصنیف کرد و بال ہوا سخن گفت و قبوے عظیم در ول خلق یافت
تا خلق اورا حلاج الاسرار سے گفتند پس بصرہ شد و قصد حرم کرد و در حرم ابو یعقوب نہر
جوری بجرش منسوب کرد و باز بصرہ آمد و از اینجا باہور بارزیند وستان تشریف آورد و مکہ
بہند باند و خلق را بخدا خواند پس باور النہر و چین ماچین رفتہ کتاب تصنیف نمود چون
باز آمد از اقصاے عالم بدو نامہ نوشتند سے و در نامہ ہندوستان نام و ابو الہی
و در نامہ چین ابو المعین و در نامہ خراسان ابو الخیر و در نامہ فارس ابو عبد اللہ و در نامہ
خراسان حلاج الاسرار سے نوشتند و در بغداد و اصطلح نام کرد و در بصیرہ و حمیر پس از ان
قصد مکہ کرد و تا دو سال در اینجا مجاور بود چون باز آمد احوال بروے برگشت و خلق را
بہنہ می خواند چون کسے بر آن وقوف نمیداشت خلق خدا دشمن او شد و از اینجا
شہر شہر بدر کرد و تدوین گشت کہ حلاج از ان سبب اورا می گفتند کہ کیار بابا سے
از نینہ گذشت اشارتے ہوے کردے الحال دانہ از نینہ جدا گردید و اقلست

باقی دو جو سبب منید گفت که زود باشد که تو مرد را از خود سرخ کنی گفت بے آبرو
 که تو از لباس باطنی بر آوده لباس ظاهری خواهی پوشید پس علمای دین آن فتوے
 متصل جمیع را پیش غلیظه بردند و غلیظه گفت که او فتیله جنید اجازت قتل حسین را
 اجازت نمی دهم ازین سبب علانزد جنید جمع آمد و خوان اجازت قتل حسین از
 جنید شد و او از خاکگاه بر آمد و برادر القضا رفقه حامد صوفیه بر آورد و خلعت علما بر
 و بر آن محضر نوشت که منی که بیا دقتا هر یک حکم می کنم بر ظاهر و فتوے بر ظاهر است
 و علما فتوے را بعد شربت و مختلط جنید نزد علی بن علی و زبیر بردند و حسین را الطیبه
 بزندان فرستاد تا کی سال در زندان بماند را خلق پیش دے رخنه دے و مسایل و
 واقعات پرسید و دے آخر خلق را از و منع کردند و در مدت پنج ماه کسی نزدیک وی نشد
 مگر یکبار ابن عطاء یکبار عبداللہ بن یحییٰ نقلست که شب اول که حسین انجوس کردند
 بیا زدند و حسین زانندیدند جمله زندان بکشتند یا فتند شب دوم زندان بود و حسین
 شب سوم و در آن زندان یا فتند گفتند و شب کجا بودے گفت شب اول بجزرت
 حق بودم و شب دوم حق نزد من بود ازین سبب زندان بهم غائب بود اکنون
 مرا بر اے حفظ شریعت باز آوردند نقلست که چون حسین در بند بود هر روز هزار کعبه
 نماز کردے گفتند سبکی کسی که من حقم این نماز کردے کنی گفت امید انیم قدر نقلست
 که یک شب در زندان چه صد تن انجوس بودند گفت اے زندانیان اگر میخواهید شهادت
 آزد کنیم گفت چگونه که تو خود در زندانی گفت مادر بند شریعت رسول ریم و زنجیر
 خداوند خود مقید هستم اگر خواهم بیک اشارت همه بند بکشایم پس با کشت اشارت
 کرد همه بند را فرو ریخت زندانیان گفتند حالا از کجا برویم که در زندان بسته است
 اشارتے و دیگر کرد از دیوار در پیچ ما بدید آمدند گفت سر خوش گیرید گفت تو سنے یاسے
 گفت ما را بخداوند خود مرستی که انکشاف آن موقوف بر مردار است علی الصباح
 چون محافظان زندان آمدند پرسیدند که دیگر زندانیان کجا هستند گفت خلاص کردم
 گفت تو چرا ماندی گفت حق را با ما عتابے است که خوشنودی آن سوا سرور نیست

[illegible]

وگفت پس بخون الحسن برشت و ایلم که روحم زده شده باشد شماند برید که زردی رویم
 بسبب ترس مرگ است خون بروی خود مالیدم تا سرخ گردد گفتند ساعدرا بخون الوده
 گردن بپایه منی زار و گشت که وضوی کنم برآی نماز عشق که گناهی عشق لا یصح وضو میسر
 الا لکم پس چشمهایش کشیدند و ستیغی از خلق برخاست بعضی میگفتند و بعضی
 سنگ می انداختند پس خواستند که زباله پیش پیر بگفت چندان مبر کنیدی که سختی کنم رو
 بسوی آسمان کرد و گفت آئی حیدران بیخ که از برآی تو بر من مبارکند محمد و م
 شان کن و ایشان را بنی نصیب نداد و اگر دست و پا می بریدند در راه تو
 برین زد و اگر سرم از تن جدا می کنند در مشا به و جلال تو میکنند پس گوش و بینی و س
 از تن جدا کردند و مردمان سنگ روان کردند و آخر سخن حسین این سخن بود و حسب الواجب
 افراد الواحد حسب الواحد افراد الواحد و این آیت البسحیل بها الذین سلا یومنون بها
 و الذین آمنوا یستغفون استغفوا و یعلیون انه الحق و این آخر کلام بود پس بانفش بریدند
 وقت شام فرمان خلیفه اند که سرش از تن جدا کنند وقت مر بریدن یک خنده بزد
 جان بداد و گوئی تضایب بیا بان رضا انداخت چون رحمت حق پیوست از یکیک بند
 ام خدش انا الحق می برآید پس بند از بندش جدا کردند که سواست گردن و پستش
 هیچ مانند پیمان از گردن و پشت و سبب باگ انا الحق می برآید روز دوم نام غنایان
 تسبیحند از ان خاکسترند اسم انا الحق ظاهر بود و وقت قتل هم هر قطره که از خون بر زمین
 چکید انا الحق بخیر میگشت روز سوم خاکسترش را در دریا انداختند پیمان بر سر آب
 دجله انا الحق بنجواند نقلاست که حسین حلاج قبل از قتل بخادم خود فرستاده بود که
 چون خاکستر من بدجله اندازند آب دریا جوش خواهد کرد و خوف آنست که بنیدار و فرود
 پس در آن حالت تو خرقه من پیش آب بری و گوی که برکت این خرقه حسین مقتول
 که بر نام خود قتل شد و دست ساکن شود و چهارم آب دریا در غنایان انداخته و آبش تا
 دیوار را بسبب شهر رسید خلق شهر را وایلا میگردد و خلیفه مسیح حلاج آن نمیدانست
 و چون خواهم چون دید که شهر غرق بچونانست کرد و خرقه حسین بر سر آب برو و حسب

مجلس اول قائل سخن محمد بن محمد
قطب فاضل علاج منصور و دو عالم
مکرر از اهل حق قطب است

بهر سال ولادت آنست شیخ دین
کردن شیر آنست از صفا ابا سید
شیخ ابو العباس بن عطاء

فقدس الله روحه

عالم و محمد بن احمد است و بنیاد دے الال بود و شاکر و ابراہیم مارستانے و با
سید لطیف بنید محبت داشت و در علمائے عظام و مشایخ کرام سرفراز و ممتاز بود
و وزیر تفسیر بیت و معانی قرآن که از سہ تفاسیر راجع و فضل واقعہ است و فات و
در مکہ و بقیعہ سال سہ صد و نہ ہجری است و واقعہ قتل دے اینست کہ غلام بن عیسیٰ وزیر
خلیفہ بنی اوی کہ حسین بن منصور را بکشت از شیخ ابوالعباس سپیدیکہ کہ گوی در حق منصور حلاج
کہ کہ کہ انا الحق بزبان آورد و بپاداش آن قتل شد و گفت تو خود فکر بار خود کن از ان
بپزدان و قرص مروان کہ ہدمہ خود داری بدہ چہ منزلت داری کہ از حال حسین
حلاج پرسی و وزیر ازین سخن بتراشتفت و فرمود تا دزدانہا کے شیخ بجان بجان بکشد و

مورسروی بهرما فرود کو فتنه تا فتنه شد از مولان
 سلطان محمد از غرض حسرت
 اندر این عظامانی الهی
 شیخ ابو بکر رازی قدس سره
 از رویه کمالی الهی
 از تقیاری الهی

اسم سے محمد بن زکریا است و زبیر گان طالبہ صوفیہ بود و مرد موعود و مجتهد و امام از
 خوف خدا اگر کہتے گویند کہ در شایخ در وقت وے از وے کہے گریان تر نبود و ہر
 مرد مبتدعی کہ ویرا بدیدے از کثرت عبادت و گریہ و بصیرت و حقیقت و نظر ارباب
 در سماع اسیر و بے گشتے و صاحب لطائف الانس و فیض مایکہ و را ابتداے حال شیخ
 ملک رفت چند دینار فوج بوسے رسیدہ بود از اسیرون کہ در میان دو سنگ
 دفن کرد و نشانے بر آن نهاد و در کہ مجتہد ابو عمر حاجی رفت روزے از
 وے مسئلہ پرسید و گفت کہ اول برو آن دینار بار کہ در میان دو سنگ
 دفن کرد و بار بار دو جانہ ما و ستر خود صرف کن بعد از آن نزد من بیا ابو کبریت
 و دینار بار صرف کردہ باز مجتہد شیخ آمد و بمرتبہ اسے رسید و قیامت
 آن جامع الکرامات باتفاق بر دل بصر در سال نہ صد و دہ ہجری است از مولف

پیوندم هکین که کثیر بنود وفات دومی سال سید و شانزده هجری است از مولات
 شیخ عالم خاں شیخ جان را مصلی بر محمد بن است که ابو محمد در مصلی است از مولات
 که با سید محمد بن است که شیخ محمد بن مصلی قدس است که کنیت و
 ابو عبید است و اعلاش از پنج فرزند شیخ ابو محمد و سید اول و پنج فرزند بیگفت
 و کثیر را بهر ایت آورد و آخرت خدایان بگناه او را از شهر بیرون کردند چون بیرون آمد
 رو به سبزه شهر کرد و اول شهر انفرین کرد خلق کثیر را با ملک شد بعد از آن بیرون
 رفت و قاضی آن شهر شد من بعد عزم حج کرد و به نیشاپور رسید و کثرت گفت
 و ما بخار در سال سید و نوزده هجری وفات یافت مراد گوهر بارش هم در کثرت از مولات
 چون کثیر بن مصلی را یافت باقر بن کمال حال را حق گفت دل بر حلقه او
 پیشوا نیز گفت من کمال شیخ ابو الحسن و راق قدس کسره نام و سید
 محمد عبداللہ بن سید است از کبار شیخ و قداسه ایشان است و در عثمان بیست
 وفات و سید در سال سید و نوزده هجری است کثرت از مولات
 ابوالحسن آن را بر دنیا و دین را شیخ ابو محمد و شیخ ابو محمد
 نیز عبداللہ را و کثیر بن ابوالحسن را بنزد محمد بن و در آن شهر است
 شیخ ابوالحسن در راج قدس کسره اسفل و سید از نیشاپور است و در
 خلافت از ابراهیم خواص یافته و صاحب علم و وجد بود و چون کسره نشاندی از
 خود رفته آخوند و کثرت شیخ آهسته کشید و جان داد و وفات و سید در سال
 سید و سبست هجری است از کثرت ابوالحسن حسن و املق ابو الحسن بن
 رست چون از بخارا بخار بنی را خلقش آدی کرم دانی را هم بخارا ابو الحسن بنی الدین
 خیر شیخ قدس است که کنیت و سید ابوالحسن و نام محمد بن اسماعیل و اسماعیل
 و سید از سامره و سکن و سید ابو محمد و سید ابوالحسن و سید ابوالحسن و سید ابوالحسن
 نوزدی و ابن عطاء و سبست و ابراهیم خواص و شیخ ابو محمد و شیخ ابو محمد و شیخ ابو محمد
 شیخ ابو محمد است سید ابوالحسن و سید ابوالحسن و سید ابوالحسن و سید ابوالحسن

[illegible]

گفت حدیثی نقلی عن ربی گفت بر این چه دلیل دارستی گفت دلیل
 آنست که تو خضری حضرت میباشی و گفت تا انوقت میدانم که خدا را هیچ دینی
 که من او را شناخته باشم امروز ترا دیدم که تو مرا شناختی و من را نشناخته بودی گفت
 که روزی شیخ ابو بکر در نماز بود طرازی در نمازگاه از کتف مبارکش باز کرد و باز در
 ناف او مشد در حال هر دو دستش خشک شد باز آمد هنوز شیخ در نماز بود و او بر کتف
 شیخ انداخت و نشست چون از نماز فارغ شد او بنالید گفت ترا چه افتاد که منی نامی
 طرازی حال واقعه گفت فرمود که مرا از بدن داوود و رواج خبر نبود و دست بر او زد و گفت
 آنکی بند را سه من من باز آرد و تو دوست باز گرفته هستی بوی از عطر کن فی الحال
 دست و یک شد گفت که شیخ ابو بکر اکثر حضرت شاه رسالت را در خواب میدید
 و معالمانی کرد و جوابها بیافقت بجای میآید و یک مرتبه در کتف رسول را در خواب دید
 وفات شیخ ابو بکر کنان اتفاق اهل اخبار در سال سید و سبست و دو هجریست
 و مراد بر او در شش در کتف معظمه است از مؤلف و ای صد و که از دیده ظاهر بنیان

صورت کج نهان گشت محمد نوکل | سیر زدن سبب تاریخ و دانش سر | از غریب و عیان گشت محمد نوکل
 شیخ ابراهیم بن داود و رقی قدس ستره کسیت و البواضح
 از اهل شایخ شام است بنو النون مصری و حنفی و ابو عبد الله خلاصیت داشت
 و در طویل یافته نقل است که در ویشی در بادیه میرفت شهره فقه او کرد چون نزد کش
 رسید و در زوای نگر بیت روی بر خاک نهاد و بر رفت در ویشی در عجیبان
 چون در خود نگاه کرد باره از خرقه خواجه رسته بر جامه خود دیدار است که شیر حرمت
 باره آن خرقه بداشت وفات و اتفاق اهل سیر در سال سید و سبست
 و شش هجریست و بعضی اهل تواریخ در سال سید و سبست و پنج نیز فرموده اند از مؤلف

جو ابراهیم بن داود رسته	سفر در بدو در جنت زدینا	بگو داود و رقی سال تاریخ
سال رحلت آن شریف	و اگر گردید سال صلت او	ز ابراهیم بن داود دیدار
شیخ ابوالحسن بن محمد بن قدس مصره نام و علی است از قضا		

که امر و بخانه من برداشتی چون خلق مرا حقیر دانستند حق جل و علا مرا عزیز گردانید و آنجا
 خانه فریاد داشتند برایشان هم بخشود و وفات شیخ در سال سه صد و سی و شش
 و شصت هجریست از موالف محمد یوسف بن عبد الوهاب کامل شیخ کامل شیخ مسعود
 بسال طاعتش نبرد و رقم کرد محمد یوسف بن عبد الوهاب کامل شیخ کامل شیخ مسعود
 رقم هم خاندن حسن شد و رقم شیخ ابو محمد نقش قدس سوره نام نامی دے

عبد العزیز بن محمد پشاور سیست و بعد از او متوطن بود از اهل خفایا شیخ ابو حفص حداد
 و اصحاب سید الطائفة جنید است سیاحت بسیار کرده نقل است که چون شیخ حکیم برود خفایا
 با مریضی وقت شد هر سال یا بر بنده و سر بر بنده هزار فرسنگ سفر کرد و به بنده از شهر
 زیاده از ده روز متوقف نشد و میفرمود که سیزده سال متواتر حج کردم بنوکل
 چون نگاه کردم همه بر سواکے نفس بودند گفتند که بچه دوستی گفت روزی ما در
 فرمود که سبوتی آب از چاه بیار برین گران آمد و شتم که آن همه حج ما بر سیاحت
 نفس بودند و روئیده گفت که در اخیار بودم و راه حج داشتم در دلم آمد که ابو محمد
 مرثی با نژده و بیار نزد خود دارد اگر را بدینا من در کوچه خرید کنم در همین خطره بودم
 که نشد در وازه من که وقت در باز کردم دیدم که ابو محمد بود و پا نژده و بیار که نزد
 خود داشت بهمین داد و گفت ایستان و مرا رنج در نقل است که ابو محمد روزی
 در محله اندک از او میرفت تشنه بود از خانه آب بخوار است دخترش با جمال بیرون
 آمد و آب بونک داد چون بروی نظر کرد شایسته حسن و جمال و بے شد آب
 بخورد و بهانچا نشست تا خداوند خانه بیار بوی گفت انچو به از خانه بود دخترش
 بر آمد و آب بمن داد و دل من پر و صاحب خانه شیخ را معیشت گفت او دختر
 من بود اگر رغبت کنی بنویسم گفت قبول کردم پس صاحب خانه مجلس عالی
 ترتیب داد و نکاح دخترش شیخ کرد و بنمود تا شیخ را بکرامت بر بند و خرقه از او بکشند و جامه
 غیر بهر شایسته میپایان کرد و چون شیخ بکلیت عروسه شریف بر و بنام مشغول شد
 چون رساخته بر آمدن را بدید داشت و گفت خرقه من بیار بد و جامه با سه عروسه

و متوکل و شیخ یاسین از مریدان شیخ حمدون نقی است و در وقت و سحر و قمر
 از وی بکسی نبود و نقی است که وقت بوقت بر علی سقته میخیزد گفت عبد الله
 یوسف گفت نیا ابو علی مرگ را ساخته باش که از آن چاره نیست ابو علی گفت
 تو ساخته باش عبد الله دست زیر بالین کرد و بر زمین نهاد و گفت اینک من مردم
 و خفا مال بمرد و فات و بے با اتفاق اهل خبر در سال سه صد و یک هجری است از مولف

چو عبد الله از پند منازل	از دنیا رفت سوئی غلذ والا	و محمد بن داود بن ابی
شود تاریخ تر حاشیش هویدا	و اگر سر و پایی تاریخ و حاش	منازل و اهل بین بود گفتا

شیخ ابراهیم بن شیبان که بان شاهی قدس سره کنیت و سید شیخ ابو
 اسحاق است از قضا به مشایخ حیل و غلامه اصحاب ابو عبد الله مغربے و ابراهیم
 خواص بود نقی است که از عبد الله منازل پرسیدند که چه می گوئی در حق ابراهیم
 شاهی گفت ابراهیم حجت الله علی الفقر و اول اهل الادب و المعاملات و فات و س
 در سال سه صد و س و هشت هجری است از مولف شیخ ابراهیم شاهی شادین
 و چو از دنیا سوخت روان حشیت سر در سال تر حاشیش دل گفت ابراهیم شاهی بهمان
 شیخ ابو علی مستوفی قدس سره نام و سید حسن ابن علی بن موسی مرید
 ابو علی کا تب و ابو یقوب موسی است و مستوفی سید است بفامیله ده فرنگ
 از مدینه میفرمود که پنجمین در خواب دیدم که فرمود یای علی دوست میداری در ولایتان را
 دولت بصفت ایشان ایل است گفتم بے یار رسول الله فرمود که میخواهی که ترا بو کالت
 در ولایتان و کفایت جهات ایشان و کیل امور کنم گفتم یا رسول الله بشیر و عصمت کفایت
 و دیامت مبارک از من قبا حتمی بوقوع آید و مقهور شوم فرمود که بشیر و عصمت و کفایت
 پس قبول کردم و اینکار تقویض من شد و ولایتان همه روسه بین نهادند و از روز
 خود میافتند و فات و بے در سال سه صد و هجری است از مولف

بو علی چون نشین در دنیا	گفت دل سالش ز روی آگهی	بو علی دانی دین سالک بخوان
هم بگویند حسن ابن علی	شیخ ابو سمیه اعراضه	قدس سره نام و س

و پیل و یکس جبریت از مولف انشراح عام ابراهیم ایک روز نیکنام ابراهیم
 جب سرور چو سال تریایش گفت اوقت امام ابراهیم شیخ ابوالقاسم حکیم
 سمرقند نے قدس سرہ نام وے احماق بن محمد بن اسماعیل سے ابو عبد اللہ
 خلد و ابراہیم فقہار ابو بکر و راق صحبت داشت و در عظمایہ شایخ سمرقند بود
 مقامے و کلامے عالی داشت نقلست کہ روزے شیخ و مجلس و عظمایہ
 مے کردیکے از زرگان بزیارت وے آمد چون اورا مشغول دید مجاہدہ بر روی
 آب حوض انداخت و بہار آغاز کرد چون فراغ یافت ابوالقاسم روے دروے
 و مے کرد و گفت اسے برادر اینکار کہ نوکر دہ بن نمودے اینکار کو دوکان گنبد
 کارانت کہ در میان چندین شغل و بیوم خلق دل با خدا و رے وفات
 وے در سال سہ صد و پیل و دو ہجریست از مولف ابوالحسن مدنی زین جان
 شیخ کوئی مکان اباقاسم قاسم عالم است علت او اہم حکیم جہان اباقاسم
 شیخ ابوالعباس سیار قدس سرہ نام وے قاسم بن مدنی است و فرزند
 احمد بن سیار است از اعظم شایخ اہل مرد و عالم بلوچ شریعت و عارف بہار
 و مخالف بسیار شایخ راویدہ و صحبت ما اندوختہ بود و ارادت بخدمت شیخ ابو بکر
 داشت و اول کسی کہ در مدینہ متعالیہ گفت او بود نقلست کہ پدر شیخ
 ابوالعباس سیار را درار بود چون او وفات یافت از مال پدر میراث
 بسیار یافت شیخ آن حملہ را بداد و کہ تار موسے گلدے عنبر بودے حضرت
 شاہ رسالتا ظلم خرید کرد و حقما سگے برکات موسے مبارک سہ در کائنات اورا
 توبہ دوز و مرید شیخ ابو بکر و شیطے شد و در جہاں رسید کہ امام طریقتا و فرقه
 بسیار بنویسے و دستہ نقلست کہ روزی بدوکان بقالی رفتہ جوڑ بخریدن قال
 شاگرد را گفت جوڑ بسیار عمدہ از جوڑ اچیدہ شیخ بدہ شیخ فرمود کہ برابر
 ہر کیا خریدار کہ جوڑ منیر و بہین نصیحتا بنا کردی کنی گفت نے دفن اینکار بسیار
 و غیر علم و حساست گفت من علم خود بخاوت میان جوڑ منیر شم و جوڑ گرستن ترک کرد

از دست و دامن خود بر انداختم و تیر شد و بجای شستم مهدی بن اثنا حجت سواران
 و پادگانان که وز دامن و در زمان را می بستند و بعضی را از ایشان یافته بودند
 نزد من آمدند و گفتند بنیغیر بر خاستم پس مرا بهم گرفته نزد امیر خود بردند امیر مرا پرسید که تو
 کیستی گفتم بنده از بندگان خدام پس روئے بسوئے دیگر بر زبان کرد و گفت
 این را میثا سید ایشان گفتند که ما سیدانیم گفت خوب میدانیم که این امیر شاست شما خود را
 بنده ای او میکنند و میخواهید که روئے سلاست مانند پس حکم کرد که یکیک است و یکیک
 پایس همکنان قطع کنید بموجب حکم یکیک دست و پایس همکنان بر بدن خود
 من هم قطع شد و لوبت قطع پا رسید روئے سوئے آسمان کردم و گفتم ای کس
 و تنبیه کن که او کرده بود قطع شد پایس مرا چنگاه که قطع شود ناگاه سوارے از
 هواران امیر بر ایشان افتاد و خود را بر زمین انداخت و گفت چه میکنید میخواهید که
 آسمان بر زمین فرود آید و این فلان مرد صالح است که ناحق دست و پایس بریده شد
 امیر جوان شنید از اسپ خود را فرود انداخت و دست بریده را برداشت و بپوشید
 و سرور پایس من آورد و استدعای عفو خطای خود نمود گفتم دست من گناهی
 کرده بود و نیز ای خود رسید خطای تو هیچ نیست پس از شاست آن گناه
 دست هم از دست دوم و دو قرص که شب از غیب بدست می آمدند از من از دست
 برفت حال که زنبیل بنیام مرا از غیب مد رسید و در نه ممکن نیست که سبک دست یافته گردد
 وفات شیخ در سال سه صد و هیل و سه هجرت از مولد

حضرت بوخیر و جہان	رفت زمین عالم لغز و غش	گر میخواهی که گردو جلوه گر
سالی تر جلیش بقول ابن	دان امام المؤمنین	نیز از قبل اهل یقین
هم زبے محبوب ربانی	باز جوان و سلسل امام	شیخ ابو عمر و ز جابجے

قدس سره نام وے ابراهیم و لقبوے محمد بن ابراهیم و اصل وے از نیشابور است
 و با سید الطائفة جنید و ابو عثمان جبرے و ابو ابراهیم خواص صحبت داشت و تا هیل سال
 در نجاشی کعبه معظمه ماند و نیت از غایت ادب و در زمین حرم بول کرد و نیت

<p>کہ ہر کہ کفیلہ اہل نہ کنند طماش بخیمہ گرد و گوشت سگ بزد جزو دانت کہ این سزا تیمہ و بخیمہ گنجے شیخ بہت وفات شیخ با اتفاق اہل اخبار در سال دہ صد و پچہشت</p>	<p>بہر سبب از موفقت</p>	<p>چو جعفر شیخ خلایق میر تقی بن</p>
<p>بہر سبب از موفقت</p>	<p>وصالش ہم محمد نور فرما</p>	<p>شیخ ابوالحسن یوشنجی</p>
<p>صوفی قدس سرہ نام و سہ علی بن احمد بن سہیل و اصل و سہ از</p>	<p>یوشنج و قبولے پوشاک و بقولے قوشنج کہ در نواحی ہرات بہت و از جوانان</p>	<p>مشائخ ترا سالت با عبد العباس عطا در حیرتی و طاہر مقدسی و ابو عمر و مشقی</p>
<p>صحت داشت و سفر بسیار کردہ و در عراق مرستہ مدید ماند چون واپس آمد</p>	<p>اور از مذمتہ مستم کردند پس پیشاپور رفت و سکونت و زید فہکست کہ روستائے</p>	<p>خرے کہ کردہ بود یاد و شیخ را گرفت و گفت خرمن تو دزدیدہ ابو الحسن گفت</p>
<p>بسہ جوانمرد فطاکر دہ روستائے نشین و گفت کہ خرمن نزدست تا مری دست</p>	<p>از تو بر نازم آخر شیخ دست بر آورد و گفت آگہی مرا از دست این شخص خلاصی</p>	<p>و خرش بوسے برسان فی الحال خریدار روستای عذر خواست و گفت من میدانستم</p>
<p>کہ تو نہ گرفتہ لیکن خود را بردر گاہ حق آبرو ندیدم خواستم کہ تو حلقہ دروازہ حق بگشایی</p>	<p>و مرا مقصد درسانی وفات آن حاجب الحنات در سال دہ صد و پچہشت</p>	<p>بہر کما بد و گویند کہ بعد وفات و سہ شخصے بسر خاک و سہ میرفت و حاجتے از</p>
<p>حاجات دنیا بخواست شبے بخواب دید کہ شیخ منیر ایداک در پیش اگر بر اجماعے</p>	<p>حاجتے از حاجات دنیا مخور کہ یا دنیا و اہل دنیا کارے نداریم لکن نظر بہت دنیا و عیشے</p>	<p>برخی آریم از موفقت</p>
<p>نذر ہم محبوب دین حق بخش</p>	<p>و اصل دین ابوالحسن شہم عبدان</p>	<p>ایضا مونی زمانہ بچہ حسن بود</p>
<p>در دہر حرم شیخ انجمن بود</p>	<p>تاریخ وصال آن شہ دین</p>	<p>تجبوب بنی علی حسن بود</p>
<p>شیخ بہر دین حسین</p>	<p>صوفی بن محمد بن اہلب سہرازی قدس سرہ</p>	<p>کثرت و سہ ابوالحسن بہت از اعظم خلفائے شیخ شبلی و عبد اللہ حنفیت بہت</p>

و در سال سه صد و پنجاه و نه بوقوع آمد و مدت عمر وی که صد و بیست سال بود و	و در سال سه صد و پنجاه و نه بوقوع آمد و مدت عمر وی که صد و بیست سال بود و
ابو بکر جویان شد تقیم	ابو بکر جویان شد تقیم
دو باره ابو بکر زاده ای حق	شیخ سلیمان بن احمد طبرانی قدس سره
نوقت خود در علم فقه و حدیث و تفسیر آن نداشت کتاب حج کبیر و تفسیر او منوط و مجمع صغیر	و الاصل النبوت از تصانیف و بیست و در آن کتاب احادیث از هزار استاد و در
از ده اندوخت و وفات وی در سال سه صد و شصت و چهار است از مؤلف	از ده اندوخت و وفات وی در سال سه صد و شصت و چهار است از مؤلف
سلیمان بن احمد شیخ دین پیر که علم از ذات پاک او بود است و صاحب طریقه مهدی الکرم است	سلیمان بن احمد شیخ دین پیر که علم از ذات پاک او بود است و صاحب طریقه مهدی الکرم است
سلیمان بن احمد شیخ دین پیر که علم از ذات پاک او بود است و صاحب طریقه مهدی الکرم است	سلیمان بن احمد شیخ دین پیر که علم از ذات پاک او بود است و صاحب طریقه مهدی الکرم است
بن ابراهیم و اصل وی از جرج آباد است از عمده شایخ و کمالین دین طایع	بن ابراهیم و اصل وی از جرج آباد است از عمده شایخ و کمالین دین طایع
علوم ظاهری و باطنی صاحب سید الطائفة جنید و ابو یوسف بن حسین بود و عمر وی	علوم ظاهری و باطنی صاحب سید الطائفة جنید و ابو یوسف بن حسین بود و عمر وی
در آن زمان فوت شریف بود و تقیم الحال و صاحب قال و اهل تصانیف و وفات	در آن زمان فوت شریف بود و تقیم الحال و صاحب قال و اهل تصانیف و وفات
وی بقول صاحب سفینه الاولیاء در سال سه صد و شصت و پنج و بقول مستنفاة الآثار	وی بقول صاحب سفینه الاولیاء در سال سه صد و شصت و پنج و بقول مستنفاة الآثار
و ذکره الحاشیین در سال سه صد و شصت و چهار است قطع از مؤلف	و ذکره الحاشیین در سال سه صد و شصت و چهار است قطع از مؤلف
حضرت ابو بکر جویان از در و هر	افت از قرب خدای در لجال
هم امام اصفیاء اهل کمال	اهل دین سالک فقید گفته ام
طالب کمال ابو بکر آمد است	سال و اصل آن شیخ اهل کمال
بن بکیر بن احمد قدس سره جد او بن شیخ عبد الرحمن سلمی رح بود و در	وقت خود قطب وقت و صاحب خوارق و کرامت ابو عثمان جبری صحبت داشت
و سید الطائفة جنید را دیده بود و وفات وی در سال سه صد و شصت و پنج و جرج است	قطع از مؤلف
و بنشین سماعیل محی الدین کجو	آن ذبیح عشق سماعیل دین
قدس سره نام وی محمد بن احمد المفسر است ابو یوسف بن حسین و ابو عبد الله	شیخ ابو عبد الله المفسر مفسر
خود و منظر کرمان شاهی و در یکم و خیر و ابن عطاء صحبت داشت و پنجاه هزار دنیا	خود و منظر کرمان شاهی و در یکم و خیر و ابن عطاء صحبت داشت و پنجاه هزار دنیا

<p>بسال ولادت آن دستان شیخ ابراهیم بن ثابت</p>	<p>ابو کبیر گوی و الا سلسله ولی الا ولایا ابن کلبان</p>	<p>بخت نیکو شل بادا بان دیو بگیت باقی دیگر زغب</p>
<p>قدر من سوره کتبت و س منب محبت داشت شیخ</p>	<p>ابو اسحاق و از قداس ابو عبد الرحمن سلمی</p>	<p>قدر من سوره کتبت و س منب محبت داشت شیخ</p>
<p>روح از بر عشق مدافا کبار شیخ ابو کبیر فرار قدس</p>	<p>رفت ابراهیم جواد و نیز ابراهیم عابد با کلبان</p>	<p>روح از بر عشق مدافا کبار شیخ ابو کبیر فرار قدس</p>
<p>نام محمد بن احمد بن محمد و نام محمد بن احمد بن محمد و</p>	<p>نام محمد بن احمد بن محمد و نام محمد بن احمد بن محمد و</p>	<p>نام محمد بن احمد بن محمد و نام محمد بن احمد بن محمد و</p>
<p>ابو صدیق جهان بو کبیر حرم در بیکر محمدی زاهدین</p>	<p>ابو صدیق جهان بو کبیر حرم در بیکر محمدی زاهدین</p>	<p>ابو صدیق جهان بو کبیر حرم در بیکر محمدی زاهدین</p>

مجاور کہ منظر شد و ہما بجا بر جست حق پیوست و او را از میثا پوزیرون کردہ بود و بسبب
انکہ بانی غیور و حجت و میرت بروئے غالب شہداء بود کہ یک روز از اسے بریان
بہتر کرد آنکے کو کہ از او اوقات مسکین و گفتند و بچہ حالت است گنت در کار خویش بکلی
منقطع و خود بہ کوہ ستر یافتہ اکنون در اینجا ہے جو ہم کہ با ہم لقا است کہ شیخ ادا
بفنا وجہ و ترک کل گذار و بود و کرد کہ میرفت در بازار سے گرسنہ و ششہ و تنہا
خواست کہ بوسے چہ بجز از اہل بیت داشت او را و کہ چہ سل حج یکسان
گندہ من میفر و شہم اگر کہے بدید بخود ششہ یک قرص زان بوسے و او چہ سل
حج مخیر و گواہ بروئے گرفت شیخ آن نان بسک خود انید و بین انما ششہ
پیدا آمد و ششہ سخت بروش شیخ زد و گفت کہ اسے احمق و دل خود بقور کن
کہ چہ سل حج یک گردہ نان بفر و تخم و آن نان بسک و او کہ بدت بہشت بہشت
بر و دانہ گنت ہم بفر و سخت و درین آب نان از ان دانہ ما زہر و در ہمیش جو بہشت و شیخ
چون این شنید از خجالت سر بخود در کشید لقا است کہ وقتے شیخ چہ سل حجت مقام
داشت بسبب اکثر تکرار اسے آفتاب و پیش ہوا تب سخت لاحتی حال شیخ شد و روز
شیخ بدان حالت تب بزمین افتادہ بود کہ مزید سے بر بالین سے آمد و گفت
اگر حاجتے داری من بفرما کہ حاضر گنم فرمود و شربتے آب سرد از زوے من سہا آمد
آوند سے دوست گرفت و ہر چہ بحسبت آب سرد یافت تا چاہی تخیل کا زدن تا
بارہ ابرو جو اپدیر آمد و رالہ یار دین آغا نہاد و نہاد زالہ ما زہرین کو جمع شد
ہم شخص دانست کہ ابن کرامت شیخ بہت در آوند پر کرد و پیش شیخ اور شیخ گفت کہ این
زالہ از کجا آوردی و سے حال واقعہ گفت گفت کہ خواہم خورد کہ بخوردن این آب کہ
از کرامت بہت دقت من عجب بدید آمد لقا است کہ روز سے شیخ بجا پس سخن میگفت
جو اسے از درد آمد و سخن شیخ و دل سے اثر کرد و رفت و آواز داد کہ تمام شد
کہ ازین الٹا را اللہ خواست و بجا نہ رسید و ہما در خود گفت برو حمال و عسالی برا سے
بخارہ من بیا کہ کار من باختر رسید این گفت و جان بحق تسلیم کرد لقا است کہ

حضرت اکبر در غایت توکل و زهد و تقوی بر قالیاب خود بیاراست و یکے از کالیابین گشت
و قیامت وی در ده سال سر بسا و هفتاد و پنج حجرے است قطعہ از مؤلف

عبد واحد میر کیا شیخ و این
همه عیان آمدند و گفتند که
عبد واحد سید اهل بیت
رفت چون در درویشی و ارادت
مسلم و دانش است بسیار غریز
گفت سرور اهل بیت
سید کوین اخلاص سال او
نیز سالک پارسا تم از کلام
شیخ عبد الله بر

از غنم اس کے شیار بیج منور است و اصل بوسے از برق کہ در مصافقات خوارزم و امشدره
در لغت و اشعار عجمیه و علوم فقه و حدیث و تفسیر امام است نقل است کہ وقتے شیخ
بر می تھے بیمار بود و شربتے آب بوسے آور و در بخور دو گشت کہ در خانہ خارا حادہ
افتاده است تا با اصلاح نیارم چیزے بخورم آخر تا سیزده روز چیزے بخور و تا خبر آمد
کہ کفار قرامطہ در سد افتاده اند و خلقے را کشتند و حادہ عظیم بر ایشان وفات
دے در سال سہ صد و ہفتاد و شش بوقوع آمدہ قطعہ از نمونہ

شیخ عبدالموہبی زاهد و زانی
 کمال بقی و دیگر سید بزرگ اند
 آکر در دمشق با کفر و بدین فرق اند
 شیخ ابوالفضل راج قدس سوره نام و عبدالموہبی

بن سکه طوسی است و لقب و سکه شیر در عالم شریعت و طریقت کامل و در ریاضات
و مجاهدات ثانی نداشت و قضاییت بسیار دارد و چنانچه کتاب الموده در علم تصوف
آیه است از قضاییت و نیست و نسبت ارادت بشیخ ابو محمد رشتی داشت لقلم
که شیخ ابو نصر جوین در بغداد و رسید ماه رمضان بود و در مسجد ثنونی به خلوت گرفت و
است در ویشان بوی تفویض گشت پس و سه هر روز در نماز تراویح پنج ختم قرآن
کرد و نهادم هر شب قرصه از جو طوطا به شیخ برد و سه چون روز عید آمد اصحاب
راست کرد و یاران همه سه یار هر قرص جوین در حجره و سه موجود یافتند که احد
از ان سنا و فل نفر موده بود نقلاست که شبی چند اصحاب بخدمت شیخ حاضر
بودند و سبب رستان آتش فزونی و سخن در توصیف و معرفت میرفت شیخ را وقت
خوبش بود و خواست و در آتش رفت و هم بر آتش سجد کرد چون سحر شد

بحالت بزرگی دے بدید ہوا رہ ہوئے گئے کہ خیر کے ازمن بخواہ دے کے سچ بخیر است
 بود و غے خواجہ پیش دے الحاج بسیار کرد گفت اگرے خواہی خالہ تا بوجہ الشمر آزاد
 کن خواجہ گفت کہ چندین رسالت کہ ترا آزاد کردہ ام و بحقیقت من بندہ تو تو خواجہ کن
 بودے پس خواجہ خود را و اول ع کرد و بخنداد رسید و بخیر دست یکے از شاخ وقت
 حاضر شد اتفاقاً آن شیخ مشرف برودستہ بود گفت یا ابوالخیر منظر تو بودم حصہ خود بگو و بجا
 بزوکہ طائوس الحرمین لقب تو مقرر شدہ ست پس ابوالخیر بچرم کعبہ آمد و شصت سال
 مجاورت حرمین کرو و ہرگز گاہے از بچکیس خیرے خواست و غتہاے بسیار کشد و
 ہر جا کہ خواستے او ادا میداد کہ شرف منیاری باین روے کہ بآن پیش ما سجدہ سکینے
 پیش خلق رسوا نہ شوی و ہر گاہ کہ بروضہ مقدس نبوی در آمدے و گفت السلام علیک
 یا رسول اللہین جواب آمدے علیک السلام یا طائوس الحرمین وفات دے
 بقول صاحب نفحات الانس در سال سہ صد و ہشتاد و سہ و بقول صاحب الاخبار لا یلوا

بسال سہ صد و ہشتاد و چار حرمے است از مؤلف شیخ حبیب خواجہ اقبال سید

مصدر حق منظر اجلال بود	سال جلوس حبشی کیل بگو	یزمغیل جهان اقبال بود
الہذا یوزین دار فنا غم غم	جنا شیخ حبیب سید اقبال	بوصل او بخوان طائوس حرمین

در کن نیز سہ میر اقبال شیخ ابراہیم مشوخی قدس سرہ کنیت دے ابو علی

سہت و از اجلہ شاخ متقدمین انید او بود و با شیخ سہری سقطی صحبت داشت و در
 نفحات الانس مذکور ست کہ دے با یک پیرزن بے روا و فعلین در کوہ و را در راہ
 در ہر سال از بغداد بفرج تشریف بردے و در تمام راہ بغداد تا کہ مسئلہ بیوے سیبے
 گذراندے مہر سچ تبادل نہ کردے وفات دے و راہ سنجان سال سہ صد و

و ہشتاد و شش وقوع آمدہ از مؤلف شیخ دین مقتداے اہل کمال

صاحب حال قال ہا ہیم سرور زار سال ز حایش گفت اہل کمال ابراہیم

شیخ ابو الحسن بن مسعود قدس سرہ نام دے محمد بن احمد بن اسماعیل
 بن مسعود است و در شاخ بخطاب ناظر مخاطب بود باین مسعود اشتہار داشت

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

<p> ۱- این کتاب در کتابخانه ۲- این کتاب در کتابخانه ۳- این کتاب در کتابخانه ۴- این کتاب در کتابخانه </p>	<p> ۵- این کتاب در کتابخانه ۶- این کتاب در کتابخانه ۷- این کتاب در کتابخانه ۸- این کتاب در کتابخانه </p>	<p> ۹- این کتاب در کتابخانه ۱۰- این کتاب در کتابخانه ۱۱- این کتاب در کتابخانه ۱۲- این کتاب در کتابخانه </p>
---	---	--

[illegible]

و در شام سوطین بود و نسبت ارادت شیخ محمود احمد کو تالی که در شهر برلکه می گشت داشت
در سنت کرده و صاحب نفحات الانس می فرماید که شبی شیخ ابو بکر سماع می شنید و مطرب
این قول می خواند **بسم القوم اخوان الصدق منهم منبت** : بمن المودت لم یعدل بسبب
شیخ و در مجلس دروید آمد و مطرب هم از هوشی برفت و بجای او شیخ می کرد و شیخ فرمود
که مطرب را بهین حال در بوریا بک که بروستی کرده است پیچیده در گوشه تنهید بخین کردید
چون هیچ شکر مطرب هوش آمد و خود را در بوریا پیچیده دید بانگ برآورد که ای مسلمانان
از بهر خدا اینچه حالت است که مطرب را از بوریا برآورد چون رو بروی شیخ
آمد برآید و شکست و توبه کرد و هر چه پویشید دید که از صاحب شیخ شد و بعد از شیخ
برجای او نشست و نام آن مطرب بقول شیخ عبداللہ انصاری تحمطی بود و وفات
شیخ ابو بکر سوسی در سال یکصد و هشتاد و شش است قطعه از موالف


داشت با ذکر و فکر انوسه	میر سوسی است سال حلیت او
و بعد از وفات شیخ ابو بکر سوسی بیکیال پینے سال سده و	نیز ابو بکر سوسی

هشتاد و هفت باه شعبان سلطان امیر ظہیر الدین سبکتگین با دشاہ غزنی بعد سلطنت
بست سال و عمر پنجاه و شش سال و در غزنین وفات یافت مختصر احوال این بادشاہ
از روی تواریخ اینست کہ سبکتگین شخصی ترکی از امران دادہ ملک ایران بود چون
سبب حوادث زمانہ گرفتار بخت افلاس شد و سبکتگین بادشاہ اورا خرید نمود و بخرات الاکھ
سفر فرامی داد و بوقیکہ اسحاق بن التپکین فوت شد احدی از وزاران مملکت موجود نبود
از نیم سبکتگین نکاح خود با دختر التپکین کردہ قدم بر تخت سلطنت نهادیم لہذا اول
خلو بس بر بند و ستان حملہ آورد و بر اہر جیال راجہ لاہور مقام نمود و بر پلتان مسخر گشت
و غنیمت بسیار نصیب شکر طغر بکر وے شد و بہر تہنئاتی کہ خود راجہ لاہور عازم
ملک متعلقہ غزنین گردید راجہ مقید اہل اسلام شد و اداسے خراج منظور کرد و مقابلہ
بوقوع آمد و دیکر راجہ ہائے ہند کہ باہر راجہ جیال از قنوج و اجمیر و غیرہ آمدہ بودند
بہر محبت خورہ پس پاشند نہ از راجہ جیال مطیع الاسلام شدہ خراج سلطانی

چشمه
چشمه
چشمه
چشمه
چشمه
چشمه
چشمه
چشمه

در این روزها که در این شهر است	که در این شهر است	که در این شهر است
که در این شهر است	که در این شهر است	که در این شهر است

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

<p>  BRITISH LIBRARY </p>	<p> 264 264 264 </p>	<p> 264 264 264 </p>	<p> 264 264 264 </p>
---	--	--	--

[illegible][illegible][illegible]

علی مخدوم مجنوبی لایا بودی در کشت المیچ پسر مردیکه روزی شصت و یکا بیست و سه در آمده
 سارا زینتی توکل پسر شیخ در آنوقت دستار طبری تنگ بر سر داشت دل سو بدان دستار
 بایل شد پرسید یا امام معنی توکل چیست فرمود توکل آنست که طمع از دستار مردان
 کوتاه کنی این بگفت و دستار از سر بر آورد و موبوے وے انداخت نقلاست
 که وقتی جامه داشت و بر پهنه بود و بخانقاه عبدالعزیز فرمود آنکس شخص ویرانست ناخست
 سپس خلق بر دے جمیع مشغول و بزرگان شفا کردند تا وعظ گوید شیخ بر ممبر بر آمد اول
 بجانب راست اشارت کرد و گفت اندک و باز بجانب چپ اشارت کرد و گفت و الله خبر و ابقی
 البقیه که در گفت عنوان اندرین اندک که جوابی عجب پیدا شد و خلق بیکبار بهم برآمد و بر رفت
 بر خاست و چندان اهل دل جان بحق سپردند و در همان شعله از منبر برآمد و بر رفت هر چند
 جنتند یافتند نقلاست که در آخر عمر چندان درد در دل حق منزل شیخ پدید آمد که
 هر آخر روز بر بام خانه که حال از یک مزار وے است و آنرا بیت المفتوح نام کرده اند
 برآمده و روے موبوے آفتاب کردے و گفتے اے سرگردان بادیه ملکات
 امروز چون بودی چون گذرانیدی فاسیح جاعے پر اند و بگهین در دل یافته
 تمسیح جاعے از زیر در بر شدگان این واقعه هم چیزے یافته ازین جنس از سخنان
 بسیارے گفتے تا آفتاب فرو رفته وفات وے در ماه ذیقعد سنه چار و صد
 و پنج هجری است از مولف رفت چون زینب خان بخلدین شیخ دقاق عاشق مشتاق
 هست تا پنج خلعت آن شاه زاهدین ابو علی دقاق نیز مر و بسال تر حایش
 گفت دقاق شهره آفاق شیخ عبداللہ الرحمان سلمی قدس سره
 نام وے محمد بن حسین بن محمد بن موسی سلمی است صاحب تفسیر حقائق و طبقات
 مشایخ است و سواے ازین دو کتاب دیگر تصانیف وے هم بسیار است
 که قریب بعد کتاب رسیده بود و عمر غلیظ شیخ ابوالقاسم نصیر آبادی است و ابوالقاسم
 مرید شیخ شبلی بود و شیخ ابوسعید ابو الخیر بود وفات شیخ ابوالفضل پسر خود
 بصحبت وے رسیده تکمیل یافت و خرقه خلافت پوشید وفات شیخ در ماه

بن علی داشت آن است و لقب شیخ الشیخ دارد و نسبت از اوت و سلسلہ واسطہ شیخ
 محمد طامی برادر زاده و خلیفہ شیخ ابانیر ببطائے میرسد و از اقوال شیخ ابو الحسنین
 غرقانی است عالم بود و علوم ظاہر و باطن کلائے شیرین و بیائے کافی داشت و صاحب
 کشف المحجوب میفرماید کہ من از شیخ عینیہ کہ یکے از اصحاب و سہ بود شنیدم کہ وقتے
 در بطام بلخ بشمار آمد ہمہ کشت زانو و اشجاو آن نواح از انہو بلخ سیارہ کشند و دوم
 بحر خوش آمدند و بلخ را وضع میکرد و ند ممکن نبود شیخ ازین پرسید کہ اینچہ شعور است
 احوال بلخ بفرزن شیخ رسانیدم برخواست و بر بام برآمد و دو سہ بسوئے آسمان کرد
 نخی را بلال مہد بلخ از زمین برخاست و تا یک ساعت پیش نماز و بچکس را نقصانے ہم
 بوقوع نیارد و فاست شیخ در ماہ رجب سال چهار صد و شانزدہ و بقولے چار صد

و مقتدہ ہجریست از موقوف شد چو از دنیا فرودس قرن | شیخ حق اگر محمد بن علی

یا حق محمود سالین | ادا عبد اللہ محمد بن علی | شیخ منصور احمد ہما

قدس اللہ سرہ شیخ احمد نے نہایت بزرگ و امام عالم معلوم صوری و معنوی
 واقف و قائل و محقق بود و مذہب حنبلیہ داشت و مرید شیخ احمد کو کافی بود و ماتہ دیر
 پائے صحبت داشت و فاست وے در سال چار صد و شزده ہجریست از موقوف

رفت چون زین دہر ز غلہ برین | استاد بو منصور منصور جہان | سال ترحیلش رستم شد ز قلم

زیدہ کامل | امام معین | ام بخوان سرور ابو منصور | سال میل آن شہ کون و مکان

مسعود و غاندی شہید قدس اللہ سرہ الفونی از سادات عظام علویست
 و نسب او حضرت محمد حنیفہ بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ منقولی میشود نام والدہ ماجدہ شہن
 میرساہون عطا اللہ علویست و نام والدہ ماجدہ وے ستر محلے خواہر سلطان محمد و
 سبکدین غزنو وے بود و رسم مبارکش میر مسعود است و در قزاقی دہلی اورا پیر پلیم و در
 دیار خراسان رجب سال در در بعضے جاہاں سیان غازی وے و باکے میان و بالا پسند
 و پشلا پیر نیز گویند و لقب مبارکش سلطان الشہید و سید الشہید است و اکثر ارباب
 بصیرت متفق شدہ اند کہ بعد از شہادت میر مسعود ہر کہ در ملک ہندوستان بر تہ شہادت

سمونات را که از سنگ تراشیده بودند همراه خود برد و سبب غزنین انداخت میر مسعود
 هم به ای سلطان در غزنین فشریف بر و رسولان شترکان هند پیش خواہد حسن ہند کے
 وزیر اعظم سلطان آمد و درخواست کردند کہ اگر سلطان بہت سمونات را کہ مسعود داشت
 با واپس دہد بوزن آن بہت زر سبج از مالگیر حسن ہند کے برین معاوضہ راستہ
 شدہ عرض حال بخدست سلطان نمود حضرت میر مسعود کہ در آنوقت حاضر ہو وقت بود
 گفت ای خواہد شہساز ہند کہ بروز شتر از رابت تراش و سلطان محمود رابت فروش غلام
 کند حالاً محمود بہت شکر ہوتا رہا ہوا ہوا بہت فروش خواہند گفت حسن ہندی ازین تقریر
 و مخطوقت میدو تا از اسے میر مسعود بر خاند سلطان محمود چون از خیال آگاہ شد
 باس خاطر حسن ہند کے روز کے سالار مسعود را در خلوت طلبید و گفت کہ با ما بدو پرتو
 و کاہل و فریق تو تخت می کشند بہتر آنست کہ چند روز آنجا بروے و بشکار و شیر غول
 باشی بعد چند روز امیر حسن میکائیل را بجا حسن ہند کے بوزارت نصب کرد و تریہ پیش
 خود خواہم طلبید چنانچہ حضرت مسعود از سلطان محمود رجعت شدہ در کاہل نزد پدر خود
 میر ساہو شریف آورو و از آنجا با چند ہزار سوار مجبور باراد و غلامتوہر ملتان گردید و از
 ملتان و راہو دہن و از آنجا در وہلے رسید و از دہلی بقیچ فائز شد با نظرت آب گنگ
 بگذشت پس خواست کہ دہلی را مفتوح سازد اول ستر داسے را کہ باہن حایل بودند
 ماراج نمودہ قریب دہلی رسید و از آنطرف راستہ حبیبال را بدہلی بالشکرانہ مقابلہ کرد
 و تا یکماہ حرب واقع شدہ درین اثنا خبر رسید کہ ملک بھی بختیار و میر سیف الدین غلامی
 و سید غلامی و ملک دولت و میان رجب امرائے نامدار دولت محمودیہ از بدخوے
 حسن ہندی وزیر دار الخلافت غزنین را گذار شدہ بخدست میر مسعود آمدہ اند حضرت
 سالار وقوع از خیال را از مواہبات حقانے دانستہ باستقبال ایشان برآوہ و باغ از
 واکرام تمام ہر یک را بدشکر خود آورو و چنان روز اتفاق حرب عظیم افتاد و میر مسعود
 غلامی با چندے از جوانان شریف شہادت جہشید و سالار مسعود غلامے
 با شرف الملک سخن بود و گوہال سپہ شہا و حبیبال حاکم دہلی گزے بر میر مسعود انداختہ

[The page contains dense handwritten Persian script, likely from a manuscript related to the subject of the adjacent page.]

محمد بن واکاسی وچراغ است بالشکر کا طلب فرمود و دوسے دریا بنجاریہ کارزار
 نمایانہ وقوع آورد و شهادت یافت چنانچہ مقابر شهدا و دکان سرزمین بسیار اندیش سید
 عزالدین را کہ بمعنی میر شہنشاہ و درویش کافر سیکر لطافت قصبہ گو یا سو و نواسے آن
 چنین کرد و او در آنجا ترقوات شایسته بجا آورد و شہید شد و فرمود و نیز در گو یا میرزا زنگاہ
 خلق است پس ملک فضل را باقر باکے و بجانب بنارس و نواحی آن حفت داد
 و سہ نیز برائے شہادت فایز شہر پس ملک عمر و طفل را با صاحب ایشان بجانب
 سیدارہ تعین کرد و ایشان در آن نواسے شہادت یافتند چنانچہ مقابر ملک عمر و طفل
 در قصبہ مجبور و نواسے آن زیارت گاہ خاص و عام است و از آنجانب میر سید قائم شہید
 کہ در میان قصبہ و دوسراکے و قصبہ کشور آسودہ است و در حوالہ او بر اسم خواص و شہیدان
 و دیگر شہدائے عظام خفته اند و از اصحاب ایشان کالج شہید یا دیگر شہدائے قصبہ سہ دور
 آرام پذیر اند و از آنجانب کہ کوکریہ کہ نیند و سنجوہ یا باکے بجانب بنجاریہ شہید و سوا شہید و
 اشرفات ممتاز اند و دیگر از اصحاب آنجا حاجی شریف است کہ مرقد مقدس او در موضع
 انبلوہ از اعمال برگزینہ و قدسہ و دیگر از یاران جان نثارش قاضی طاہر شہید است
 کہ مرقد در میان محل متصل بقبضت از اعمال برگزینہ و قدسہ و دیگر از ندویان
 فداکے حضرت پیر سید عبدالقادر شہید یا یاران خود و قصبہ انبھی آسودہ است از طرف
 حضرت سلطان الشہداء مردمان ہر اہمیان را باجا بجا بجا و غیر متعین کرد و خود و قصبہ ستر کہ
 و نواحی آن قشرب سیداشت بعد از چند روز ہر سید کہ ستر معلیٰ مادر و سہ در کابل
 وفات یافت و میرزا ہونو و ولدش جنازہ مادرش را در غزنین فرستاد و خود
 میرزا ہونو بدین فرستاد و چند روز ستر کہ قشرب می آر و چون نزد یک رسید سلطان الشہداء
 باستقبال برآمد و پیر عالیقدر را بمنزل خود آورد و وہمان سال سلطان محمود غزنوی
 بخت حق بدست و در بابی غفر و غفرین مدفون شد چنانچہ وفات سلطان محمود
 در ہند شایع شد و کفار از ہر ہر طرف غلبہ آوردہ خواستند کہ لشکر اسلام را از سہیل
 ہندوستان بردارند از آنجملہ سیکے حجام منافق بود کہ بوقت بریدن ناخن ناخن گیر

[illegible]

باقیانند مگر بر بیخ سعادان تاخت آورد چون مشرکان فرار شدند باز شریعت آورد
 و بیایان باغ ایستاد سعادان باز مراجعت کرده جاس خود قایم کردند تا جاسیکه نظر کار می کرد
 غیر از کشتن چرخ بنظر نمی آید اتفاقاً اول وقت نماز عصر روز یکشنبه تاریخ چهارم
 ماه رجب سنه چهارم در بیت و چار تیر قضا در گلوس مبارک سید الشهدا رسید و کلمه
 شهادت گویان از اسب مادیه تنگ فرو داد و سکنه دیوانه و دیگر خدمتکاران جزیره
 در درخت بر ستر از اثم الفقر قتل خود را بنیدند و سکنه دیوانه سر مبارک را بر زانو سے
 اخلاص خود گرفته بنیست و زار بر آدمی گریست سلطان الشهدا که تیر شتم حق بین بگشاد
 و تنبیه کرد و کلمه هو بر زبان راند و جان بشا ده هویت مطلق تسلیم فرمود و تقاضاست
 که چون کلمه طلق بادشاه دهنی در برابر بچ بمقام دفن میر سید بزیادت مقبره مطهره
 و بی مشورت شد و بجاوران نقد و جاگیر بسیار داد و بتقیر روضه عالییه دوباره مشغول شد
 و تقاضاست که بعد شهادت حضرت میر سعید و خوارق فکر امات بسیار از و سے سر برز و نه
 که از احاطه تحریر خارج اند و خلق انجوه متعقد گراست و بیست و هرسال بروز عرس خلق
 بشمار ایلیم ناسے در انداز اطراف و کناف هندوستان بزیارت بابرکت آنحضرت
 می آیند و آنکه رخصتی نمی توانند در هر شهر علمه را سے فرزدان بنام حضرت سالار تیار کرده
 بحجم کثیر بنیاد و صاحب اخبار را اختیار می نماید که این برعت علمه که در هند و سی چتر سے گویند
 در ابتدا بنو دیوانه وفات و سے چهار صد سال شایع گشته و گویند که در صد سے نهم از
 سمنه سال هجرت نبوی را به از راجگان هندوستان که اولاد داشت بر بتقیر حضرت سالار تیار
 رد و بهر نیاز مند سے قدر کرد که اگر حق تعالی بمن سپر سے عطا فرماید علم کلان قبول است
 که خواب و آو نیرا سے زرد لفره همیا کرده برده و از ده خانقاه عالیجا حضرت سالار
 لقب سالار چون توجیه حضرت سید الشهدا و عطا سے او بیجا نه نقای در همان سال
 میر سے در خانده سے متولد شدند و خود و فا کرد و علم کلان تیار کرده بر در و از ده
 روضه عالییه لقب ساخت پس از ان روز این برعت شایع شد که شخصیکه لا ولد میاشند
 بروج سالار توجیه شده نزد ساختنک علم بنام و سے در دل خود مستحکم سے کند

گفت پس اللہ تعالیٰ سائر العیوب بنویشد شیخ ابو علی گفت اول تو خوشی من را از من بپوش
 سخی المال بشخص نقد بیا مسید کہ جابر نامے و سے پارہ شد و برہ گشت پیش شیخ قصید
 خدای کو عارف مناد و عاکر و فی الحال بجال خود باز آمد لقا گشت کہ شیخ ابو علی سیاه
 آنست بخص بزو و قتی شخصی را دید کہ کاغذے نوشتہ در دست داشت پرسید
 کہ این چیست آن شخص گفت کہ امام بونے علی مفتی وقت دستور سلطہ دینی فتوے
 مختصر نموده فرمود کہ این را باز پس پیش امام ببر و گو کہ در فتوے غلط کردہ آن شخص
 فتوے را باز پیش البونے علی مفتی برد و اظهار حال کرد مفتی چون در فتوے تامل و
 غور نمود دانست فی الحقیقت خطا کردہ بود مفتی برخاست و بخدمت شیخ آمد و عرض
 وفات و سے در ماہ شعبان سال چار صد و سبت و چار ہجریست از مولا

بو علی ابن عیاض و الاچاہ | ز وجود حضرت برین حنگاہ | لصال تحصیل آن امام زمان
 بو علی شاہ شہداء آن جوان | شیخ ابواسحاق بن شہر یار گکار زروانے

قدس سرگہ نام و سے ابراہیم دامصل و سے از فارس است و انتساب و سے
 در لقون شیخ ابو علی حسین بن محمد فیروز آبادی الاکار است و مناقب و فضائل
 و سے بیشتر از آنست و بحاطہ تحریر و تقریر در آمد صاحب کرامت و خوارق و زہد و تقوی
 و ریاضت و جامع کمالات صدیقی و مسموی بود و بروز یکہ شیخ بمولد شدہ بود و نور
 اذان قائم چون عمود پیدا شد رویہ آسمان پرست و شادمان داشت کہ بہر طرف
 شتاخے اذان نور میرفت و چون شیخ بحد بلوغ رسید و جذب عشق الہی و سے را بسوی
 خود جذب کرد از روز ارادت بربہ شیخ سیکہ اذان عبد اللہ خفیف دوم حارث
 محاسبی سیوم ابو عمر داشت از خدا خواست کہ خدا یا مرا آگاہ گردان کہ یک
 دام شیخ ازین ہر سہ شیخ رجوع آرام شخصی را بخواب دید کہ شتر بارے از کتا بہ
 کتب خانہ ابو عبد اللہ خفیف نزو و سے آوردہ چون بیدار شد دانست کہ
 جوالہ بخدمت شیخ عبد اللہ است و بہان روز شیخ اکابر باید و کتا بہاے
 شیخ عبد اللہ پیش و سے آورد و شیخ بخدمت و سے مشرف شد لقا گشت

و شیخ کتابے داشت که نامها سے ایمان و مریان و دوستان و قرابتیان شیخ بر آن
 نوشته بودند چون وفات شیخ نزدیک رسید وصیت کرد که آن کتاب را در کفن
 من بنه پس حسب فرموده شیخ پنهان کردند و بعد وفات شیخ را بخواب و بدو گفتند
 چنانچه لایق تو چه کردی گفت اول که راستی که با من کرد این بود که آن کتاب را که
 نامها سے ایشان در آن کتاب درج کردم همه را بنحشید و نیز هر کسی که بر اسم حاجت
 و بی برخاک من بیاید بر او رسد نقاست که یکی از وزیران سلطان را شیخ از آن
 او سے داشت و هر چند بعد کرد که شیخ چیزی از او سے بستاند قبول نفرمود و در
 پیام شیخ گفته فرستاد که چون چیزی قبول نه کردی امروز ازیرا سے تو
 چند بنده آزاد کردم و ثواب آن بنو بنحشیدم فرمود از او کردن بندگان مذہب من است
 بلکه بنده گردانیدن آزادگان مذہب من است و گویند که شیخ ابوالسحاق شہر یار گازیون
 صاحب شیخ خرم علی جویری صاحب کشف المحجوب است لیکن با هم هر دو بزرگوار
 ملاقات واقع نشده وفات شیخ ابوالسحاق در ماه ذی القعد سال چهار صد و سی و شش

ہجرت از مولانا سال وصل او چہ ششم نیز ابوالسحاق سلطان زمان نیز ابوالسحاق قطب الاصفیاء است	ابوالسحاق قطب الاصفیاء سالک عالی حبیب اصفیاء وصل او شد از دل سرور علی شیخ ابوالصغور محمد حکیم	ابوالسحاق قطب الاصفیاء سالک عالی حبیب اصفیاء وصل او شد از دل سرور علی شیخ ابوالصغور محمد حکیم
---	--	--

الفارسی قدس سرہ والد ماجد شیخ الاسلام عبداللہ الفارسی است و مرید
 سید شریف حمزہ عقیلی و بعد مت ابوالمظفر نرغزی نیز حاضر اندہ شیخ الاسلام
 سیرت یادیک ہفتاد و چند سال علم آموختم و نوشتم و در یکار پنج بر دم چون دیدم
 اینہ اول حرف ابو کہ از پدر آموختہ بودم وفات او در سال چہ صد و
 ہجرت و مرار پرانور در پنج نزدیک فرما شیخ ابو حمزہ شریف عقیلی است از مولانا
 منصور کہ بود شاہ الفارسی پیش خدا قبول و منظرہ تاریخ وصال او سب دور
 دل گفت زہد حبیب منصور شیخ احمد قوری قدس سرہ از عمدہ علما سے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ولاسا چون اکثر گفتند صاحب پرسیدند کہ این ہر دو کس کہ بودند گفت کہ یکے ابو الحسن
 حسد قانی و ثانی ابو عبد اللہ درستانی نقلاست کہ شیخ ابو سعید را در وقت اشعار
 بسیار از دوین رباعی از انجمله است **چشم ہمہ اشک شد چہ از غم گبر لیست**
در عشق قیہ بچشم میدید لیست از من اثر سے نماز این عشق از چلیست **چہ**
 چون من ہمہ مشوق کشم عاشق کیست **چہ** عا این رباعی تپ زہ دار و جبر لیست
 لکریہ کا غزے نوشہ در گلوے تپ زہ بہ بند رباعی **اے در صفت قات تو میرا**
کہ و سہ و در عجبہ جہان خدست در گاہ تو بہ **عانت تو ستانے**
 و شفا عیم تو ہے **یارب تو فضل خویش سبحان و بدہ نقلاست کہ شیخ ابو سعید**
گفتند کہ فلان کس بر روے آب میر و فرمود کہ سہل است شوکان آبی ہم بر روے
آب میر و نگفتند کہ فلان کس در ہو امیر و گفت کہ زغن و زراغ ہم در ہو امیر نگفتند
کہ فلان کس در یک لحظہ از شہرے بشہرے میر فرمود کہ شیطان نیز در یک نفس
از شرق تا غرب میر میکند و چنین چیز باراد حضرت حق چیزے عزتے و توقیرے نیست
مراد آنست کہ در خلق نشیند و دودست کن و زن بخواد و بام دم در آمیزد و یک لحظہ از
خدا غافل نباشد و لادت با سخاوت شیخ بروز یکشنبہ غرہ ماہ محرم سال صد و صد
و پنجاہ و ہفت و وفات در شب جمہ چہارم شعبان سال چار صد و پچس ہجریست
و عروے ہزار ہامست و بوقت وفات خود شیخ وصیت کرد کہ بعد وفات این ابیات

با و از بلندیش چہ از دین بزدند	خوبتر چیست زین اجالم کار	دوست بار دست رفت و بار بار
باشد اندوہ او سراپا نسوج	مگر در نزد دوست عاشق زار	تالیخ وفات از بولف
بوسید آن خیر دین فضل جہان	بہر عالم در دو عالم مقتدر	سلاکت محسوم شد تو لید او
چلتش آمد شنید	گفت دل و عاشق شغفہ نادر	بہر محرم ابو سعید آمد ند
کہ وے اہل دین سلطان	سال تر عاشق صد صدق	ایضا چون ابو سعید آمد و جہان
دیوان شد ز دنیا بخت رسید	عیان شد ز دل سال تر حل او	ولی زمین بوسید
شیخ ابو عبد اللہ ما کو قدس	سترہ نام وے علی بن محمد بن عبد اللہ	است

که بر اے پر خواند یکس جهری نصیحت کرده بود و فراموش وی در ماه رمضان

سال چهار صد و پنجاه و یک هجری است از مؤلف

شیخ ابوالفضل محمد بن حسن قزوینی

شیخ ابوالفضل محمد بن حسن قزوینی سده شیخ بود سالین بیت الحن که

در سیه است بر سر عقیده نو یک و شوق صاحب کشف المحجوب میفرماید که افتاد سیه سن در

طریقت بار سیه است که عالم بود معلوم و در شوق و تفسیر و روایات و کرامات ظاهر می

و با سینه بر سر شیخ صوری بود و از اقران ابو عمر و قزوینی و ابوالحسن است

و پنجمست سال حکیم عزالت گویشر نامیگر سخت و نام خود در میان خلق گم کرده بود

و عمری در از یافتن خوارق و کرامات و سیه بسیار است و لباس مقصود نداشت

و شخصی که در محیب و بار عیب که هیچکس را پیش یارای کلام کردن نبود و نیز صاحب

کشف المحجوب میفرماید که روزی حضرت شیخ و رفو نمیکرد و من بر دستهای مبارکش

آب میرنجتم در خاطر من گذشت که چون کار را بتقدیر و قسمت است پس چرا در میان

خدمت بزرگان می کنند و بارای خدات بردوش میروانند تا مقصود درسد شیخ بر سیه

من نظر کرد و فرمود اے علی آنچه در دل اندیشیدی دانستم و بدانکه هر کس را سیه است

چون حق تقاضای می خواهد که انسان خاک را تا جملت در نخست و بر اقواب و دهر و

نخیمت دوستی از دوستان خود مشغول کند تا خادم شود و بسبب خیمت گز است

حاصل کند و نیز صاحب کشف المحجوب میفرماید که وقتی شیخ ابوالفضل از بیت الحن قصد

دشوق داشت و باران می بارید و ما خادم در گل مشکلی تمام میرفتم چون و در آنجا

رسیدیم نگاه کردیم دیدیم که تعلین شیخ خشک بود و باعث آن پرسیدیم و فرمود که

ما من قدم در راه تو کل نهادم خدا سیه تقاضای پاسبی مرا از وحل نگذاشته

و اگر چه صاحب کشف المحجوب و نفحات الانس تاریخ وفات شیخ بیان نفس موده

لیکن در حاشیه نفحات الانس تاریخ وفات شیخ در سال چارصد و پنجاه و سه نظر در آمد

قطعه از مؤلف

پیر ابوالفضل بن حسن خلی

ابو شیخ بهد صفا و کبار

پیر بر شریف در لاهور رسید شب بود بیرون شهر مقام فرمود با مردان که داخل شهر شدند
 دید که مردان جنازه فیض اندازده حسین زنجانی بردوش می آیند که هیکل
 شب حسین زنجانی بر حجت زمانی پیوسته بود پس همراه جنازه شد و بقیام در فوج حسین
 تشییع کرده حسین را چون گنج حواله خاک نمود و خود بیرون شهر بجای خراب که حالا مرادیه را بنام
 در آنجا است مقام کرد و در عقیقه الاولیاء مذکور است که چون علی مجبور برے در شهر لاهور
 قیام نمود مسجدی بقیام خانقاه خود تعمیر کرد و بنیاد محراب آن مسجد بستی بساجد دیگر
 قدیمی بایل نسبت جنوب داشت فلنما لاهور که در آنوقت ثقه وقت بودند
 بر شیخ اعتراض کردند لیکن شیخ خاموش بود چون تعمیر شد روزی همه علمای
 شهر را جمع نمود و خود امام شده در آن مسجد نماز کرد بعد از نماز بجا آخرین وقت فرمود
 که بنید که کعبه الله که ام سست است نه الحال حجابها از میان برخاست و کعبه بجا و
 مسجد نمود اگر گشت که همه حاضرین بحشم ظاهر دیدند و قبر مبارک شیخ هم موافق مسجد بستی
 سابق بالا سے مزار پر انوار شیخ گنبد نبود حالا در سال یک هزار و دویست و هشتاد و هشت
 شخصه حاجی نور محمد فقیر بقبر گنبد مسطح برداخت و مسجد قدیم هم دوباره کسین سے
 کلزار شاه فقیر تعمیر گشت و بحجر کسینی حضرت محمد روح بدین نوع درج قرار یخ متقدمین است
 که حضرت مخدوم علی بن عثمان بن سید علی بن عبدالرحمن بن شاه شجاع بن
 ابو الحسن علی بن حسین اصغر بن سید زید شهید بن حضرت امام حسن رضی الله تعالی
 بن علی کرم الله وجهه بود و مخفی مباد که مقام پر انوار شیخ علی مجبور برے
 جائیست تبرک و بر فیض دلجای خلق که در ایام سلف و حال خلق خدا از خاک
 پاک آن مقتداے اولیا فواید دین و دنیوی حاصل می کند چنانچه خواجہ بزرگ
 حسین الدین حسن بنجرے قطب الملوک و فرید الدین گنج شکر قدس سرار هم و غیره
 اولیای کبار و مشایخ امار از مزار گوهر بار وے فواید عظیم یافتند و مدتی
 و بنیاد خلوت گزین اندند که تا حال مقام خلوت خواجہ بزرگ اندرون حریم مزار
 و مکان چاک حضرت فرید بیرون خانقاه عالمیاء موجود است و نقل است که وقتی خوابه

[illegible]

احرام محبت آن شخص بابت و بنزل و سے رسیدے در آنوقت از غایت غم و
اندوه از دنیا رفتہ بود پرده از رخسار برداشت پیرے دید بار و سے نورانی روشنی
سفید خون از دیده و سے دیدہ بر رخسارش خشک شدہ آما سے خندید و چون غم و
از خندہ و سے عجب آمد بچشم و گفتم و سے کرد چون از آنجا باز آمد گردان سے بود پیرے
بوسے رسید و گفت ای جوان چرا سے گری گوی آیت از کتاب اللہ تو رسیدہ است
کہ آن کار نہ کردہ کہ این گریہ تو اندوه من سوختگان است نہ مانند دل سوختگان این بخت
و گذشت شیخ را ازین سخن در بردرد و سوڑ بر سوڑ بغیر و دہم هر چو داشت بدر ویش
بختش کرد و بیرون آمد و سیاحت پیش گرفت گویند کہ سکہ صدیر کامل را خدمت کرد و
با خضر صحبت و در حرم کعبہ و مدینہ مطہرہ و بیت المقدس ریاضات کشید آخر برات
مرحبت کرد و وفات شیخ ابو نصر در سال پانصد و ہجری است و عمر یک صد و
بست و چار سال و مزار بر انوارش در قافچہ آباد است قطعہ از مولف

جون ابو نصر از جهان پرکشود یافت از رحمت الفردوس چاہلش قطب اللہ ابو نصر خوان

بزرگ روی میرزب لا و لیا حجتہ الاسلام امام محمد بن محمد القزاسی

قزاسی سترہ کثرت و ابوجہاد است و لقب زین الدین و اصل و ست از توس
نور و مذہب شافعی داشت و انساب و سے در تصوف شیخ ابو علی فارسی است
و در اوایل حال و در توس و پیشا پور تحصیل علوم و تکمیل آن اشتغال نمود
بعد از ان با نظام الملک ملاقات کرد و قبولے تمام یافت و تدریس در مہ نظامیہ
نمود و را بوسے تقویٰ نمود و چندے در آنجا گذرانید و بعد از ان با ختیاج و خود را ترک کرد
در بیت اللہ رسید و بعد از اسے حج بنام مراجعت نمود و از آنجا بہ بیت المقدس و انجا
بہرہ و مدے و را سکندریہ ماند و از آنجا بوطن بازگشت و بسیار کتابا سے سفید قیفت کرد
مثل تیار العلوم و جواهر القرآن و تفسیر یافت چہل جلد و مشکوٰۃ الانوار و کیمیائے
و غیرہ و از و سے صد فیہ خانقا سے بنا کرد و ببادت حق بطریق خبر مشغول
و ما سب نفحات الاسن میفرماید کہ شخصے از اکابر ان دین فرمود کہ روز سے

بسم الله الرحمن الرحیم
 بحمد الله البقی الامنی القریشی محمد صلی الله علیه وسلم لے کا فتح العرب والہجرت
 الانس از شنیدن این کلمات آتار نشا نشست و تبسم در روئے مبارک
 حضرت شاہ رسالت ظاہر شد و فرمود محمد غزالی کجاست فی الحال خیر الی
 حاضر شد و سلام گفت آنحضرت جواب سلام داد و دست مبارک خود در دست
 و سے داد و غزالی دست حق پرست آنحضرت میبوسید و جیشم نے نہاد و روئے
 خود را بوسے میالید لبید زبان نشست و حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحمید
 بالسماء عقیقہ یکپس چندان استبشار فرمود کہ شنیدن کتاب محمد غزالی چون
 از خواب بیدار شدم جبرئیل من اثر گرید بود از ان کرامت و احوال و کہ دیدہ بودم
 کجیج محمد صادق شیبائے روح در مناقب غوثہ سفیر اید کہ شب مزاج چون حضرت
 رسول اللہ با موسیٰ ملاقات کرد موسیٰ گفت من شنیدم کہ شما فرمودہ
 علمائے امتی کافیا ربی اسرائیل پس مے خواہم کہ شخصی را از علمائے امت
 خود پیش من بیاورد در آنوقت روح پر فتوح امام محمد غزالی حاضر بود حضرت
 رسول بوسے اشارت کرد کہ بخدمت حضرت موسیٰ حاضر گردد و چون حاضر شد
 بوسے فرمود کہ نام تو چیست گفت محمد بن محمد غزالی است موسیٰ گفت کہ من
 صوف نام تو پرسیدم پس چرا تو نام پدر خود ہم یاد کردی این فصولے چه منے
 در و عرض کرد کہ حق جل و علا شب جلوہ شجر طور از شما پرسید ما کلامک ہمینا
 یا مقلدے در آنوقت شما جواب دادید ہی عصا ایضا انقلو علیہا و اہش جہا
 علی غنی و نے یہا ماریب اخراہا پس حضرت حق از شما سوال کرد کہ در دست
 شما چیست در جواب آن لفظ ہی عصا سے کافی بود چندان تقریر دیگر زیادہ
 از سوال رہائے کہ شما گفتید چه معنی داشت موسیٰ عرض فرمود کہ چون از جانب
 حضرت رب العزت بما سوال شد کہ تا ملک ہمینک یا موسیٰ دانستم
 کہ سوالی نہ از جانب عالم انیب و الشہادۃ نیست بلکہ بحجت اتیناس دل اسد
 پس متفہما سے انگشتان حل و موقع مقام ایچند کلمات از زبان

دسبب توبه و سبب آن بود که سلطان ابراهیم غزنوی در فضل و برکت بزرگداشت فتح
بسیجی از یار کفار از غزنین بیرون آمد و بود و سناے و مدح و تحسید و گفته بود و
نیز گفت تا بفرق سلطان رساند و در راه مجد و بے دید که شراب می خورد و لبانی گفت
که یزکن قدیس کبوتری سلطان ابراهیم غزنوی تا بخورم سناے گفت که و
مروغانی است و بادشاه اسلام چگونگی گویا باشد و گفت مردی که ناخوش بود است
انچه در تحت حکم او آمده است و حقیر ضبط نیاورد و حالا میرود تا ملک است دیگر بگیرد و قدح
گیرفت و بخورد باز گفت قدیس دیگر کبوتری حکیم سناے شاعر یزکن سناے گفت
کی سناے مروغانی و لطیف طبع است گویا است گفت نامبارک مرویت اگر
کور نبود سبب که دیگر مشغول شد که ویرا بکار آمد و چند سخنان دروغ بگفت
و شسته است و می خواهد که بان دروغ خایه حاصل کند و نمیداند که او را بر
چکار آفریده اند سناے چون این سخن شنید حال بدو سست شد و تارک دنیا
شده بسبب مشغول گردید و فقیر بے اندوه و محروم و آتشکوه و سفینه الاولیا تحسین
میرزا بدید که چون در حدیقه حکیم سنائی چند ابیات نامشغول و الحامی هستند از
استماع آن در دل من تغییر سبب و انکار سناے از طرف حکیم سناے روداد و بود
چون بغیر سناے داخل شد بخود و قرار دادم که زیارت جمیع اکابر اولیا حاضر شوم و بر
قبر حکیم سناے نروم و هائش بخواب دیدم که در زیارت مزارات غزنی ام و شخصی میگوید
که این قبر حکیم سناے است و دیدم که قبر سناے از رنگ سفید است و بزرگ قبر و شسته است
باز که حکیم سناے شتی و چند چیزین مشاهده کردم نصیحت که اشارت یافت که حکیم سناے
سخنی است علی الصباح که زیارت مزارات رفیقان قبر رنگ سفید بر دست
که در خواب دیده بودم مشاهده نمودم و یقین شد که آن ابیات که در حدیقه هستند
و حاکم قس که دیگر از بهمنیان است و فاسطی که سناے از سال خجسته است
سیج بجز است و همین تاریخ بر کشته مزار پر انوار و سبب کند و در از ملک
چون سناے حکیم روشن دل گشت اند و بدید جهان مسعود شاه عالم حکیم مسعود گشت

بن محمد غزالی دوم محمد بن محمد غزالی سیوم تاج عبد الله محمد بن محمد بن جوی دخیج عبد الله
 ملاقاتی است موسوم بسبوة الطالبین دوران کنایه ایسه حقایق و وقایع درج فرموده
 است وفات و سه رسال یا تصدیقی هم رسالت و عشر شریفش نود سال

از مولف	خواجہ دین شیخ عبد الله بن سید	یافت از دنیا چو حجت قرار
سن سال و اثنی عشر	نیز عبد الله محمد نادر	شیخ ابو نصر احمد جام

زنده میل قدس ستره کنیت و سه ابو نصر دام پدرش ابو الحسن است و اصل
 و سه از موضع ناحی که از توابع جام است مقدار سه اهل طریقت و بکانه زمانه و قطب
 و فیض الوقت بود و سه از فرزندان حریر بن عبد الله الحلیه است که ویرا
 همیر المومنین عمر ابن الخطاب یوسف ابن است نام کرده بود و شیخ احمد اول اثنی بود
 و در عمر رسالت و دو سالگی توفیق رفیق او شده بکوه رفت و در سیزده سال در ریاست
 و مجاہد سید بر دو چهر چهل سالگی بالوام ربانی و خلق آمد و ابواب علم در سه بر
 کشوف شد و زیاده از سه صد و علم و حیرت و معرفت و علوم هر دو حکمت تصنیف کرد
 که هیچ عالم و حکیم را بران جایسه اعتراض نبود و انسه لهما نیت آیات مستدائی و اتحاد
 سوید و مطالبین بودند و اشار غایه در نقیصت نیز در او و چهل و دو فرزند حق
 سبحانه تقابل بود سه عظام فرمود که سسی و نه سپر و سه دختر بودند و بعد از فوت
 شیخ چهارده سپر و سه دختر ماندند و این چهارده سپر هم همه عالم و کمال بود و انسه
 و کرامات بودند و شیخ احمد جام نیز شصت سالگی منفرمود که تا بحالی صد و شصت و هزار
 مرد بر دست من توبه کرده اند شیخ فطیر الدین عیسی که از فرزندان شیخ است در
 کتاب رموز الحقائق میفرماید که تا آخر عمر بر دست من شصت و شصت و شصت نفر
 تقابلت که شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس ستره خرقه داشت که از امیر المومنین صدیق
 اکبر بود سه رسید به بودند و ان طاعت میکرد و آخر ایامش گشت که آن خوفه بفر که را با حمد
 جام رساند انشا الله شیخ ابو سعید بوقت وفات بفرزند خود شیخ ملا و صیفت فرمود
 که بعد از وفات من بچند سال حوا سه نوحه بلند و بالا از رزق ششم احمد جام نام

از مؤلف	جناب عبدالعلی شیخ والا	که از روز ازل مقبول حق بود
بزرگوار و مستحق شرف و تکریم	بے اولیاد آن سردار دی جود	اگر خواهی و لا سال و دشمن
بزرگوار بن خلیفہ کرمی محمود	شیخ عبد بن مسافر الشامی	الکھارے
<p>قدس سرمد از قدماے مشایخ کبار است با غوث الاعظم نجی الدین عبدالقادر جیلانی شیخ حماد و یاسین و شیخ عقیل سبھی صحبت داشت و در خوارق و کرامت مشہور و حضرت غوث الاعظم اول بار که بقدم تجرید از بغداد و غرمت حج کرد شیخ غدیری رفیق همراهی وے بود و نیز در بزرگوار با اتفاق یکدیگر حج کردند و وفات وے بقبول صاحب سفینۃ الاله لیا در سال پانصد و پنجاه و هفت و بقبول صاحب تذکرۃ الہامتیین در پانصد و پنجاه و هشت است و فرار از اوزار شش در حبیل ہنگار است از مؤلف</p>		
بن مسافر شامی	که دانش بود اہل علم و ادراک	از ول الہزمین آمد و صاحب شش
کس نیست مثل گنج و رخا ک	اگر تاج و صاحب گفت سرور	عبدی ابن مسافر ز اہد پاک
<p>شیخ ماجد گردی قدس سرمد از خلفاے نامدار و مدایک کبار تاج المارینین ابو القاسم صاحب کشف و کرامت بود و خلق کثیر از توجہات عالیہ وے بدید و ولایت رسید و وے از اصحاب و اصحاب حضرت غوث الاعظم نیز بود و فیض نامہ از ان معدن فیوض یافتہ نقل است کہ شخصے سید مست شیخ آمد و گفت ارادہ لطاف بہشت دارم و میخواہم کہ برفقم شجرہ ستر گنج شیخ کورہ آب خود را بوی داد و گفت ہر گاہ یک شہد شوی آب شیرین بوقت گرستگے نان و سکر ازین کوزہ غداہی یافت پس ہجنان بوقوع آمد کہ شیخ فرمود و ہ بود وفات وے با اتفاق اہل خیر در سال پانصد و شصت و یک ہجری است قبر در حبیل حمرین واقع شدہ از مؤلف</p>		
شیخ وین باجد جوزینی نیا اہل	رفت ہجوان سرور و باغ جلا	حلقش سرور را مجاہد است
میراجدادی الامرار خوان	سید احمد المشہور بنی	سرور سلطان قدس
<p>از قدماے مشایخ و کباراے اولیایہ خطہ لمان است و بدید فرایود سلسلہ حسان و کہ داتا گنج بخش ہزار داشت و نسبت اباسے کرام وے بقبول حضرت شریف ہشتون</p>		

[illegible]

و عقب از خدمت دے محرم خیرفت انداختھا با سخی و سرور و لکسم و آغا طالب گشت
نقاشت کرد و قتی عمر بخش نبرد و رستے مقدم سود ہمارا ہمارے صبیحہ حال
بود چون متعلقش از نیات دے بایسین شدند بالتماس دعا بخدمت آن
مقبول کمر با حاضر گشتند ہنوز لب لبو سوال و گفتگو نہ کشادہ جو دند کہ آنحضرت
قدسے خاک بدست خود از زمین برداشت و جو الایمان کردہ فرمود کہ این
خاک پایہ بر بخور انید انشا اللہ تعالیٰ شفا خواہد یافت و همچنان بوقوع آمد
و عمر بخش بہان روز حکم شافعی حقیقہ شفا یافت نقاشت کہ روز سے مقدان
سود ہمارا خدمت حاضر بود و فرمود کہ دو ریمہ شما اسپ مادہ عہدہ پیش احمد بنار
سود ہست اگر بدہ خرید کنیم چون مقدان در بیاب با احمد بنار گفتند و را نامتفق و مکر و
کلیا اسپ مادہ نازاں سکناسے و یہ مستور ساخت مقدان اطلاع اسیستے سید احمد
کردند فرمودند کہ اگر احمد اسپ مادہ منید ہر اسپ مادہ خود خواہد آمد چون ساسے
گذشت اسپ مادہ از خود برد و روانہ آن فیض از نازہ موجود شد و حضرت سید
بران سوار شدہ بمقام دیوکل شہر لیت آورد و چہرے در آنجا خلوت گزینے
کہ روز سے جو نامقدم دیوکل خدمت آنحضرت حاضر آمد و عرض کرد کہ سپید من
سے دیوکل کہ این دیوکل تمام دے آباد کردم از چند مدت متفق و التجر است
و حال کنید کہ بیا بدہ فرمود کہ امر روز خواہد آمد و همچنان بوقوع آمد نقاشت کہ روز سے
سید احمد بمقام دیوکل در خلوت بود و آئینہ بر اسے وضو میخورد و عہدہ سے خود بہ
زمین زدنی الحالی شہد آسمان بود و ارشد و همچنان روز سے بدست خود
پیچ جو بے در زمین نهادے اندر سر منبر شد و بجا لیکہ نالہا خواند از غیب
سید سے تمیز گشت نقاشت کہ روز سے حضرت سید بمقام مذکور سے
کہ از وزیر آباد بفاصلہ بہمت کردہ است رسید چوباسے مادہ گاؤں و دیہ سحر زید
از دے شیر طلب کرد و داند و گشت کہ این مادہ گاؤں شیر ندارند آنحضرت
نما و ان حوزہ ارشاد کرد کہ بچہ اسے مادہ گاؤں آرد و بر و بیارند و شیر بدو سستند

میشود و در موالیدنا عبدالرحمان جاسع و نفحات الانس میفرماید که علم بر عقل
جست غالب بود و بیاید که عقل بر علم غالب باشد و وفات و سالیان بعد
و شهادت و یک یا شهادت و نبوت با اختلاف اقوالست و در نفحات الانس سال پانصد
و شهادت و نبوت تحریر است و قول آخرین قرن بصحت است و صاحب خبر الوصلین
سال وفات و سالیان بعد و شهادت و نبوت تحریر میفرماید قطعه از موالیدنا

بر عالم شهاب الدین شمس	رفت چون زین هر دریاغ خان	سال وفات و شهادت
عمید دنیا شهاب الدین نجوان	ماذی اقدس شهاب الدین گجو	سال رجایش باحوال جهان
مفتدائے ابدی تاریخ او	نیزادی مستفی زاده بدان	سالک نزدان شهاب الدین

شیخ عبدالرحیم مغرب لے قدس سره کنیت و

و در موالیدنا و شهادت و نبوت و وفات و سالیان بعد و شهادت و نبوت و وفات و سالیان بعد
و مقامات بلند بود و نقاست که روزی شیخ طهارت میفرمود شخصی ولی سلوک الحالت
بخدمت و سالیان بعد و شهادت و نبوت و وفات و سالیان بعد و شهادت و نبوت و وفات و سالیان بعد
حال سلب شده خود را باز یافت و وفات و سالیان بعد و شهادت و نبوت و وفات و سالیان بعد
و عمر شهادت و سال و قبر و موضع قبری که از لوازم مصر است واقع شده از موالیدنا

خواب مغرب بر شب گیل	از دنیا شد جو در فردوس علی	یک لایانی آمده سال وفات
در عبدالرحیم عاید سالی	شیخ نظام الدین گجو	قدس سره

از اعظم شجره اهل اصفا و اکابر علمائے شهر گنج است و عالم بود و علوم
علوم ظاهری و باطنی و موصوفات و صفات زهد و ورع و تقوی و در فقر
خزینۃ از اخلاقی و زنجانی داشت و عمر گر نمایه از اول تا آخر بقباغت و غفلت گذرانید
و از اهل دنیا بنایت عمر بود و از صحبت سلاطین پرهیز تمام داشت و سلاطین به احترام
و آرزو بود و سالیان بعد و شهادت و نبوت و وفات و سالیان بعد و شهادت و نبوت و وفات و سالیان بعد
مشی یا دیگر سالیان بعد و شهادت و نبوت و وفات و سالیان بعد و شهادت و نبوت و وفات و سالیان بعد
نفس الحقیقت لطافت و بلاغت و عقائد و معرفت اندوخته کتاب و سالیان بعد

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

والتیہاں ہوتی ہے کہ اگرچہ یہ ایک ہی چیز ہے لیکن اس کی حالتیں مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً اگرچہ یہ ایک ہی چیز ہے لیکن اس کی حالتیں مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً اگرچہ یہ ایک ہی چیز ہے لیکن اس کی حالتیں مختلف ہوتی ہیں۔

این کتاب در سال ۱۲۸۴ هجری قمری در شهر کابل
 در روز پنجشنبه ۱۲ شعبان ۱۲۸۴ هجری قمری
 در شهر کابل در روز پنجشنبه ۱۲ شعبان ۱۲۸۴ هجری قمری
 در شهر کابل در روز پنجشنبه ۱۲ شعبان ۱۲۸۴ هجری قمری

زنجانی از زبان دلاہور آمد و خلق کثیر سجدہ ارادت و سے در آمد و قیامت
 و بنے یا نوال صمیمہ در سال ششصد و سترست از مہولف شیخ دین میر زندہ آفاق
 پیر واقف حسین زنجانی صمیم از دل جو سال ترحایش گفت مہار حسین زنجانی
 سید احمد توختہ ترمز کے ثم الاہور کے قدس سرہ از قدامے
 مشایخ عظام و سادات لاہور کے بود اول در ترمز سکونت داشت من بعد
 ایامے ربانے و اشارہ غیبی از وطن مالوف حوزہ عازم ہندوستان شد
 و در عین سفر و مصیبت سیدہ خود کہ اسامے گرامے آنہابی بی حاج و بی بی تاج
 بود ہمراہ داشت در راہ چون بمقام بلدہ کیج کران رسید نزویج و تنکیج
 بے بی حاج صبیہ کلان خود را با شاہزادہ بہاوالدین محمد ولد سلطان
 قطب الدین محمد بادشاہ کیج کران کہ از اولاد ایجاد شیخ ابوالحسن بہنکار کے
 قریشے بود بمحل آورد بعد از ان در ہندوستان تشریف آوردہ در لاہور بمحلہ
 چیل بی بی سکونت پذیرفت و ہزار ماطلباے حق را بحق رسانید و خلقے
 کثیر از ان پیر روشن ضمیر بہرہ مند دنیا و آخرت شد و بعد از تشریف آوردے
 در لاہور رسید شاہ زید برادر زادہ حقیقی و سے ہم در لاہور رسید و وے
 نزویج بے بی تاج دختر تانیہ خود بشاہ زید نمودہ بطرف ہندوستان
 حضرت فرمود شاہ زید بمقام سوانہ برہمن رسیدہ بمہرادت رسید و قریب
 شہ کروہن بے سرو بے بگنگ پرداخت و منظور گشت و صاحب تذکرہ کلند
 کہ راقم ناقل سال سید احمد توختہ از ولایت سیفراہد کہ سید احمد توختہ از مہار
 عظام حکیمینی است و نسب شریف و سے بچند واسطہ بعلی المرثیہ کرم الشہ
 وجہ میر سید بہ سیف رقی کہ سید احمد توختہ ترمز کے بن سید علی ترمزی
 بن حسین ثنائے بن سید حسین محمد نے بن سید شاہ ناصر دے بن
 سید موسے بن سید علی بن امام علی اصغر بن امام زین العابدین رضی
 بن ابیہر المؤمنین سید الشہداء شہید کربلا سید کوثر بن امام حسین بن ابیہر

و سے اعتقاد کے کامل تجدست سے پیدا کردہ خلق کثیر در حلقہ ارادت در آمد
 و در خطہ نیجاہ تبعل عظیم یافت و کرامت و خوارق بسیار از و سے سر بر میزد
 و نیز در آن ایام حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری شریف آود لاہور شد
 و در مزار گوہر باز پیر علی محمد دوم مجبور سے اعتکاف و رزید و با ہم سید یعقوب
 رنجائے دخواجہ بزرگ معین الدین ہنم نہایت محبت و التفات بوقوع آمد و انجمن
 تا حال مقام شمسگاہ خواجہ بزرگ متصل مزار سید یعقوب زیارت گاہ خلق است
 وفات سے باقوال سبزواری صحیح در سال ششصد و چار ہجرت و شانزدہم ماہ جب کہ

مزمولہ

چون نجانی ازین دنیا سفر کرد | محبت راز دی کردی محبوب
 شب مقولہ رنجانی رستم شد | بسال حلت آن شاہ مطلوب
 اگر غیر امجد کن پیر یعقوب | شیخ زور بہان صغیر بقے الشیراز سے

محمد سن سجدہ نام ناسے سے ابو محمد بن ابے الابرار بقے الشیرازی است
 سلطان العرفا و بران العلما و قدوة العشاق بود و در ہدایت حال سفر عراق
 و حجاز و شام کردہ با شیخ ابو النجیب سہروردی در سماع صحیح ہمارے در
 اسکندریہ شریک بود و خرقہ از دست شیخ سراج الدین محمود بن خلیفہ بن عبد السلام
 بن احمد بن سال پوشیدہ است و در اطراف شیراز بریاضات شاقہ پر داشتہ
 و صاحب ذوق و مذاق و وجد و سماع بود و و سے را مصنفات بسیار
 چون تفسیر عرالیس و شیعہ شطیحات عربی و فارسی و کتاب الانوار
 فی شرح الامرار و غیرہ تا پنجاہ سال در جامع عتیق و شیراز و عطف گفت و شیخ
 ابو الحسن گردو یہ میفرماید کہ روز سے در دعوت بعضی صوفیہ شیخ روز بہان
 جمع شد و ہنوز و سے را نمی شناختم در خاطر ام آمد کہ من در علم و حال از روز
 بزرگم شکستہ روشن ضمیر بہ بہا و سے من نشستی بود بر خطہ من آگاہ شد
 و گفت اسے ابو الحسن ابن خطہ از دل خود بدر کن کہ امروز بھیجی پس بی زور بہان
 برابر سبت و او یکانہ زمانہ است شیخ ابو بکر ظاہر کہ از اصحاب شیخ روز بہان است

معاودت نمود و حسین خٹک سوار را نیز بر فاقہ قطب الدین ایک درہمت
 اگر داشت چنانچہ قطب الدین ایک جود در دے قیام نمود و میر حسین را کجاست
 انجیر کے خشک گاہ زانے پتھورالو و متعین ساخت چون میر حسین در اجیر رسید اور انجیرت
 خواجہ بزرگ شیخ معین الدین حسن بخیری محبت و اعتقاد کے عظیم پیدا شد
 و ہر روز گوار با ہم محبت چمرانہ میداشتند چون انہو کے کثیر از اہل مہندھین
 سی میر حسین بخیرت خواجہ بزرگ حاضر شد و خلعت اسلام پوشیدند ازین
 سبب مردم ہندو آندیاں با حضرت امیر خداوت دلی داشتند و منتظر وقت
 بودند کہ میر حسین را بشہادت رسانند تا روزیکہ خبر وفات سلطان قطب الدین
 ایک دراجیر رسید و در آن روز اہل لشکر حضرت میر در لواحی اجیر بودند و خود با ہم
 مندودہ در قلمہ سہلی بود چون شب شد سواندان با جماع کثیر از چار طرف
 بمقابلہ میر حسین نر آمدند و حضرت میر را با چند اصحاب و احباب و سے بشہادت
 رسانیدند چون صبح شد خواجہ بزرگ با مریدان خود بر سر نقش ہائے
 شہداء تشریف بردہ نماز جنازہ ادا کرد و میر حسین را با جمیع شہداء بر بلند ری کوه
 مدفون ساخت و انواقہ بقول صاحب مساجد الولايت در سال ششصد

دوہ لوقم ع آواز مولا	چون حسین از عالم دنیا حین رفت در خلد برین باز بزمین
گفت مرد سال تر حلش حسرت	میر والی سید و اسے حسین نیز قطب الاولیائے شہید
بہت سال حلت آن نوعین	سید شیخ عزیز الدین کے کٹم الہامور کے

قدس سترہ از سادات عظام و اعظم علما و کبرائے اولیائے اہل
 شریعت و طریقت است بقول صاحب رسالہ تحفۃ الواصلین اصل و کاذب خداوت
 و سلسلہ طریقت و سے بچند واسطہ بسید الطافہ حنفیہ بغدادی قدس سترہ
 ملحق می شود اول از بغداد و در گم معظمہ تشریف برد تا دوازده سال در انجا
 قیام فرمود و بجاوت بیت اللہ متکلف ماند و بخطاب پیر کے مخاطب گشت
 بعد از ان یا عیاسے ربانے از گم معظمہ عازم مہندوستان شد و در سال پانچ

سال شصت و دو از ده سحر سیت و قبر در مہی از مضافات مصر است از موقوفات
 جوئے در جهان شیخ بن کونین تاریخ آن مرشد مقتدا کے برائے حسن الخلقی کونین مہ
 دگر کو الحسن رہبر اولیا شیخ محمد الدین بغدادی کے روح کفیت دے
 ابو شریف ابو سعید و نام نامے دے شرف الدین ابن ابو یزید بن ابو الفتح
 و اصل دے از بغداد است از اجلہ اصحاب و اکمل خلفائے شیخ نجم الدین کبریٰ بود
 و شیخ نجم الدین کمالی عنایت و محبت بحق دے مبذول فرمود و سبب شرف
 آوردن دے از بغداد و خود زم بدین سبب است کہ بادشاہ خوارزم از خلیفہ بغداد
 طبیعی معاف برائے معالجہ خود خواست خلیفہ بغداد شیخ محمد الدین را کہ وی و بار
 ماجدہ دے طبیب کالی بودند نزد بادشاہ خوارزم فرستاد چون در خوارزم آمد
 بخدمت شیخ نجم الدین کبریٰ حاضر شد از عارفان حق شد و آنکہ می گویند کہ دے
 امر و بود چون بخدمت شیخ نجم الدین حاضر شد اصل ندارد بلکہ دے مرتجع
 و امور و طبیعت داشت و شیخ اولی را بخدمت و منو کنانیدن مامور کرد و بولیان
 مجرب رسید کہ روزی دے در عالم سکر سبکفت کہ تا مضیض بطو دیم بر کنارہ دریا افتاده
 و شیخ نجم الدین مرغمی بود دالہا کے خود برافرو و آورد تا از مضیض بیرون آمدیم چون
 بطو دیم در دیار فتمیم و شیخ بر کنارہ باند شیخ نجم الدین چون ازین سخن آگاہ شد
 گفت کہ محمد الدین در دریا رفته است و دریا بنوق خواہد شد ان شاء اللہ تعالیٰ
 مردمان نہ سخن بگویند محمد الدین رسانند چون شنید خبر رسید بخدمت سعد الدین
 عمرو دے آمد و تصریح بسیار کرد و گفت و تنبیکہ شیخ را وقت خوش باشد خبر دانی
 تا بخدمت اکیم و عذر دے بخوہم شاید کہ ازین دریا جان سلامت برم تا آنکہ روز
 شیخ نجم الدین را وقت خوش بود و سعد الدین محمد الدین خبر رسانید محمد الدین طشتی
 بر آتش کرد و بر سر نهاد و در مجلس شیخ رفتہ بجائے کفش بایستاد و شیخ در دے
 نظر کرد و فرمود اسے محمد الدین چون بنیاز آمدے ایمان و دین سلامت برد
 و دریا بکمر دے و ما نیز در سر نو از دنیا برویم و بلکہ سر دے سرداران ملک

باب کہ مناظرہ و مباحثہ کر دے برو سے غالب آئے سے بدین سبب طائنتہ الکمر سے
 خطاب یافت بعد ازاں لفظ طائنتہ بحجت کثرت استعمال حذف شد و میرا متحجج
 و سے تراش نیز می گفتند سبب آنکہ نظر مبارک و سے دروید بہر کہ بیفتا و سے
 بمرتبه ولایت رسیدے چنانچہ روز کے سوداگر سے بجا اتفاق و سے درویش و از آن
 حالت خوش داشت نظر کیا اثر و سے برو سے افتادے الحال بمرتبه ولایت رسید
 و شیخ پرسید کہ از کدام ملک سہتی گفت کہ از فلان اقلیم اور اجازت و از شاد نو شہر و از
 تاد و ولایت خود قطب ارشاد شد اتفاق است کہ روزے بازے در ہوا و نال خوش
 کہ در ہوا ناگاہ و در حالت و بعد نظر فیض اثر و سے بہر خشک فتاد و برگشت و باز اگر فتنہ
 بخوبی و سے فرو آورد اتفاق است کہ روزے شیخ بدر خاقانہ ایستادہ بود کہ
 ناگاہ سگے آنجا رسید نظر شیخ بحالت و جد برو سے افتادے الحال بخیر و شد
 و از غمر بگوستان رفت و سر بر زمین سے مالید و ہر جا کہ سے آمد و سے رفت
 ہمہ سگہا سے شہر گرد او حلقہ کردہ سے نشستند و دست بردست او ہنوادہ پیش او
 سے ایستادند و گرد او طواف می کردند چند روز بزیست بعد ازاں وفات کرد
 شیخ فرمود تا اورا دفن کردند و بر سر قبر و سے عمارتے ساختند چنانچہ قول
 مولوی روم در بنیاب شاہد حالت شہر یک نظر فرما کہ مستغنی شوم ز ابنا جی جنس
 سبک بپوشد منظور نجم الدین سگان را سرد است و معنی سیاد کہ شیخ نجم الدین در فضیلت
 و طریقت و تصوف فرد زمانہ و بگاہ عصر بود و خوارق و کرامت و سے در تمام عالم
 مشہور اند و نسبت ازادت و سے برو طرف است یکے از شیخ عمار یا سر بہ شیخ
 ابو القاسم گر گائے میرسد دوم از شیخ اسماعیل مصری مجدداً تکمیل و از و سے
 محمد بن داؤد و از و سے بابو الباسم ادریس و از و سے بابو القاسم بن یحییٰ
 و از و سے بابو یعقوب طبرے و از و سے بابو عبد اللہ بن عثمان و از و سے
 بابو یعقوب بن جرج و از و سے بابو یعقوب موسی و از و سے ابو الوہاب
 زید و از و سے یہ کیل بن زیاد و از و سے با میر المؤمنین علی المرتضیٰ رض و شیخ

[illegible]

شیخ محمد صادق غیبیانی سیف زبانی که شیخ فرید الدین عطار مرید صحبت شیخ صفوان بود و چون شیخ صفوان بسبب ظهور کلمات بے ادبی که بنسبت حضرت عفت الاعظم بر زبان آورده بود گرفتار بنجمه بلاء گردید شیخ فرید الدین عطار همراه و سے بود و ولادت یاسنارت شیخ فرید الدین در ماه شعبان سال ۱۰۱۵ و وفات با اتفاق اهل خبر در سال ۱۰۸۵ و مدت هشت و یا هفت است و صاحب خیر الواصلین سال وفات و سے شصت و سبب شش تحریر فرموده که از دست کفار تا مار شحات یافت و بوقت شهادت سن عمر و سے یکصد و چهارده سال بود و مرید و دانش و خیر و اوست

از سبب اوست	شیخ عالم مرید الدین عطار	و حمید العصر موصی مصف
فرید الدین ولی محبوب اوست	نوحان تولید آن شاه سکه	که بود مدتی مرید الدین مقبول
که گرد و سال عقل از نقل پیدا	ایضا فرید الدین نوح و حمید العصر	که بود مرید ابرار محرم اسرار
فرید قطب ثانی است سال تعلیمش	بجو دو سال و هشتاد و نه	که بود مدتی مرید الدین مقبول
بقبول غیر کتب و صحبت اخبار	شیخ بهاء الدین قدس سده مرید شیخ نجم الدین	

کبر است و از اعظم خلفائے سے محمد بن حسین بن احمد الخطیب الدین است و از اولاد امیر المومنین صدیق اکبر رفته بود و مادر و سے دختر علاء الدین بن محمد بن خورزم شاه است گویند که پدر دختر با شارت بنخیر علیه الصلوٰه و السلام الملک اکبر دختر خود را بحسین بن احمد پدر شیخ بهاء الدین کاح کرده بود و شیخ بهاء الدین و از آن متولد شد که در زمان خود قطب الوقت و صاحب ارشاد بود و شیخ شهاب الدین سهروردی صحبت و استانه داشت و حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰه و الرحمة در واقعه اورا السلطان العلماء مخاطب ساخت و و سے حکم بنوعی صلح شد ملقب سلطان العلماء لقب گشت تقاضاست که چون شیخ بهاء الدین مرجع خاص و عام شد جمیع از علما چون امام فخر الدین راز سے و غیره بروی حیدر دند و و سے راه بهمت حضور جیر سلطان وقت منعم گردید و و سے از شهر بلخ هجرت کرد و در آنوقت سولانا اجمال الدین رو سے پسرش خود سال

لورایع الجمان و در لوح الجمان نام مذکورده ام مندرجہ سے ملکہ اور انظم السلوک نامک
پس حسب الحکم نبوی سے این بانظم السلوک نام کردہ ام و فاست شیخ در سال
ششصد و سی و دو ہجری مینا بیخ دوم ماہ جمادے الاول است از مؤلف

این فارض جناب پیر نسیم | مقتداے جهان خدا آگاہ | رفت چون از جهان بخلد بزمین
سال و ماہش بدان خدا آگاہ | شیخ ابو عبد الدین کرمانی | قدس سرہ از

اعلائے شاخ و علما سے صوفیہ مرید شیخ رکن الدین سجا سے است و دوسے
مرید شیخ قطب الدین سرور دوسے دوسے مرید شیخ ابو الجیب سرور دوسے
و نہایت شیخ محی الدین بن العرب سے پیروی کہ شیخ محی الدین حد کتاب فتوحات
میں آندوسے حکایت نقل کردہ است و در باب ثامن از فتوحات محی الدین کہ شیخ
ابو عبد الدین کرمانی نے گفت کہ در جوانی روز سے یا شیخ خود ہمراہ بود و در
عمار سے تشبہ بود و در محنت شکم داشت تا بجای رسیدم کہ آنجا میارستای بود
نمودست شیخ در خواست کردم کہ اگر اجازت باشد از تقاضا سلطانے داروی بتاخم
کہ نافع باشد چون اضطراب مرادید اجازت داد و برقم دیدم کہ شخصہ و خیمہ نیست است
و پیش دے شمع افروخته چون مرادید پراپا حاست و اکرام کر و حال شیخ باو سے گفتیم
سے الحال دارو سے حاضر کرد و مین داد و با من بیرون آمد و خادم شمع سے آورد
و سوگند یو سے دادم کہ باز گرد و بازگشت چون پیش شیخ آمدم و دارو سے حاضر
کردم و ذکر احترام و اکرام آن شخص کہ کردہ بود و بعد من رسانیدم شیخ تبسم فرمود
و گفت اسے فرزند چون اضطراب مرادیدم ملاجیم ترا اجازت دادم چنانچہ آنجا
رسیدم ترسیدم کہ شخصہ کہ امیر آنجا است بیہ اتفاقات نہ کند و تو شبہ بر من فرستاد
تا چادر بیکل خود بیرون بشدم و لہو و صورت سے برآمدم و در موضع سے
نشستم و اکرام تو کردم و دارو سے کہ بتو دادم من دادم تقاضاست کہ
شیخ ابو عبد الدین بابا باجال ظاہر سے پہلے تمام بود روز سے نظر در رو سے
تا بد سے سیکر و شیخ خمس الدین تبریز سے آندوسے پر رسید کہ در چہ کاری گفت

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

در آنوقت مستقر شدی و او را از زمین بالائی بروم و فرومی انداختم تا آنکه ریزه ریزه
میفتد که وے اول در بولی رخا رسن کرده و صاحب اخبار الاخیار میفرماید که هرگاه
که شیخ بدیهی مشغول میشد وے اندر جسم وے از هم جدا گشته و بعد رفع الحالت باز هم
پیوستگی و شیخ بدیهی در عهد خواجه قطب الدین نخبیاریات بود چنانچه هر روز در
چون بدست سلطان آل چنگیز خان اسیر شدند چند روز مسود دیگر قند با قید
قید خانه گرسنه و تشنه ماندند آخر خواجه قطب الدین نخبیاریا که یسینه نامها
گرم از بول بر آورد و شیخ محو شد یک بدیهی یسینه آفتاب آب بکرامت از خرقه
خویش چید کرد و تمام قیدیان را آب و طعام دادند از آنرو خواجه قطب الدین
نخطاب کا که شیخ صوفی نخطاب بدیهی مخاطب گشت و فات شیخ در سال

ششصد و شصت و هشت است از مؤلف بدیهی صوفی صد کثیر است
در است او بود قطب رباعی است چون از زبان بکدر بر زبان آفت مهر در و گله لاشه

شیخ رضی الدین علی لالا قدس سره لقب وے شیخ رضی الدین
و نام وے علی بن محمد بن عبد الخلیل لالا و اصل وے از غزنه است
و جد وے عبد الخلیل سپهر گم سناس غزنوی وے است و وے مرید شیخ نجم الدین
کبر است و صحبت شیخ احمد ربیع و خواجه ابو یوسف بهمدانی و دیگر مشایخ
رسیده بلکه از یکصد و بیست و چهار شیخ کالی خرقه تبرک حاصل کرده بود چون در غزنه
آمد صحبت ابو الرضا رتین هند وے قدس سره که هزار مجرا نوازش در
استگاه از توابع حصار است مشرف گشته شانه محاسن رسول مقبول صلی الله علیه
و سلم که بر اے وے نزد شیخ ابو الرضا امانت بود گرفت و فات وے
در سوم ربیع الاول سال ششصد و هجده و و و هجرت و قهر وے در غزنه است
ابن روضه سلطان محمود غزنوی امار الله بر ثانی و صاحب خفیه الاولیا میفرماید
که من در آن روضه متبرک رسیدم و زیارت فرمود شیخ رضی الدین علی و دیگر بزرگواران
مثل شیخ ملک بار پرند و خواجه شمس الدارین و شیخ اهل تبریزی و حکیم سناس

در آنوقت مستقر شدی و او را از زمین بالائی بروم و فرومی انداختم تا آنکه ریزه ریزه میفتد که وے اول در بولی رخا رسن کرده و صاحب اخبار الاخیار میفرماید که هرگاه که شیخ بدیهی مشغول میشد وے اندر جسم وے از هم جدا گشته و بعد رفع الحالت باز هم پیوستگی و شیخ بدیهی در عهد خواجه قطب الدین نخبیاریات بود چنانچه هر روز در چون بدست سلطان آل چنگیز خان اسیر شدند چند روز مسود دیگر قند با قید قید خانه گرسنه و تشنه ماندند آخر خواجه قطب الدین نخبیاریا که یسینه نامها گرم از بول بر آورد و شیخ محو شد یک بدیهی یسینه آفتاب آب بکرامت از خرقه خویش چید کرد و تمام قیدیان را آب و طعام دادند از آنرو خواجه قطب الدین نخطاب کا که شیخ صوفی نخطاب بدیهی مخاطب گشت و فات شیخ در سال ششصد و شصت و هشت است از مؤلف بدیهی صوفی صد کثیر است در است او بود قطب رباعی است چون از زبان بکدر بر زبان آفت مهر در و گله لاشه

تو بہت مظلوم و محنت کش و سست مشرب ترانہ امتحان مے کر دم ورنہ سرستان عشق حقانے را
 بابا دو ظاہر سب چہ کار قنانت کہ در او دل شیخ شمس الدین چون بقونید رسیدیم مجلس
 مولانا سے روم رفت مولانا یہ کنا جو من شمشہ بد طلبا کے علم سبق میداؤد کنا
 چیت ہمیش خود نہادہ شیخ پرسید کہ اینچہ کنا بہا است مولانا گفت کہ این
 تمیل و قال است شیخ کنا بہا را و دست گرفت و ہمہ را بموجب انداخت از وقوع
 انحال مولانا بسیار تاسف شد و گفت اید رویش اینچہ کر دے کہ بعضی از ہمہا
 خواہد بود اندر برگوار بودند کہ باز یافتن آنہا ممکن نیست شیخ چون مضطرب مولانا بدید
 دست در آں کرد و ہمہ کتاب ہا را یککان یککان بیرون آورد و بجا لیکہ آب حوض
 بہ پہنچ سیکے از آنہا اثر نہ کردہ بود مولانا پرسید کہ اینچہ ہرست فرمود کہ این بجا است
 ترا ازین چہ خبر زان روز حضرت مولانا مستفادہ شیخ شد و با ہم محبت یککالت گرم داشتند
 و وفات آن جامع الکملات با اتفاق اہل خبر و سال شصت و چہل و پنج است
 و واقعہ قتل آنحضرت بزیطہ و درج کتب ذی زنب است کہ شبی شیخ شمس الدین
 یا مولانا جلالی الدین در خلوت شمشہ بود شمس از بیرون در شیخ را اشارت کرد
 تا بیرون آید شیخ فے الحال برخاست و بمولانا گفت اوداع انہا مرا بر اسے
 گشتن بے خوانند مولانا گفت لا الہ الاکمل و صلاہا راک اللہ رب العالمین
 شیخ بیرون آمد و بہت کس قاتلان شیخ کہ در کین گاہ ایستادہ بودند شیخ کاروان
 را ندید شیخ لغوہ بز و چنانچہ آنہا بہوش افتادند و سیکے از آنہا شیخ علا و الدین
 محمدی بودند فرزند ناخلف حضرت مولانا کہ بدراغ انہ لیس من اہلک التام داشت
 چون آہنہ بہوش آمدند غیر از چند قطرہ خون اسہج ندیدند از آن روز تا این غایت نشانے
 از آن سلطان بابے پیدا نیست و آن ناکسان کہ قاتلان شیخ بودند در اندک
 زمانے ہر یک بہ بلا کے غنیمت بدلا شدند و ہلاک گشتند و شیخ علا و الدین محمدی
 ناخلف مولانا را علیت جذام پیدا شد و در تہا این ایام فوت کرد و حضرت مولانا
 بمبارہ و سیکے ہم تشریف بخیر و بعضی برانند کہ شیخ شمس الدین تہریری و جنیب

وفات شیخ سعد الدین بروز یکم ذی القعدة سال شصت و پنج هجری است و مدت
 عمر وی شصت و سه سال و نماز گویا برایش در یک روز آباد است از کوه
 سدرین چون ازین امر که بموم رفت خندان بخت گلزار پیشواے زانم سعد الدین
 مهت ابریح وصل آن مرد را زنده دل مستی رقم کن سال رحیل آن شه ابرار
 شیخ ابو انیس حبیل یمنی قدس سره از کبار مشایخ و اعظم بزرگان
 صوفیه است صاحب مقامات عالیہ و احوال سینہ و کرامت و خوارق بود و در
 اوائل حال رہنے کو دے و با شمال چند قطاع الطریق تا مال مساندان لغات
 بہرے روزے در کین گاہ قافله نشسته بود شنید کہ باقے سے گفت کہ ما
 صاحب العین علیک عین یعنی اے آنکہ ختم بر قافله دارے منیدانے
 کہ دیگر سے را چشم برست چون شنید در دے عظیم از دل برخاست فی الحال
 نائب شد و بخدمت شیخ ابن اللمح یمنی پیوست بتوجہ شیخ طلعت دل و منور بطن
 شد و بدرجات ولایت رسید نقاست کہ روزے بقصد آنکہ از محرابیم اور شیخ
 لبحر رفت و دراز گوشے با خود داشت اورا شیر بدرید چون ہرم جمع آورد و خواست
 کہ بر دراز گوش بار کعد دید کہ شیر در دراز گوش را طعم خود ساخته و رسایہ درختے خفتہ
 است نزد شیر رفت و گفت دراز گوش مرا کشتے و بخور دے حالانیم خود را باز خودم
 گر بر پشت تو آخر از ہرم بر پشت شیر نہاد و براند تا نزدیک شہر رسید پس ہرم را از
 پشت شیر گرفت و آزاد ساخت نقاست کہ روزے طبیعت وے از دے
 عطر طلب زند و دے بر دوکان عطار رفت و عطر طلبید عطار ضرور بود
 دانست کہ این درویش عطر قدرے قلیل خواہد خرید گفت نزد من عطر نیست
 شیخ قرار نمود کہ خواہد بود انشاء اللہ قالے نے الحال ہر عطرے کہ در دوکان عطار
 بود خشک شد و آوندہ خالے ماند و عطار سب است شیخ بن اللمح رفت و قال
 خود بگفت وے شیخ ابو انیس را نزد خود خورد و بسبب آنکہ اظہار کرامت
 کردہ بود و سیاست کردہ از خدمت خود تمجید ساخت ہر چند

[illegible]

که شب احد بودی و حالاً بانفس خود وفات می رسال ششصد و پنجاه و چهار و بعضی بجای

طاهر شش روز شش روز بود و اند از مؤلفان

بنام طلق شیخ و دو بهمان سال ترجمش بقول غلظت

من انجمن بقول اهل حق بود حسن عارف امام دین بخون

از تشریح کبر حشین آمد عیان نجم الدین راز سکه استوار شش و دایه شش

از حمله فلفا که شیخ نجم الدین کبر است که شیخ ترتیب و سه حواله شیخ محمد الدین

کرده بود و صاحب تصانیف است چنانچه کتاب مصاد العباد و تفسیر بحر الحقائق از

تصانیف و است و سه و در کشف حقائق و شرح و دقائق قوسه تمام بود و

نقاست که ویرا و ستمه با شیخ صدر الدین قونی و مولانا جمال الدین و

انفاق اما قامت افتاد و وقت نماز شام بود او را بامامت قائم کردند شیخ در هر دو

برکت سور و او ایها الکافرون بخواند چون نماز تمام کردند مولانا جمال الدین گفت

که باعث خواندن سوره کافرون در هر دو رکعت چه سبب بود شیخ تبسم کرد و گفت

کیا ربرای سه خود و یکبار برای شما وفات شیخ در سال ششصد و پنجاه و چهار

هجریست و مراد بر انوارش درخشا و است قطعه تاریخ از مؤلف

فخرت نجم الدین جوین فانی سرا فصل اول و لید عقل و تمیز گفت نجم الدین سرور سرور

غارت جین نظم دین ابدان نیز عین الزمان جمال کیلیه قدس سوره از

عظمای خلفا که شیخ نجم الدین کبر است بسیار دانشمند و فاضل بود و در علوم

ظاهر و باطنی و نظیر در اوایل عزیمت صحبت شیخ کرد و از لطائف

علوم نقلی و عقلی کتابها بخود برداشت و روان شد شب خواب وید

که شیخ با و میفرماید که این پشته را دوش خود بلند از و چون بسیار شامگاه

در دریا انداخت و محبت شیخ حاضر شد شیخ تبسم کرد و فرمود ای جمال اگر ان

شسته را از دوش منی انداختی ترا هیچ فایده نماند و در یکا الدین شیخ

کاش میبکمال رسانید و عین الزمان خطاب کرد و بقرین رخصت ساخت

१२००

بادشاهان در رکاب تو بودند پس همچنان بوقوع آمد وفات و در سال
ششصد و پنجاه و هشت هجری است و عمر هفتاد و سه سال و قبر در ریانه است از طرف
قائن کفر شیخ سید الدین بانست چون از جهان بخت بار گشت الوار و تمش الوار است
سال تاریخ آن شیر ابرار باز در گنج بوط است او سید سیاف مالک کفار
شیخ زاهدی قدس سره از عظام مفسرین و کبرای محدثین است و تفسیر
زاهد از عمده تصانیف و است که بزبان عربی و فارسی لاتینی است و وفات
و سه در سال ششصد و پنجاه و هشت هجری است از مؤلف

شد چون دنیا بخت جای گیر زاهد والا و سید زاهد متقی حق و صالح است و نیز
زاهدین متقی زاهد حضرت سید محمد لاهوری قدس سره

نام اصله و سید ابی غفار حسینی است از اعظم سادات و کبرای مشایخ
وقت بود آبا سید کرام و سید درخوار زم تشرف می داشت نزد چون شهر خوار زم از
وست چنگیز خان قتل و تاریخ رسید سید جمال الدین والد ماجد و سید ازخوار زم برآورد
روهند و ستان نهاد و در لاهور نایب سکونت پذیر شد و قبول عظیم یافت سکنا می
لاهور جوق جوق بخدمت و سید حاضر آمده مشرف بارادت شدند بعد وفات و سید
سید ابی غفار قائم مقام و سید چون بنایت خلیق و شیرین کلام بود و مخاطب
مخاطب سید شده گردید بلکه جمله سکین و سید هم بنام و سید مشهور گشت است آبا می
انجناب بچند واسطه حضرت سید الکوئین امام حسین میر سید بنیظیر که سید ابی غفار
سید شهاب بن جمال الدین بن سید محمد بن سید کریم الدین بن سید نور الدین بن سید آووم
بن سید سید علی جعفر بن سید محمد بن سید یوسف بن سید محمود بن سید احمد بن سید
سید و الله شقر بن سید جعفر بن سید محمد الجواد بن امام علی رضا بن امام موسی
کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد باقر بن سید العالمین علی زین العابدین امام الکوئین
حسین بن علی بن وفات و سه در سال ششصد و هشت و یک هجری است
نیز از نذر و ن لاهور از شهر ترین افراد است از مؤلف

ظاہری اور باطنی ہے یا قند و اشعار پر مضافین حضرت و توحید می گفت دو سوسے و سولے
 لاندہ زاد بود کہ در شش سہاگے کو سہ روز روزہ افطار کے کرد و در فطحات الانس ملکوت
 کہ مولانا سے دوم و عشر شش سالگی روز سے بروز جمعہ با چند کوکان سہم عمر بر بام
 خانہ خود یاز سے لے کر دیگے از آسمان گفت کہ یاسید تازین بام بر بام ہمایہ چہیم
 مولو سہ فرمود کہ انقدر حرکت از مکان و گرو سہم بوقوع سے آید بادر کہ بسوے آسمان
 چہیم این گفت و بسوے آسمان بلند شد تا از نظر کوکان خارج گردید کوکان فرار
 ہوا و در اندوہ از خطہ باز آمد و کوکان گفت کہ بوقی کہ آن من باشما گفتم دیدم کہ جماعت سے از
 شہر نیشاں مرا از شما گرفتند و بگرد آسمان ما گردانیدند چون آواز شما بلند شد از این
 جا گاہ فرود آوردند و منقو کست کہ مولانا سراج الدین قونیوے اگر چہ صاحب
 شریعت و طریقت بود اما حضرت مولانا خوش بنو چون شنید کہ مولانا گفتمست
 کہ من با ہفتاد و سہ مذہب کے ام خواست کہ مولانا را بر بنی اندوہ چہ است کند پس
 شخصے را از مقر باین خود فرستاد کہ بزرگ مجلس از مولانا را برسد کہ تو چنین گفتہ اگر اکر کردی
 اوراد شناسد ما بدہ و بر بنی اندوہ مجلس بیامد و از مولانا سوال کرد کہ شما گفتمہ اند کہ سن
 با ہفتاد و سہ مذہب کے ام فرمود کہ گفتہ ام چون شنید زبان بکشد او و شما ہوا چند انکہ
 خواست داد مولوے فرمود کہ با اینکہ کہ تو می گوے نیز کے ام آتش خیمہ ش
 و رفت منقو کست کہ مولوے در آخر وقت خود با یاران خویش منیر بود کہ
 از رفتن من غمناک نشوید و ہر وقت و ہر آن من باشما ام و سنی الحال مراد و
 تعلقت کے اجسم دوم باشما چون از جسم خود بشیدم آن تعلق نیز باشما
 خواہد بود و نیز منظور علاج بعد از مد و بنجاہ سال بر روح شیخ فشدید الدین عطار
 تہیکے کرد و مرشد و سے شد و درین ہر وقت بر شما متجلی است منقو کست
 کہ مولوے و قہیکہ بکثرت مبرہ در راہ نیشاں پور آمد بسبب خواہش و الدین
 عطار رسید و سے کہ نامہ اسرار نامہ ہوسے داد کہ دادم مطالعہ خود و آشتی و لادست
 با سادست حضرت مولوے سے تبارج ششم رجب الاول ششصد چار و فات

[illegible]

و فرمود کہ پیش از او در میان ما بالام ربانی این سیزده بیت نظم کردم پس حضرت مولوی
 متوجع تمام در نظم شد و شوق شنیدن شد و گاہ گاہ چنان بود کہ از اول شب
 تا صبح خیزد و نا املای فرمود و شیخ حسام الدین سے نوشت چون جلد
 اول با حسام رسید زوجه شیخ حسام الدین چلیبہ وفات یافت و در نظم
 ثنوی سے توقف بوقوع آمد باز بعد از دو سال شیخ حسام الدین بخیریت مولانا بایرندی
 فرما کے نظم ثنوی سے استعد عائد و بیانیچہ در آخر جلد ثانی بآن اشارت
 فرماتا ہے **۱** مدحی این ثنوی تاخیر شد یہ مہلتے بالیت تاخون شیر شد
 بعد از ان تا آخر کتاب مولوی سید فرمود و حسام الدین سے نوشت نقلت
 کہ روز بے شیخ حسام الدین بحضرت مولو کے عرض کر کہ وقتیکہ احباب این
 ثنوی سے رائے خوانند و اہل حضور در الوار آن مستغرق مے شوند مے بینم کہ
 جہا سے از غیب و در باتش ہوا و شمشیر باد و دست گرفته حاضر مے شوند و ہم کہ از
 سر خلاص رہا نمیکند بیخ ایمان و شاخاے دین اور اسے بزند و نشان کشان
 بسقر مے بزند مولو کے فرمود کہ ہجیانست کہ دیدے و فرمود **۲** دشمن خریف
 ایفم در نظر شد مثل سرنگون اندر سقر **۳** اسے حسام الدین نو دیدی حال او
 حق نمودت پاسخ احوال او بد **۴** نقیست کہ چون مولانا بر حمت حق پیوست بروی شہم
 حسام الدین چلیبہ با جمیع اصحاب پیش سلطان ولد فرزند مولانا رفت و گفت
 می خواہم کہ ہدایین بجایے پدرشینی و مخلصان و مریدان را ارشاد کئے
 و شیخ رشتیان ما بانشے و من در رکاب تو غاشیہ برداری کنم و این بیت بخوانم
۵ برخائے دل و ایمان آن کیست ہستادہ بہ بر تخت شد کہ باشد جز شاہ و شاہنرادہ
 از اتماع این سخن سلطان ولد بیا ر بگرست و گفت ہجیانکہ در زمان والد خلیفہ
 وزیر گوار بودے ہجیان حالا ہم خلیفہ و وزیر گوار مے و جاسے پدرم تو مبارکباد
 وفات شیخ حسام الدین چلیبہ با قوال صحیح در سال ششصد و ہفتاد و سہ
 ہجریست **۶** مولو **۷** چو رفت از عالم دنیا بجنّت | حسام الدین مرحوم و مغفور

2000

ششصد و نود و یک ست | از مؤلف | چون عقیق الدین آردیاورد

یافت از فضل خدا در غلہ حب | سال پیش خاموشی و مخوان | هم عقیق دین کا لی رہنا

شیخ نور الدین عبدالرحمان اسفرا نے شیعری و قدس سده اسل و

از کسری اسف از توابع اسفراں و در طریقت مرید شیخ احمد جو رقاے ست

در تملیک طالبان و تربیت مریدان و کشف و قایع ایشان شائے عظیم

داشت شیخ رکن الدین علاء الدوله فرمود کہ در آخر زمان اگر نہ وجود باکرت

شیخ نور الدین عبدالرحمن بودے سلوک بالکل محو گشتے اما چون حقیقائے

انظر ملق را تا قیامت با ستے خواهد داشت و بر احمد و مناخت و ولادت و

در ماه شوال سده ششصد و سی و ہفت وفات در شب یکشنبہ چارم جمادی الاول

ششصد و نود و ہجیت | از مؤلف | نور الدین احمدی شیخ عظیم

مقتدا و مرشد رفوسی زمین | نور الدین نورانی آردیندش | طلعت او عبد رحمان نور الدین

ہم خرد گفتا بسال طلعش | نادی مہدی منور نور دین | نور الدین لک

یار بران قدس سده از اعظم شایخ دہے است و اصل کے از ارات

و لہ آنجا بار شاد پیر و شفیع خود در دہے آرد و قبوے عظیم یافت و سلطان

غیاث الدین بلبن بادشاہ دہے از مقتدان وے شد و وے خرقہ خلافت

و اجازت طریقت از شیخ عزیز الدین دانیال خلجی و وے از شیخ علی خضر

و وے از شیخ ابوالحاق کارز وے داشت تعلیمت کہ چون شیخ

نور الدین لک یاز و حمد غیاث الدین در شہر و دہے رسید بیکنا ر

آب کہ قریب مکان شیخ ابا کیر طوے قلندر بود وقت ام کرد شیخ ابا کیر

طوے کے آنہم و رویش صاحب مہنی بوو بمنازعت وے برآمد و گفت

کہ درین زمین بے اجازت بادشاہ و مرشد خود قیام کردن نتوانے برد

و فرمان بادشاہے و اجازت نامہ مرشد خود بسیار ورنہ از پنجاب برخیز و

براء خود پیش گیر پس شیخ نور الدین اول لہالم طیر از دہے بمقام تہمتہ

گرم و آفتاب تمیز تشنگی بر باغلبه کرد فل بر بلاک ندادیم لیکن حسب فرموده شیخ
منتظر باران بودیم اندین اثنا پاره ابرو از یکطرف کوه پیدا شد و بلند گردید و بر سر آمد
برای چند آنکه سنا که پیش تند آب خوردیم و با خود گرفتیم و روان شدیم چون گامی چند
برخیزیم از باران اثری نبود و وفات شیخ در ماه رمضان سال مفتح و بهشت
خجریست و مدت عمرش زیاده از نود سال بود و بادشاه مصر از غایت اخلاص
که بودی داشت خود جنازه و سے را بردوش گرفت از مکه

ابن مطرب شیخ عبدالعزیز
سال شصت و شش اندین
عقل سال سال او سر بود
قطب و الامجا و حریزین
قطب الدین عکاسه

قدس سره جامع علوم ظاهر و باطن علامه عصر و حید الدهر بود در وقت
حیاتش خود داشت اکثر علمای دین را گرد و سے مخیر می کردند
کتاب شرح شمسی که قطبیه نام دارد از تصانیف و نسبت وفات و سے

در سال مفتح و ده هجریست از مکه
شیخ قطب الدین علامه ولی

شد زواری فنا سجد برین
شیخ حافظ الدین شمس قدس سره نام والد و سے احمد است از علما
علمای وقت بود و تفسیر مدارک التنزیل و مطابق التاویل و کثیر فقہ از تصانیف
و نسبت وفات و سے در سال مفتح و ده هجریست از مکه

هم بفرما اگر تفتی نسق
شیخ سلطان ولد قدس سره فرزند رشید

موسوی جلال الدین روسی است و صاحب سجاده پیر و خلیفه و نسبت
و علوم ظاهر و باطن از والد خود کسب نمود و نیز از شیخ حسام الدین
حلی و شیخ شمس الدین تبریزی فایده های عظیم حاصل کرد و شیخ
صالح الدین عز کو بسم که در تاج الدین و سے بود از ادات تمام داشت

نیز فایده بار داشت و از خلفائے دس نیز شمار گردید و جماعے شنید و وفات
 دس سال منقصد و شانزده هجریست و قبر در موضع منگول است و دو کسے در
 گزشت شایخ فردوسی اعلی در هندوستان آمد و نسبت او بسلسله فردوسیہ در هند
 شایخ گشت و اول در عهد ولایت خواجہ قطب الدین بختیار بندگان و در دوسہ
 سکونت و در زید و عمرے در آن یافت از مؤلفات

شیخ چوروش از جهان اذربایجان و شایخ القدر بدر الدین گویا هم ولی در سمرقندی بخوان
 شیخ نجم الدین اصفہانی قدس سرہ نام دس عبد اللہ بن احمد بن محمد
 اصفہانی است صاحب مقامات بلند و مباحث اربعہ شاکر و مرید ابوالعباس مہر
 السافے است و مدنی مجاور کہ معظمہ بماند و صاحب نفحات الانس مسفر مایکہ شخصے
 از علما بن گفت کہ پدر خود را بیمار گذاشتم و بیج رفتم مگر رسیدم و حج گذاردم اما
 خاطر من بجهت پدر پشیمان بود و با شیخ نجم الدین حال خود بگفتم سخت متوجہ شد
 و بعد از آن گفت پدر تو از بیمار سے صحت یافت و بالاسے مرید خود مسواک میکند
 و کتابی خود را گرد خود نهاده است و شکل و حیل و سہ چینی چنان است و سہ نشانیهای
 پدر من بمن نشان داد با وجودیکہ او را گاہے ندیدہ بود پس تاریخ روز و ماه یہ آنروز
 بنوشتم چون بوطن رسیدم و دریافت کردم بہرہ راست بود نقلت کہ در تمام
 عمر زن نخواست و نہ طعامیکہ زن بدست خود بخند باشد تا اول مندر خود نقلت
 کہ دسے تا وقتے کہ در مکہ بود در مدینہ زلفت مردمان بروے اعتراض میکرد و شخصے
 حمزہ نام از او لیافرمود کہ من در راه مدینہ میرفتم و در خاطر مخطو کرد کہ باعث چیست
 کہ شیخ نجم الدین در مکہ بنیاند و بدینہ مشرف نمیشود ناگاہ مر بالا کردم و دیدم کہ شیخ
 نجم الدین در ہوا بجانب مدینہ میرود و مرا آواز داد کہ یا محمد بادل خود چہ حکایت
 کے کنی و یقین تصور کن کہ من ہر روز مشرف زیارت روضہ منورہ نبوی شوم
 وفات دسے و راہ حجاز سے الاول سال منقصد و نسبت و یکے کہ منظر بوقوع آمد
 و عمر من ہضاد و شہت سال بود از مؤلفات

صوتی بخند و چندی در ہوا

نماز میگرداد و پادشاه فی النور از راه فرط شوق پادشاه و بخندست آن بزرگ را حاضر فرمود
 حتی نسبت آن بزرگ که بابول شاه نام داشت مشرف باسلام شد و اطمینان و امانی نمود و
 تمام مسلمانان مناجات دوز و دیگر یاقے امراء و وزراء و عام خلایق گردید و در آن روز حضرت
 حضرت شاه حاضر آمد و بشرف اسلام مشرف گشتند و پادشاه پادشاه آن پیر حق آگاه
 خانقاہ ہے بکنار دریا بنیاد نهاد و این اول خانقاہ ہے است کہ در شیر گشت و محلہ
 مسکین آن جناب بلنگر بابا بلبل بنامہ تہارہ و در دین مسمی سے عظیم الشان حکم آن پیر و شیخ
 در شیر گشت گردید و خواجہ محمد اعظم صاحب تواریخ اعظمی کہ تواریخ پنج و دوسرے مشہور است
 میفرماید کہ سید والا جاہ بلبل شاہ میفرماید کہ تھنا کے مراقبت دادم است کہ بی توت
 و اسباب بعیش گذر دتم و ہمین بدن بے انقطاع روح ہمارا بقا بر دم و این بدن
 تا ابد الابد محافظت کنم را چون این ہر سہ امر بہت نبی سے موافقت نہاد و مرتکب
 نمیشوم اقامت و اطاعت سنت نزد من بہتر از عبادت ہزار سالہ است و اظہار
 کرامت و خوارق و قات بابا بلبل شاہ بقول صاحب تاریخ مذکور در سال
 ۸۹۵ قمری و ہفت ہجریست و تاریخ و قات کہ در کتاب مذکور است اینست
 شعبہ سال تاریخ و وصل حضرت شاہ بابا بلبل قدس گفست خاص الکہ و
 سلطان بنجو شاہ کہ بعد مشرف شدن باسلام از پیشگاہ پیر و شفیخ بنحو خطا پادشاهان
 صدر الدین مخاطب شدہ بود ہم بہمان سال ازین درد پر لال افریقا فریاد و نوح
 نیوست و دو سال پیش پادشاہ کے کرو و بیرون ہزار گوہر بار بلبل شاہ
 مدفون یافت تاریخ و قات بلبل شاہ از مولانا پیر و شفیخ بلبل شاہ
 شیخ دین متقی کشمیر کے از خالش جواز خود حسبہم گفت نامی و کے کشمیر
 تاریخ و قات رنجور شاہ شاد بنجو مروج الاسلام کہ چون جان فدا برا حق
 شاہ عین الکرم گویا سالش ہم بنجو ان شاہ بادشاہ حق شیخ نجیب الدین
 فردوس کے مرید و خلیفہ شیخ زکریا الدین فردوس کے است و نام والد ماجد سے
 خواجہ غازی الدین بود بعد و قات پیر و شفیخ بر سندان شاد شہ است و بہت

پنجادہ روز وفات شب جماعت دوم رجب المرجب سہ ہفتہ سے
و شش ہجریست و مدت عمر فقہار و ہفت سال و قرونے در مقبرہ شیخ عماد الدین

عبدالوہاب است قطعہ ہمارے شیخ از مؤلف

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

۱۹۱۰ء کو در جہان متہا راہ حقانے ارکان الدین کیسے بنایا تاج تولدیں

قدس سرمدہ الشاہ میر شاہخ و اولیائے کبرائے ہندوستان است در زہد و ریاضت و اخلاص و عبادت و تقویٰ و ارشاد و فرید و وحید بود و چنانکہ
کہ کسی ذکر مناقب آن حضرت کن و اورا تصانیف عالیت چنانچہ مکتوبات و
ملفوظات کہ معبدن المعانی موسوم است و کتاب ارشاد السالکین شرح
ادب المریدین از اشہر ترین تصانیف و کتب روئے مرید شیخ نجیب الدین
فردوسی و وئے مرید شیخ دکن الدین فردوسی است و در او اہل شیخ
شرف الدین بشیخ ارادت حضرت سلطان المشایخ نظام الدین بدوئے
بدینے آمد قضا و در آن ایام سلطان المشایخ بہت حق پیوستہ بود چون
شیخ نجیب الدین فردوسی در ہلی آید و کابل از دست وی رسید شیخ نجیب الدین بہ قبال
وئے برآمد و گفت کہ از سنا کہا سال منتظر تو بودم کہ حصہ نصرت تو سپردنی سزاوارت
پس شیخ شرف الدین مرید کو شد و نعمتیکہ خاص حصہ او بود و کثرت و بجا نیں
و در انتہائے راہ و بیابان بہار در آمد و بر کوہ را جاگیر سالہا سال خیرات و عبادت
مشغول ماند بطوریکہ یکسپہان حال وئے آگاہ نبود و سوائے مولانا نظام الدین
منربے مرید حضرت سلطان المشایخ کہ گاہ گاہ در آن بیابان بہاوقات و رفتے
و گونہ کہ شیخ عمر در زیافتہ بود کہ از عند سلطان المشایخ تا وقت تشریف آوے
میر سید شریف سنانے جہانگیر از سنان زندہ بود و در لطافت اشرفیے
آوردہ کہ در آخر حیات از شیخ شرف الدین شیرے پرسیدند کہ امامت بخانہ
کہ کند فرمود کہ فرما سید تارک کہ سلطنتہ حافظ قرآن میر سید اشرف نام درجہ
خواہد رسید او امامت کند پس همچنان واقع شد و صاحب محارج الاولایت
میفرماید کہ چون شرف الدین شیرے را در قبر نہادند شیخ دست از قبر بر آورد
و بالاکرد و بطوریکہ کسی خبرے از کسی نہادہ جمیع اصحاب از وقوع این معنی مستحیر
شدند و بخیر دست نیز اشرف جہانگیر سنانے برائے این مشکل التماس آوردند
و بے سر در مراقبہ نہاد و بدو حانیت شیخ شرف الدین توجہ شد و فرمود کہ شیخ

این را چشم باطن عطا فرمود و عالم مکرر بر سر سنگ نشین گشت و مرالبتناخت اینجا بنیاد
 کعبه کرد و در بهر آزار نیست که در حق و سب بدین خواستم و و سب سبیر امیر سید وفات
 سید اسحاق بقول صاحب تحفة الواصلین در سال مہر تقدوس ہشتاد و شش ہجری
 کہ مورخان متقدمین سال وفات و سب لہسم اللہ الرحمن الرحیم اخذ کرده اند
 و این قطعه درج رسالہ تحفة الواصلین است قطعه سید اسحاق و سب کریم
 گشت جوین در بہر بحببت مقیم سال وصال عجب زول ہلسم اللہ الرحمن الرحیم
 و سب وفات آنحضرت را در گذر مہ متصل و سب در وازہ در شہر لاہور دفن کردند
 کہ مزار پیر انوارش تا حال زیارت گاہ خلق است و مزار اصل بیگ صاحب
 شراۃ المقدس در ذکر و سب تحریر میفرماید کہ بعد وفات سید اسحاق بر مرقدا پاک
 و سب نہال پیارہ کہ در بہار و خزان مدلم بہر سبزی باشد و این نہال از او و سب
 مقرر سب ملک ہند است برست و مزار پر از نور در زیر آن نہال پوشیدہ شد از بخت
 و سب بہر سید اسحاق بہر شہتار یافت و برگاہ سب آن نہال اکثر مردم بہر
 بطور تبرک میبردند و سب خوردند و شفای یافتند و مدتی بہین طور گذشت
 بہن بعد شخصی از امرایان لاہور متصل مرقدا علی حویلہ خود تمیر نمود و مزار
 گوہر بارہنم در چوٹی خود داخل کردہ در یک حجرہ بحال خود گذاشت و آن
 نہال بہر سب سد و سب ہو او گرے آفتاب خشک شد از خوردن سال کینہ و سب
 در عہد شاہجہان بادشاہ نواب وزیر خان حاکم لاہور در آنجا بنائے تمیر مسجد جامع
 آغاز نہاد و مزار آنحضرت را در یک مسجد گذاشتہ عمارت ساخت کہ موجود است
 تاریخ از مؤلف سید اسحاق ہر طاق نور ذوالجلال آنکہ طغش سیدین شد آفاق گشت
 سالہ تراش چو سب زول چو نورش بالفم نور الہی شاہ اسحاق گفت ایضا سید اسحاق شاہ با کمال
 شفعل از مہر و نیش مہروماہ سال تراشیش سرور کن رقم سید محمود میران بادشاہ
 امیر کبیر میر سید علی ہمدانی قدس سرہ نام پدرش شہاب الدین
 بن محمد مدین شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ مدو قاسم نے کہ از اعظم حلقاے

[illegible]

و سلطان قطب الدین برادر سلطان شهاب الدین باو شاه کشمیر با خلاص و درست
 و اقتاد کامل ہرزو بگذشت بابرکت آنحضرت حاضر شد و ہر ایت مایہ فیما
 بہ چون سلطان سابق از راہ کم و قوسے و وزن را کہ آن ہرزو با ہم خواہر آن حقیقت
 بودند بر خلافت حکم قرآنے بجایہ کلاہ خود را آورده بود و بوقت حضرت میر تائب شد
 و یکے را از آن ہرزو طلاق داد و غرضی کہ احکام شریف غرا بطیفیل آن محبوب
 اکبر یا کشمیر رواج یافتند و ہزاران گرامان لا یعقل رو بر راہ آورند و سلطان کہ پیش
 ازین لباس قوم کفرہ علیہ شیدا نما بر و بنی حضرت رسید ترک داد و طاعت
 طرقتی اسلام پوشید و چون حضرت میر از راہ کمال شغقت و مہربانی
 سلطان قطب الدین کلاہ مبارک کہ نے الحقیقت تاج شاہنشاہی بود عطا فرمود
 سلطان ہرزو را و ب عظیمہ آنجناب قبول کرو و بر تاج خود نہاد و بوقت
 اجلاس دربار شاہی ہیمان بر تاج بادشاہ موجودے بود بلکہ دین سنت
 تا آخر سلطنت فتح شاہ بادشاہ در اولاد و سے ہما ند کہ ہر یک بادشاہ بوقت
 اجلاس آن کلاہ والا جاہ را بالاسے تاج خود سے نہاد و آخر فتح شاہ آن کلاہ
 را در کفن خود و پجیر و با خود بگور بر و بعد از آن فراتر و اسے اولاد قطب الدین
 خلل پذیر گشت و سلطنت کشمیر ازین خاندان منتقل شد و قصہ و فاست
 آن جامع الکمالات بدین تہید و ج تواریخ اعظمی است کہ حضرت میر سلسلہ بار
 میر راج سکین فرمود بہر سہ بار در کشمیر سہم رولن افرا گشت بہر تہ سیدوم چون شریف
 ارزا نے داشت بعد توقف چند ماہ در سال مقصد و ہشتاد و شش ازین شہر
 غم ترحیل کرد و از کشمیر بسوا و کبیر رسید و بہرست حق پیوست و بوقت
 آخرین بسم اللہ الرحمن الرحیم خواند و جان بجان آفرین سپرد و چنانچہ تاریخ
 وفات آن عالی درجات ہم از اعداد بسم اللہ الرحمن الرحیم بر آورند و بعد
 وفات آنجناب در باب و دفن فیما بین سلطان محمد و اسے ملکی و خدام
 آنجناب بزرگ عظیم بوقوع آمد کہ سلطان محمد سخواست کہ لٹن مبارک آنجناب

و کرامات بود و هم کتاب جناب میر کشمیر شریف آورد و همین جا توطن گرفت
و در موضع جنتی بگینه کما و دره از مصافات باره نمولا قریب موضع کجا آمد آمووده است
نوم میر سید کمال صاحب حال و قال بود و حسب الاجازت حضرت میر کشمیر
طوطن گرفت و بعد از خلق معروف ماند و در شهر کشمیر بحلقه قطب الدین سوده
چهارم سید کمال تاسی از عظمای خلقاے آنجناب بود و مدت مدید در کشمیر
بعبادت و ریاضت مشغول ماند و مقبره مقدسه و در موضع نایک کله خطه
کشمیر زیارت گاه خلق است نجم سید جمال الدین از یاران و مساز و رفیقان
پیر از حضرت میر بود حسب الاستدعای سلطان قطب الدین حضرت میر اورا
برائے تعلیم ادب و دین اجازت توطن کشمیر داد و وے از دل و جان و رینکار
خیر معروف ماند و بعد رحلت بحلقه آربوت مدفون شد ششم سید فیروز المعروف
سید جلال الدین بسیار بزرگ صاحب عصمت ظاہری و باطنی بود و با
پیر و کشمیر کشمیر سکونت ورزید و در موضع سنو متصل زعفران زار
توطن گرفت و بها آنجا مدفون شد هفتم محمد کاکلم المشهور سید قاضی صاحب
ریاضات کامل بود و کرامت طے ارض بسیار بانزاع بود و قوع آمد
چنانچه درج تواریخ اعظمیه است که وے حواله دار کتابخانه حضرت میر بود و
کتاب فتوحات مکیه در قصبه پان پور حضرت میر از وے طلب کرد چون کتاب
در قصبه طائفان بقاصه دور تر از پان پور بود و وے در یک لمحہ در طائفان رسید
و کتاب بخدمت حاضر ساخت و وے بتخانہ لقمہ پور کہ در آنوقت شهرت
عظیم داشت ویران کرد و سکنائے آنجا را مسلمان ساخت هشتم میر سید رکن الدین
وفخر الدین هر دو برادران حقیقی بودند و در موضع او بر مدفون اند و نم شیخ محمد
قریشی کہ بتخانہ بجنائزہ را کہ یک لک روپیہ بر عمارت آن بصرف درآمد بود و ویران کرد
و ششصد و شصت بر بیت سنگین کلان بدست خود شکست و مسجدی جامع
در آنجا تعمیر ساخت و بها آنجا مقام کرد و بها آنجا دفن گردید میر سید مراد و سید عزیز

پیر و شریف حضرت امیر کبیر در سال غنیمت و شش ہجری است از مولانا
 شیخ شرف الدین شریف و در جہاں یافت از وی دین ہم دنیا شرف از جہاں چون شریف و دین
 گفت سرور ال دین مولانا شریف شیخ مظفر بنی قدس سرہ مرید و خلیفہ شیخ
 شرف الدین کجی عین ہے است و شیخ شرف الدین اوراد مکتوبات خود امام مظفر بنی
 و در مناقب الاصفیا آورده کہ شیخ شرف الدین میرے مریدان از صد ہزار زیادہ
 داشت در انجملہ صد کس و اصل و علم از ایشان سہ کس محبوب اللہ و مریدان کہ یکے
 مظفر بنی دوم ملکزادہ مظفر سیدم مولانا نظام الدین حصاریت نقلت کہ پیر
 شیخ مظفر بنی شیخ شرف الدین بنی در اوایل حال بدست عہدہ دار سلطان بود
 بعد از ان تارک شدہ بجم خود فوشت کہ من تارک الدنیا شدم اگر تو افقت میکنی
 اطلاق و اسباب تفویض فرزندان کردہ پیش من بیا آن غنیفہ شیخ مظفر و سر الدین
 پس ان خود گفت کہ پدر شیخ تارک الدنیا شد و من با و موافقت می کنم و میرم
 شما مال اطلاق خود و بضبطہ در آید ایشان گفتند کہ ما نیز باید موافق ایم بدینا
 و اسباب آن کار ندانیم پس مادل و اطلاق خود بتاراج دادہ با و الدہ نزد پدر خود
 آمدند و اگر چه شیخ شرف الدین مرید و خلیفہ شیخ احمد چرم پوش بہار ہے بود
 اما شیخ مظفر میگفت کہ شیخ احمد مردے بزرگ و صاحب کرامت است اما علم
 نادر و اعتماد و اعتقاد من برکے است کہ او علم ہستہ ہستہ چنانچہ بخت
 شیخ شرف الدین میرے حاضر شدہ مریدان و مکتوبات خود را کہ با وے محبت
 دے داشت طلاق داد کہ خیال او اکثر اوقات مارچ شش دے شد
 و بحالت تجرد بخی مشغول گشت نقلت کہ روزے شیخ مظفر بخت پر خود
 نشسته بود کہ شیخ منہاج الدین حاجے در آن مجلس حاضر گشت و سخن
 در فضیلت حج کوہ شروع کرد و حج کوہ را از فہمست شیخ فضیلت داد و از اجتماع
 این سخن شیخ مظفر ہم برآمد و با وے محبت آغاز نہاد و گفت کہ لطیفیل خدمت
 شیخ کوہ نزد طالب ہی آید پس چہ حاجت کہ حج کوہ بر خدمت شیخ ترجیح دہدہ شد

و بھی از دین استمداد می جست وفات و بی بروز چشمتبہ سلخ ماہ محرم سال
 پنجم شد و دیو و دیوک جبر لیت و قبر در موضع آتیا دست از موقوف
 جانب شیخ زاهد عبید حق که بود در اولیا نامے کرے | چو از دنیا فرود من برین رفت
 اینانش شد ندامتی و م ناع خواجہ کبیر الدین حافظ کشمیر ازے
 چو در ستره مسکن وے شیراز است و وے لسان انیب ترجمان الاسرار است
 بسا اسرار غیب مناعے حقیقت از زبان حق ترجمان وے ظاهر گشتند و عارف
 نامے عبدالرحمن جامی قدس اللہ باسرا لسانے میفرماید کہ ہر جہت معلوم نیست
 کہ وے دست ارادت بدست کدام پیر و بستگی وادہ دست و در مشقوت
 بکدام نیکی از طایفہ صوفیہ بنسبت خود درست کردہ اما سخنان و سخنیہان
 می شرب اینطائفہ واقع شدہ اند کہ سچکپیل اتفاق نیقاد و خواجگان صوفیہ
 متفق شدہ اند بر نیکیہ سچ دیوان در بقصوت بہتر از دیوان خواجہ حافظ
 شیراز سے نیست و تمام خلق خواجہ حافظ را صاحب کشف و کرامات میدانند
 و چون کسی میخواہد کہ بکسی کارے یا کسی از حال تا قبل خبردار شود اول فاتحہ بر روج
 پاک خواجہ خواندہ متوجہ تمام کتاب دیوان حافظ را سے کشاید و از مضمون
 بیت اول ہر جہ کہ ظاہر شود و اورا خال کشود گے کار خود میداند چنانچہ فقیر
 بے اندوہ دارا شکوہ و سفینۃ الاولیا تحریر فرمودہ کہ جہان گیر بادشاہ
 آذر و گے از والد خود خدایا شدہ و را کہ آباد میود و ترو داشت و را کہ بلاز
 پر خود حاضر شود یا سے روز سے دیوان خواجہ حافظ طلب کرد و بدین
 نیست خال بکشا و از اول صفحہ این ابیاست برآمدند ابیاست

چاند در پی غم دیار خود بشام	چو از خاک رہ کوئی یا خود بشام	غم غری غمت چو بر نمی تابم
بشیر خود و دم و نہار خود بشام	ز بخوان سرا پر وہ وصال شو	بمزدگان خداوندگار خود بشام
چو کار غم بیکت آبادان اولی	کہ روز واقعی نشن کار خود بشام	بود کہ طفت ازل منم و ان شود حافظ
و گرنہ نابہ ابد شمسار خود بشام		

باو شاہ جہان گیر یا ما سے این خال نے الحال بے تا مل

از کتابت حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
 در سال ۱۲۸۵ قمری
 در محبت دارالعلوم
 در کتب خانہ

گورستان خلوقیان بر سر زل گاؤز گاؤ واقع است تاریخ وفات بشیر

طهر البدين از مولف چون طهر الدين بعد غر و قار رفت از دينا بگشت جسته

شدند از بهر سال و فصلی از اهلین هندی کامل متقی تاریخ وفات شیخ سیف الدین

شیخ سیف الدین ہر دو جہان پر روشنی دل کے مقتدا رفت زمین و مینا چو در خط بریل

مناجی و مشورت معبود خدا

آنکه صاحب خال بود و خود را در لبها من سحر پوشیده میداشت

کہ مٹے اب دریا رو لپٹتا ہے اور دھو خوف اُن لبو دکھ دیکھے کہ وہ ان سچ سنو

دائمت خراب کرد و سالن دینه حال بوسے گفتار گفت که چهره را بر لب آب ریخت

که اب دریا از اینجا خواهد گذشت پس چنان کردند اب از اینجا که خود بخود بر سر

وفاات و کے بقول صاحب سعیت الاولیا در سال سید و ستم و یقول خدا

تذکره الحائضین در سال استیفاء و دویم خبریست و نظر بر این دارد که در هر روز است و در هر روز

سبح کمال جمال دین ہے بود این جمال خجابه و جلال

کوزہ ہے اصاب بدرخشاں ہم بے عمل دگر رسم کردیم | میج حسن ماہاب جمال

مولانا سعد الدین افشار اس کے درس سیرۃ پرور سے جو دعائیہ عبارتیں

و حافظ ادب و معانی طریقت بصغات علوم ظاہرے و باطنیہ

موصوف بمتبرک و خبر بدست و من معلوم صرف و نحو و فقه و حدیث و تفسیر

منطق و معانی کتاب مختصر و مطول وغیرہ از تصانیف ولایت

و در سال هشتصد و شصت هجری است از مؤلف جناب شیخ سعد الدین

که بود و عالم و عامل هستی چو بم سال تراش زماقت نذا آید که کابل

مولانا محمد شفیع بن قدس سرہ مرید شیخ ابوالاعلیٰ سلیمی است و شیخ اسماعیل

نورالہماستہ شیخ نور الدین غزالی و از معاصران و مصاحبان شیخ کمال خجندی بو

و مولانا شیریں سخی بود صاحب زہد و تقویٰ اشعار شریف من عفا لیک و دقایق

نسی و خود را از بے ستمی مخلص کرد بے چا پنجه این شعر از جمله اشعار ولایت سہ ختم کر

[illegible]

چند روزی که در این شهر بود	از این شهر که در این شهر بود	از این شهر که در این شهر بود	از این شهر که در این شهر بود
از این شهر که در این شهر بود	از این شهر که در این شهر بود	از این شهر که در این شهر بود	از این شهر که در این شهر بود
از این شهر که در این شهر بود	از این شهر که در این شهر بود	از این شهر که در این شهر بود	از این شهر که در این شهر بود
از این شهر که در این شهر بود	از این شهر که در این شهر بود	از این شهر که در این شهر بود	از این شهر که در این شهر بود

در سال شصت و یک بود که از امیر تیمور بخانه سکن در پوره مسجد جامع و در آنجا امیر تیمور حضور و در تعمیر آن مسجد بلیغ بکار برد و این مسجد سده هفتاد و دو ستون دارد و ارتفاع چهل و نه متر است و در عرض سده سال با تمام رسید و سواست آن دیگر مساجد تالاب و مکانات عالیشان را در کشمیر بنا نهاد و تقاسم کرد چون میر سید محمد بهدا سنی بود و او اسعج کعبه دار و خطبه کشمیر شد و بمقام کولاب جائیکه حضرت میر کبیر رحمت حق پیوسته بود و رسید و رفت اقامت آن بن در پراقت بر لبست و در جوار هزاره پدر بزرگوار دفن گردید و واقعه وفات میر محمد بقول صاحب تواریخ اعظمی در سال شصت و نه توفع آمد و سلطان سکن در بیت شکن بود سلطنت بیت و پنج سال و نه ماه و شش روز در سال شصت و یک وفات یافت و در عهد که امیر تیمور بود و فتح عرب ایران و عراق عمان غریمت محبوب هند و مملکت گردانید و سلطان سکن در باستان استماع استغنی شاهان خان پسر خود را که بود حصول سلطنت بخطاب نایل الهادین مخاطب شده بود و بیارگاه امیر تیمور با تحایف و خجسته فرستاد و اظهار متابعت نمود امیر تیمور بظهور این امر بسیار خورسند شد و حکومت کشمیر بدستور بوسه ارزایان داشت و بملکت شالانه موافقت و بعد وفات سلطان سکن در سلطان علی پسر بر تخت سلطنت کشمیر قیام فرمود و مدت شش سال و نه ماه سلطنت کرده تارک گشت و کار سلطنت خود را سلطان شاهی خان اعنی زین الهادین برادر خود و خود نموده عازم سمت بیت الله گردید چون بمقام پیکله رسید زوجه سلطان علی که دختر راجه جیون بود شوهر را بر ترک سلطنت ملاقات کرد و مانع حج آمد و محرک لشکر گشت سلطان علی گفت آن کافره باز رو بکشمیر نهاد زین الهادین باستان این خبر با لشکر عظیم از باره مبوله گذرشته راه پیکله در گرفت بعد قابله و جاده زین الهادین قتیاب گشت و سلطان علی مقید شد و در حالت قید وفات یافت از مملکت

رفت از دیوبندی و زن اندر جهان	چون محمد سید اهل یقین	گشت تاریخ و مال او و حیان
نهران عاقل محمد میر وین	تاریخ وفات سلطان سکن در	شد جواز فحل خدای متعال

شکریک غالب خدا باشد و باشد که نرومن بیاید تا اورا بخوار رسام نقلاست
 که چون اول منزل رسیده در شهر مالکپور واقف شد شیخ مخدوم حسام الدین و راجی سید
 حامد و شاه سید و یکی بنشیند بودند شیخ حسام الدین فرمود که شیخ عبداللہ مسافر است
 و ما میمانیم مناسبه نیست که بیدارن آوازیم اما چون در حالت سناح هر سه بزرگوار
 جامعہ سے خود لیتو الان بخشیدہ بودہ ہمارے دیکر موجود ہوں کہ پوشیدہ ہوں و مذاقاً
 ہمارا وقت مرید سے جامعہ قبا پینہ دار بندہ است شیخ حسام الدین گذرانید شیخ آنرا ماسہ کردہ
 ابرہہ قبا براشیہ سید عالم شہادہ اسرار ان بشاہ سید و داد و پینہ را خود پوشیدہ
 و لباس افوا تم الفقر فوا انہ روان شدند و سر مبارک شیخ حسام الدین بر بندہ بود
 و در اثنا سے راہ مرید سے دیگر چند بزرگ پان در میان دو نہ برگ نہادہ
 پیش آو و شیخ برگہ سے پان سخت کردہ دو نہ برگ بجائے کلاہ بر سر نہاد
 بر سنی کہ نہ انور راہ گرفتہ بجائے کہ بر بندہ بر میان بر لبستا چون شیخ عبداللہ از
 آمدن ایشان خبردار شد از خیمہ برآمد و گفت میترسم کہ مبادا از آتش فقر شیخ
 حسام الدین خیمہ بساط من بسوزد پس در سایہ دراختہ با ہم نشستند و شیخ
 عبداللہ موافق رسم خود اظہار کرد کہ تو چہ فرمودہ مرا چیز سے عنایت کنید کہ تا ظاہر
 و الا بجز من از پیران خود یافتہ ام حاضر شیخ حسام الدین از کمال استخفاف و فروتنی
 بتواضع تمام گفت کہ من چیز سے ندارم کہ اثار کنم و آنچہ کہ از پیران خود یافتہ ام
 ہنوز از مطالبہ آن فارغ نشدہ ام کہ چیز سے دیگر از شما بگیرم شیخ عبداللہ را از طماع
 انجواب با جواب حالتی خوش دست داد کہ گفت الحمد للہ کہ در بندہ رستان یکسہ
 عالم نے کامل دیدم کہ ہمارے عہدش از کونین در گذشتہ است بعد از ان شیخ
 عبداللہ بجانب جوپور رفت و آنجا شہرت یافت و شیخ قاضی میر سے و دیگر عزیزان
 خدمت او تربیت یافتند و نقلاست کہ روز سے سلطان ابراہیم شہر سے جوہریت
 شیخ عبداللہ ظاہر ہوا کہ شنیدہ میشود کہ شہادہ عو سے حق ثانی می کنند جب درین
 چیز سے ظاہر نمیکند شیخ فرمود کہ حق بسویانہ تعالیٰ ہر کس را برای کار ہی آفریدہ است

قدس سره از موهبدان صوفیه است و در کجرات سکونت داشت عالم بود و علوم ظاهر
 و باطن صاحب تعقیفات و تالیفات چنانچه تفسیر حقانیه که بصفت ایجاز و دقیق
 موصوف است از تصانیف و لیست و رساله نیز دارد منسوی با و کتبه التوحید
 که بغایت موجز و منقح و آتشده و فاضل و در سال شصت و سی و پنج است
 قطعه از مؤلف شیخ دین محمد و نسبی و علم بود عالی و سلیک جرات
 سال و شش و یازدهم گفت کمالی که است شیخ علی بن احمد
 همایکی قدس سره و زیاده و فاضل یگان بود و در مایم و کمن سکونت داشت
 و تفسیر ماهی که کتابی مقبول اهل عالم است تالیف کرده و لیست و فاضل
 و در سال شصت و سی و پنج بود قریب از مؤلف شریک دینا و در شصت و برین
 والی ملک دین علی و نسبی که در مالش علی عدل و شریک ام بخوان زبده بهشت علی
 تبار قاسم انوار قدس سره اصل و سلیک از آذربایجان است و مولد و ششای
 و سلیک تبریز و اوایل حال نسبت از او است شیخ صدر الدین آرو بیله داشت
 بعد از ان بصحبت شیخ صدر الدین بمینی که از مرند ان شیخ او جه الدین کرمانی بود
 بر سید و بصحبت خواجه بهار الدین نقشبند سیم پیوست و و سلیک را دیوان همکار
 مشیر بر حقان و مزار و اسرار و وفات و در سال شصت و سی و پنج
 بهر بے است و قبر در خرخر جام واقع شده است قطعه از مؤلف
 جناب شاه قاسم شیر نوز چو شد در خلد آن مرحوم منفور خود از بهر سال انتقالش
 بگفتا شاه سید قاسم نوز شیخ زین الدین خواسته قدس سره
 کیفیت و سلیک ابوبکر است جامع بود میان علوم ظاهر و باطنی و از اول
 تا آخر متوفی القی بر جاده شریعت و متابعت سنت یافته بود و در طریقت مرید
 شیخ نور الدین عبدالرحمن قریشی مصری و و سلیک مرید شیخ صیف نورانی
 و و سلیک مرید شیخ تاج الدین حسن شبر و و سلیک مرید شیخ محمود صفهانی و و سلیک
 مرید شیخ عبدالصمد الطبرسی و و سلیک مرید شیخ علی بر غش و و سلیک مرید

خانوادہ حضور مآشاہ بلیغ الدین مدار استفادہ کردہ بود در جواب آن مکتوبے
 باین نوشته است که حاصل کلام آن نیست که ایضا نواود میان مشایخ عظام
 اویسے است که اکثر بزرگان دین افا نواود بودند و سردار سلسلہ ایشان خواجہ ابی
 قرنی است که عجب باطن از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تربیت یافتہ پس ہر
 دوسے را کہ از باطن حضرت سرور کاکاٹ ویا از روحانیت و دیگر اولیا تربیت و حضور
 و اود متطاہر بہ پیر سے ارادت نیارند و اور نیز اویسی خوانند پس حضرت شیخ حضرت
 بلیغ الدین ہند پیر اویسی ہست کہ در باطن تربیت از روحانیت حضرت خیمبر فرست
 ہیمین شیخ ابو القام کر گانے و شیخ ابو الحسن خرقانے نیز اویسے اند و شیخ
 نظام الدین گنجو سے نیز اویسے بود و فیض باطنی از روح نبوی صلی اللہ علیہ
 یافت و خواجہ حافظ شیراز سے کہ مقتدا سے محرومان روزگار بود نیز باین دست
 مشرف شدہ و خطاب لسان الغیب مخاطب گشت خواجہ محمد رشید حمہ اللہ علیہ
 در سلسلہ مدار یخ و سفیر باید کہ سیکو بد بندہ امیدوار ہست کہ دگار محمد رشید صلی
 جائے کہ من و دین سلسلہ اجانت یافتم از برادر خود محمد نقی و دوسے از شیعہ سلسلہ دین
 محمد محسنی البخار سے و دوسے از حاجی الحرمین الشریفین ابا یزید و
 از شاہ فخر الدین زندہ دل و دوسے از سید جمن بختی و دوسے از قطب الاشیاد
 بلیغ الدین مدار و دوسے از حضرت شاہ ربیع صلی اللہ علیہ وسلم اجازت یافت
 و گویند کہ چون شاہ مدار در ہندوستان تشریف آورد اول زیارت حضرت
 خواجہ بزرگ در اجسید رفت و بر کوہ کوکبا یکے بلین نشست و بعد از حصول
 استفادہ و اجازت بجانیب کاپلی تشریف برد و صاحب مدارج اولیای
 شجرہ النساب پذیر سے و مادر سے شاہ مدار بد منظور تخریر سے بود کہ شیخ حضرت
 بلیغ الدین سپر شیخ علی است و نام والدہ ماجدہ و سے بیے سے صاحبہ بود
 و شیخ بلیغ الدین از اہل قریش است و نسب پدر و سے بخند و اسطہ بابے
 ہر پدر سے اللہ رحمہ متقی می شود و نسب مادر و سے ابو عبد الرحمن بن عوف

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

جو شایخ و بانی ملک بقدر مدتی تناول فرمودے و تا دوازدہ سال خوردن آرزو
سہم فرمایند و بیک کا سہ شریعی گذرانید و ہرگز حکام و متاجرت نفس نہ یافت چون
شیر راہم بموجب لذت نفس پروردے و اہانت آزار ترک کرد و تا دوازدہ سال بر
قدسے آپ جو اکثراً نمود و تالبت بخشش سال نان فکد تناول فسادت چون حضرت
میر محمد فرزند ولید میر کبیر علی ہمدانی و در کشمیر گردیدہ مجددت وے حاضر آمدہ
ادامت آوروہ استفادہ تامہ نمود و حضرت میر بکمال غایت و مہربانی متوجہ حال کشند
اطلاعت بیکران کردہم گا کہ میر محمد پروانہ بہمت بیت اللہ شد شاہ نور الدین مجدد شیر
سیدین سالمانے و شیخ بہاؤ الدین و شیخ سلطان کبیلے و بابا حاجے اوہم
کشمیر کے حاضر شدہ تکمیل سیدانہائے مقامات ملوک فاذر گشتہ قطب الاقطاب
خطہ کشمیر گردیدہ آنکہ حالات ملازمت شاہ نور الدین بامیر کبیر سید علی ہمدانی مشہور
ہر زبان عوام است تحقیق نہ پیوستہ و صاحب تواریخ عظیمیہ فرماید کہ شاہ نور الدین
ولی ماوراء النہر بود و بابا یام حمل وے رجال الغیب بخیرت والدہ ماجدہ و حاضر میگشتند
و سلامت گفتن بی بی لی و وے مجدد کشمیر کہ ذکرش بجائے وے خواہد آمد والدہ
آہناب ایشادت تولدین فرزند ارجمند و اولاد باسعادت آنحضرت
بقول صاحب اسرار البرادہ و تواریخ عظیمیہ در سال ہفتصد و پنجاہ و ہفت و وفات
آن جامع الکملات در سنہ شہتصد و چہیل و دو ہجریست و بوقت نزاع بابا الطیرین
کہ در کمال خلفائے آہناب بود بر بالین حاضر آمد و عرض کرد کہ اگر کدام آرزو
در دل حق منزل باشد ارشاد فرمائید کہ حاضر کنم گفت آرزوے من حق است
یا غیر حق کارندارم پس مہ بار کلمہ حق حق حق بر زبان آورد و جان بحق تسلیم کرد و بابا
زین الدین و بابا یام الدین و بابا الطیف الدین و بابا نصیر الدین و بابا قیام الدین
در کشمیر آسودہ اند از خلفائے کاملین شاہ نور الدین اند قطعہ از مؤلفین

اولاد کرد و شیخ فرمود کہ از برکت اسم یاجی یا تینوم پنج پسر ترا نصیب شوند و ما بنده طبع
 بعد کلان خود ہمین دست و پا قبول کرد بعد از ان شیخ اسحاق بولایت خراسان
 نشانی یافت و در آنجا سال در آنجا سیر نمود و باز بدست آمد و در آنجا شہر تے
 عظیم یافت و از آنجا باز بقصبہ میرٹھہ رفت و ہمانجا بر لب خون زیر درخت کشت
 کہ خشک شدہ بود اقامت کرد و بچہ آمدن شیخ درخت سرسبز شد ازین سبب میرٹھہ
 شہر است کہ است و سے از حد کشت پس مہمان ہمیش ز نادر دار بندہ است آمد و عرض نمود
 کہ از برکت انفاس مبارک شما از حق تعالی و پنج پسر بہن عطا گردیدہ اند شیخ فرمود
 کہ پسر کلان بن باید دو روز دیگر ہمیش شیخ را مہمان خود کرد و پسر کلان را مخفی کرد
 و غلام بچہ را کہ ہم عمر پسر کلانش بود با چہار بچہ خود حاضر آورد و با اسحاق منہر نمود
 کہ من پسر کلانت را می خواہم او اشارت لغلام بچہ کرد و گفت کہ پسر کلان من است
 شیخ او گفت در خانہ تو مخفی است ہمیش گفت شما را در خانہ خود آوردہ ام و ہر جا
 کہ باشند بگیری پس شیخ با او از بلند گفت کہ فرزندم قوام الدین چرا حجاب می کنی
 نزد من بیا آن پسر لبیک گو یاں حاضر شد و سر در قدم آورد شیخ او را در سہر زند
 قبول کردہ با خود در قصبہ کہتو برد چون عمر قوام الدین بہت و بیخ سنا لگے
 رسید بہت حق بیوست و از وفات او شیخ را بسیار قلق و اضطراب دہ داد
 با تفسی آورد او کہ ترا بہتر از قوام الدین فرزند سے خواہم داد کہ سلسلہ تو از تو
 روشن شود اتفاقاً قاسم ہمدان امام وقت عصر باو سے متحد شد و دہلی پیدا شد
 و عالم تارکین گشت و زن تاریکے دابہ از ملک زادہ ما سے اشرف دہلی سپہیرا
 از خانہ صاحب خود بیرون آوردہ بود و بسبب تاریکی راہ خانہ خود گم کردہ از پسر
 پیدا شد پسر بچہ و دیگر افتاد و در آنجا قافلہ فرو آمدہ بود میان آنجا عہ رفت
 چون شب شد و باو فرو نشست اہل قافلہ پسر سے صاحب جمال دیدہ اورا نزد خود
 داشتند و علی الصبح پسر را ہمراہ خود گرفتہ بجانب میانہ دو آب روانہ شدند
 و اہل پسر از دست اہل قافلہ بہت عجیب تساج کہ بملک میان دو آب براسے

[illegible]

برابر بعین نخست و سبت و یک خرمای و یک مشک آب براس طهارت همراه خویش
 در عجزه برزور و از هجره مسعود و ساخت چون برز عید از حجه برآمد علوم گردید که در
 چهل روز چار خرمای تناول کرده بود و بعد از آن از کتب و مسافرت و در دلی رسید
 و در سی و جهان خان گوشت از و انبخت است اتفاقا سید جلال الدین مخدوم جهانیا
 در آن ایام نیز در دلی رونق افروز بود و روزی وقت صبح و آن سید رسید
 هنوز از پاسبان فرود نیاورده بود که شیخ احمد از حجه فرود آمد و سادات خدمت دریافت
 حضرت مخدوم را و با یکبار گرفت و در گوش او گفت که ای جوان از تو بوسه دوست
 می آید چون هجوم خلق بسیار شد شیخ احمد از انجا برآمد و تا دوازده سال تقدم تجربه
 در عالم گشت و زیارت حرمین الشریفین فائز شد و باز بدین تشریف آورده سکونت نمود
 چون در سنه شصت و یک امیر تیمور گورگان بر سر دلی رسید و سلطان محمود دیر و زشاه
 از شهر برآمد و جنگ نمود و آخر تاب مقاومت نیاورده و بعد از تحصین قلعه دلی بجا
 کجرات رفت امیر تیمور حکم کرد که تمام خلق شهر دلی و توابع دلی را اسیر سازد این
 شیخ احمد هم در اسیران شهر اسیر گشت اتفاقا در آن ایام در دلی قحط عظیم افتاد و
 در خانه که شیخ احمد را اسیر و محبوس کرده بودند چهل کس دیگر نیز در آنجا مقید بودند شیخ احمد
 هر روز یک کجنان گرم از غیب با هر یک محبوس میداد و بعد از چند روز این کار است
 شیخ پیش امیر تیمور نقل کردند از شیخ را با چهل کس محبوسان بجنود خود طلبید و سوزت کرد
 و چهل کس خلاص کرد و حکم داد که هر کس را که شیخ میفرماید از قید خلاص دهند پس اکثر
 مردم شفاعت خلاص یافتند و امیر تیمور را بجا دست شیخ اعتقاد تمام پیدا شد
 چون اسیر بعد از هفت ماه بجانب لایت معاودت کرد شیخ احمد نیز بسبب خلاص یافتن
 و امرای دلی تا سمرقند همراه بود و چون از انجا برگشت خبر اسان آمد و از انجا در شهر
 کجرات رسید ظفر خان که از جانب سلطان فرزند شاه حاکم قدیم نروال بود بعد از
 سلطان محمود سلطان محمد بادشاه تمام ملک کجرات شد و خود را منظر شاه نام نهاد
 و مقتدر با خلاص شیخ بود و تشریف بری شیخ را در انجا عنایت شمرده و خود است کرد

صاحب میری جائیکہ خضر علیہ السلام نشان داده بود تباریخ ہفتم شہر ذیقعد سہ شہتہ ویزدہ
 ویزدہ کے کشیدہ و شہر معظم احمد آباد بناماند و سہ صد و شصت پورہ سیکنے محکمہ ہر یک
 برابر قصبہ کلان است و در دور قلعہ طرح انداختند و دیوار حصار بنا میت استحکام بنا
 نہادند چون قلعہ شہر برابر قد آدم رسید از تیغ برافشا و سلطان احمد ازین واقعہ بہرہ
 شدہ بخدست شیخ رخصت و شیخ بذات خود در آنجا رفتہ متوجہ شد در عین توجہ صورت
 شخصے جوگی رو برو آمد و گفت کہ نام من مانک جوگے است و این مقام از ان
 من است و شاہ جوی احمد ابن شہر را بنام خود بنا نہادہ اند تا آنکہ نام من ہم در نام شہر داخل
 و دیو قلعہ قیام پذیر نخواہد شد پس شیخ احمد یک جملہ مانک جوگ نام گرد و دوبارہ
 تعمیر حصار شروع شد و با تمام رسید و شہر احمد آباد آباد گشت چون عمر شیخ احمد از صد
 تجاوز کرد شیخ صلاح الدین نام را جیوت پیر را کہ از صغر سن بجایے فرزند تربیت
 کردہ بود جانشین خود کرد و فرخہ خلافت عطا فرمودہ و کچھ کھند و یازدہ سال حجت
 حق پیوست و صاحب تاریخ شرح جلالے و ساج الولاہت آورده کہ ولادت
 شیخ احمد کتو در سال ہفتصد و سی و شصت و عمر کھند و یازدہ سال و وفات
 قبل از زوال بروز پنجشنبہ دہم ماہ شوال سہ شہتہ و چهل و نہ در زبان سلطنت
 سلطان محمد بن سلطان احمد بادشاہ گجرات است و نیز صاحب ساج الولاہت
 تاریخ ولادت شیخ محمد دوم اولیا و تاریخ سنین عمر فقط قطب و تاریخ وفات آن نمیک
 ذات محمد قطب الاولیا تحریر فرمودہ و مرقد شیخ در موضع سرکینج کہ بفاصلہ
 یک فرسنگ از احمد آباد است بجانب قبلہ واقع شدہ از مؤلف

شیخ احمد بود مرغوب خدا	بہنامے حق فقیر بے نظیر	امجد آفاق احمد مجتبیٰ
سرور ازین مصرع توفیق شد گزیر	سال میلش الاک عالمی بخوان	شد و مالش مقدر احمد امیر
و شیخ احمد میفرمود کہ چون زیارت روضہ منورہ حضرت شاہ رسالت بہ بندہ مشرف شدم	امام خان جہانے و شیخ تاج الدین سرکینجے و یک کس دیگر در محبت ایند رویش	بودند و مسجد نبویے فرود آمدیم بوقت شام یاران در نظر طعام افتادند و

[illegible]

و سے بچہ بزرگید شیخ منیر بائے ولایت اور دو ہمہ اعیان و اکابر و امرا سے
 منبر را اعیان ساخت لیکن شیخ جمال را طالب نکو روز دیگر شیخ جمال شکایت کرد
 و گفت کہ ہمہ اعیان و اکابر بشہر را طلبیدید و مرا کہ یار ہدم و مولس محرم بودم از طلب محرم
 و اشتیاق شیخ منیر کرد و فرمود کہ جمال ہالین طعام منیر بائے ولایت سکت اودہ بود
 سگان دنیا را طالب کردم و ترا کہ حبل آذنیائے جون می طلبیدم و فات وے

در سال شصت و پنجہ و ہشت ہجریست از مولف جمال جہانہ شیخ اکرم جمال
 کرم شہ با جمال بہشتہ بتاریخ جمیل آن شاہ دین نداشت کہ عابد جمال بہشت

مولانا جمال الدین پورا سے قدس سرہ کفایت وے ابو ترید است
 لہذا رکب علوم ظاہر برکت متابعت سنت و رعایت شریعت بجائے رسید
 کہ صاحب کرامات و مقامات بلند شد و وے اگرچہ بظاہر دست ارادت پییر
 ندادہ است اما اولیسی است و بفیض روح یز فوج حضرت شاہ نبوت صلعم مستغفر
 مستغید گشتہ چنانچہ میفرمود کہ ہر گاہ کہ مرا مشکلی بوقوع آید حضرت رسول صلعم اللہ
 علیہ وسلم بوسطہ غمرے دفع میفرماید نقلاست کہ روزے شیخ از اصحاب خود
 نمائندہ طلبید و گفت امروز شانہ میکنم کہ حضرت رسالت پناہ صلعم مرا امروز فرمودہ است
 کہ یا ابو بکر یا عمار خود را شانہ کن کہ سنت منست و شیخ اعتقاد دے لے بخندست
 شیخ ظہیر الدین بسیار داشت و بخندست و سخن رسیدہ بود اگرچہ دست بخت
 بوسے ندادہ است و صاحب فحاشات الانس میفرماید کہ روزے با جناسختہ از
 دوستان بزیارت مولانا جمال الدین پورا سے رفتم وقت بازگشتن شمعے
 از اصحاب من در دل گذرانید کہ اگر شیخ را کراستے ہست بیاید مرا قدرے
 کشش عطا فرماید چون روانہ شدیم شیخ اشغف را آواز داد کہ کیساعت باش
 از اندرون یک طبقہ موی بیرون آورد و بوسے داد و گفت از داو کن کشش مرا
 معذور دار کہ در باغ من درخت کشش نیست و فات شیخ در شب دوشنبہ
 دہم ماہ ربیعہ سال شصت و شصت و دو است از مولف شہ جہانہ جمال الدین

ظاہر ہے شفیقہ نے در کتاب جو اہل الاسرار کرامات آن خزنہ مفصل و شرح مندرج است
 نقلت کہ شیخ شمس الدین مسیح و شام با تباع طریقہ شیخ زین الدین خواجہ نے
 مذکور ہر مشرق و مہا نذر و بھبت شیخ بہا و الدین عمر نیز ارادت داشت و در اوایل
 حال اور اجنبی قوسے دارد حال شد کہ از ہوش برخت و چند نماز کا از دوسے فوت
 شدند و مسافر ہو کہ در آن بہوشی مشایخ عظام مثل زین الدین و بہا و الدین عمر میں
 تو بہ مسافر ہو و نذر از تو جمع بحکیم ہوش بنیادیم آخر شیخ الاسلام احمد جام بصورت خواجہ
 ابو الکلام حمد خود بر من ظاہر شد و نفس مبارک بر من و امید ہے الحال ہوش آیم
 و بقیہ نامے نماز اسے فوت شدہ خود پر دستم نقلت کہ شیخ شمس الدین بہ
 تصنیفات شیخ محی الدین بن العربیے منتقد بود و مسئلہ توحید موافق آن بر سر منظر تقریر
 مے کرد و یوں ہیج کہ اندرے را بران مجال انکار نبود و شیخ سعد الدین کا شفرے
 و شیخ جلال الدین ابو زید پوراسے و غیرہ عزیزان وقت در محاسن ہی حاضر مشہدند
 و دوسے سماع را دوست داشتے و در خالت سماع و جہ فرمودے و در محاسن سماع
 و عطا دے اگر کسی را خطرہ در دل خطور کردے و دے نے الفور بخواب آن پر دست
 و لے خاطر دے نمودے و فاسات آن جامع الکمالات بروز شنبہ بہت و
 ششم جہاد سہ الاولے سال شہادت و شہادت و سہ ہجریست و مزار پر ابو اردر
 ہر ات فرزند یک مسجد جامع قریب مسجد شیخ ابو زید مدفونہ ست و عارف نامے مولانا
 عبدالرحمان جاسے ابن اشعار در تاریخ وفات و دے درج نفحات الانس فرمودہ ست

شیخ اکمل قدوہ کامل کہ بود	اہل صوفیہ را بہمنی رہنمون	خواجہ شمس الدین محمد کر عیش
آسمان پوشیدہ و لعل نیکو گان	ساخت جادو سقا قدس شہم	خیمہ زوار خطہ اسکان برون
چرخ دہن چون پایہ قدس	سال انجمن بریں ہرچ رون	قطعہ از سواست
رفت شمس الدین زین فنا	سال نقل ابو بصیر یقین	ہست شمس الدین امیر مہربان
نیز شمس الدین محمد ہر دین	نیز شمس الدین مادی زبان	کن بیان ہم سال میلان
مولانا جلال الدین	سجلہ قدس سترہ از عظام	محمدین و کبراسے

بدین نوع در تاریخ عظمی است که چون سادات بهقی اختیار امور سلطنت در کشمیر
 بکنے یا نقد امرا سے ذرا بقل نشان مستعد شده در زمانه بادشاه بر سر نشان رختند
 و بسیدین وزیر را بچاره کشتن قتل رسانیدند و همانوقت کسی از مستعدان
 و صومعه محمد این بهم رسیده آنحضرت را بهم که از سادات بهقی ابو شمس گردید و آنحضرت
 بوقت آخر این اشعار فی البدیهه بر زبان آوردند: **سم آن زند جهانگر و سجا فست**
الحکم این بر د جهان بشمارم اگر از عشق تو افسرد و گو برود لیکن این ستر توان گویم کجی
 ایضا من غم ز مصلحت الی و کار میدان مقین گشتن من هست بگناه: اکنون بیا و شوخ و بازی
 مزار من: تاریخی ظالمان تمکد شود و سیه: و فرمود که براس خنسل من تخته از غیظ ظاهر شود بر آن
 مر خنسل فرمود و بجاک سپار ندیس علی الصباح دیدند که تخته صندلین بر روی دریا
 رو بروی خاتمه بر آب موجود است برداشتند و مر غسل دادند و در خانقاه دفن
 کردند و این واقعه شهادت سلیم ماه و قید سال شمس و هشتاد و نه بعد فوت سلطان
 زمین العابدین بیازده سال بوجود آمد وفات سلطان زمین العابدین در سال
 شمس و هفتاد و هفت و شمس کشمیر تاریخ وفات و سده درج تواریخ عظمی است
 نقل است که بعد وفات آنحضرت شخصی از مستعدان و سده ملادولت نامی قریه
 از وزیر بادشاه اجاره گرفت و بسبب آنکه زدگی و نقصان زراعت نقصان عظیم
 برداشت و چون وزیر از آفت ارضی و سماوی کار سده نداشت همه از آنجا البیت او
 بموضع اجاره برگرفت و سده محتاج باره نان گشت شبی شمس مزار اشراف رفت
 و ناالان و گریان خواب رفته در خواب دید که حضرت میر محمد دم حمزه و شیخ بهاء الدین
 علیا اشراف میرزا در میفرمایند که وزیر ظالم مرید خاندان شاه نورالدین است بر سر
 شفاش این شخص نزد شاه نورالدین باید رفت پس هر سه بزرگوار از آنجا
 حمزه دست حضرت شاه نورالدین رحمه الله علیه رفته شفاعت و سده کردند
 فرمود که امشب آن ظالم را تنبیه خواهم کرد چون صبح شد وزیر ملادولت را نزد
 خود خواند و پیشه که گرفته بود همه واپس کرد و رضائمه و محال نمود و از مولف

مقامات عالیہ و جامع علوم شریعت و طریقت بود خلق کثیر متفق بر ولایت عظمت و سبب بجز و غوثی و صاحب کتب کمال داشت و بوقت خواندن قرآن مراحتی دست داری و از خود رفتی و اورا القابین بسیار است بجز آن اخلاق حسنہ و تفسیر حسینی است کہ در نظر علمائے عصر و مشایخ دہر لبائیت مطبوع اقتادہ وفات و ۷۰ سال ہنصد و دہم ہجرت و این شیخ ہمہ صولانا عبد الرحمن جائے بود در مختار شریعت و خلق کثیر حاضرے شد و نہایت میر سید از مؤلف

میر دین صاحب علم التین عالم مہموم محمد حسین شیخ ابو د سال و صاحبان

نیز زنجبوم و محمد حسین شیخ جلال الدین بن عبد الرحمن سیوطی

از کبرائے علماء و عظامے مقام و افاضل محدثین و مشرین وقت خود ست و

احدے را از مفاضلان وقت باوے تاب مقام و مباحثہ بنود و تفسیر در المنشور

بولفت اول جلالین از توالیف و تصانیف و دست و دیگر کتب عمالے شب کہ

وے تصنیف کرد زیادہ از چار صد جلد ہستند و وے در تفسیر مولفہ خود فرمودہ است

کہ در قرآن مجید دو جائے مجتمع نیامدہ سوائے دو مقام یکے عقدۃ النکاح حتی

و دوم لا ابرج حتی و دو کاف و دو عین سوائے سنا سلم من التبع غیر الاسلام

دیگر کسی جانپادہ و نیز تحریر فرمودہ است کہ دو آیات شریف در قرآن مجید

جاوے تمام حروف تہجی اندیکے انزل علیکم من بعد النعم و دوم محمد رسول اللہ

والدین مودہ شدار علی الکفار و نزرگان دین این ہر دو آیات را قطبین گویند و نیز

فرمودہ است کہ در عند سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سہ کس اصحاب انصار

بآن یکے سہا بن جبل و و م عبادت بن الصامت سوم اولے بن کعب

سہارم ابو الدرداء انصار بے پنجم ابو ایوب انصار کے جمع کردن قرآن مہم و وفات

وے باقوال صحیح در سال ہنصد و یازدہ بوقوع آمدہ از مؤلف

چون عزالدین ابو یوسف و جلال است نہ و سنا سو جنت روان سال تاریخ وصال از جناب

فاضل افضل مشہور سرور غیا پس جلال الدین مقبول خدا دوستدار حق جلال الدین

صدیق بن ابرہہ سے پہنچے وہ ہر برج سے تہہ تہہ قل ہوا اللہ را حمد خواندہ می رسیدند و اولیایا
مولد حضرت شاہ رسالت جبکہ اوشہ علیہ وسلم ہر روز یکبار تنگہ زیادہ می کردند تا در
روز دوازدهم دوازده تنگہ شد آنرا براہ خدا یاد و ایشان مسید او دوز ہر روز ہر دو
بر او رستم قرآن گنایندہ دعا میکردند کہ دو سہمانہ تہاے موت شہادت نصیب
الشان کنند آخر چنان بود قوع آنکہ کہ شیخ زین الدین را در سہانہ دست و دست
شخصہ از غلامان نافر جام زہر داد و شیخ زید الدین ہمراہ سلطان ابراہیم در سہانہ
نہضدوسی و دوز از دست گرفتہ شد تا رسید کہ مرزا راوار ہر دو نیز گوارہ دینی خطم

تاریخ وفات شیخ زین الدین از مؤلف	شیخ زین الدین شہید با حفا
چون زندہ یافت در حبس سید بہر را بخش شرفی از فلک	لغت زین الدین عالم شہید
تاریخ وفات شیخ زید الدین از مؤلف	شیخ زید الدین قحیل راہ حق
وصف او بہر دست از لغت سید سال تراش چہستم از حسنہ	لغت طالب بندہ دل عاشق شہید

شیخ یوسف قتال قدس سرہ فرید قاضی جلال الدین لاہوریت
کہ ہر او بود و در او دل شیخ یوسف بمقام ہفتیل کہ از عمارت سلطان محمد تغلق
بود و مقبرہ او ہم در آنجا است مشغول میوہ و ریاضات شاقہ کے کشید ہمدان افکار
شخصے از اولیاء کہ او ہم جلال الدین نام و امانت نمست ولایت نزد خود داشت
بہر وقت او رسید چون و س کے ہم طالب بود و حدیث از دے گرفت و بکرتب
والا رسید وفات دے در سال نہضدوسی و سترہ سے است از مؤلف

یوسف قتال شاہ بانجھال	رفت چون از داروینا دجنان طالب قیاض سالک کن رستم
یوسف ثانی ولی حق بن بخوان	مولانا شعیب قدس سرہ عالم و عامل در ظاہر

و باطن کامل و در غلط و تنبیک و در سخن و تقریبے نظیر بود و بوفیقہ او وعظ
گفتی یا قرآن خواند سہم یکس احوال عبود از ان لہ نبود س کے اگر چہ یاد گران بر سر
و یا کار ضرورے در پیش داشتی ایستادہ شد س کے و اکابر علماء و علماء و مجاہدین و غلط
و س کے جافر شد س کے و اصل مولانا از لاہور بود و الیہ ہجرت مولانا منہاج الدین

مسافریت بسیار کرد و نوشتنهای یافت گویند که و سه را مرتبه نقل اروج که مرتبه ایست
از ملازمت آن حضرت نفس ناطقه سالنی حاصل بود و بجهت آن از اکثر احوال
قرآن باضمیه و تحقیق با خبر و او میگوید که و سه در تخریض قرآن فسرید البکر
بود و در محامد قرآن را پیش آن سب و کائنات علیه السلام و معلوۃ تجوید بنمود بلکه شیخ
عبد القدوس گفتگو میگوید که از اولیای زمانه بود قرآن را پیش و سه تخریض نمود
و مدتی مدید در خانقاه و سه بود وفات و سه شب چهارم ماه محرم سال ۸۸۸
و ۸۸۹ هجری است و مقبره او در مدینه عقب مقبره عالم خواجه احوال قطب الدین

مجتبای ساری است از مولفان	سلیمان ولی نادری متقی	سفر کرد چون از بهمان جوان
شود و تبال تر جیل آن شاهان	پادشاه ولایت سلیمان عیان	در گریه سلیمان سخن خجیل
نگو و وصل آن شیخ عالی مکان	شیخ حسین خوارزمی قدس سره	

در طریقت مرید حضرت مخدوم محمد اعظم نجاشی دومین پادشاه علی بیدار و در شیخ رشید الدین
اسفرائینی دومین مرید شیخ عبدالقادر انشایی بادری و در شیخ اسحاق خلکانی
دومین مرید شیخ علی سیدانی است از کبار متأخرین و پیران دین و صاحب کرامات
اجنبه و مقامات بلند بود و وفات حاجی محمد مخدوم اعظم پیر و شفیع شیخ حسین
خوارزمی در سال نهصد و سی و هفت و وفات شیخ حسین در ملک شام
در سال نهصد و پنجاه و شش و قبول الحسنة در سال نهصد و پنجاه و هشت و حضرت

تاریخ وفات مخدوم اعظم حاجی محمدان مؤلف	پیر اعظم حاجی سبت الحرم
قطب عالم بود بر این اقله	مادی مخدوم سلطان الدی
ناریخ وفات شیخ حیدر مؤلف	مرید حضرت مخدوم بود اهل کمال
لبس طرب او خوان عمر خوار و	سید رفیع الدین صوفی رح

جامع بود میان فضایل تنبیه و آباست کرامت بود همه علما و صلحا بود و مذمیر
 حسین الدین صاحب تفسیر منتهی از اجداد او است که سائر سال مجاور مدینه
 منوره بوده است و تعلیم حدیث و تفسیر را کرده و مولانا جلال الدین دوالی است

[illegible][illegible][illegible]

۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳
۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷
۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵
۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹
۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷
۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱
۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹
۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱
۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵
۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳
۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷
۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵
۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹
۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷
۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱
۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹
۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳
۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱
۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵
۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳
۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷
۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵
۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹
۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷
۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱
۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹
۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳
۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷
۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱
۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵
۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳
۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷
۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵
۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹
۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳
۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷
۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱
۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵
۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹
۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳
۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷
۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱
۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵
۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹
۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳
۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷
۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱
۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵
۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹
۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳
۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷
۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱
۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵
۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹
۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳
۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷
۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱
۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵
۳۹۶	۳		

اقطاب و اخوان رسید و چہرہم دوسے از سادات عظام پیشاپور بود و محمد از آن
 در مہندوستان تشریف آورده قیام پذیر گشت و گویند کہ شیخ محمد غوث
 قدس سدرہ بوقتیکہ چہار دہ سلاسل بود و سیاحت بسیار کردہ و از مشایخ عظام کرب
 خانوادہ فیض یافتن حاصل نمود و بخرقہ اسے خلافت ممتاز گشت و در دالت صیانت
 کوزہ آب مقدار سبب برکتش برداشتہ و بصلہ و مہربانی و عہدہ اسے در دست گذرد
 و در جسم بفاہیت صفت داشت و صاحب اختیار الا خسیار مہربان بود کہ شیخ
 محمد غوث چون بروز اول بقصد اروا شاہ گشت شیخ حمید رفت شیخ حمید
 بر نیابت و اورا در کنار گرفت و گفت یا شیخ محمد غوث ما مہرین و قوت پرست
 کہ این شخص را بے آنکہ این مرتبہ رسیدہ باشد غوث خواندن چہ معنی دار و غرور و قال
 نیک است کہ پدر نام پسر خود شاہ عالم می زند اگر چہ اورا آنوقت شاہ عالم نمی باشد
 و نقلست کہ در اوایل شیخ محمد غوث از اہل دعوت بود و در ملکہ کلچر ریاست
 دعوت اساسے الہی نمودہ آن کار را چنان بحال رسانید کہ در مہندوستان
 خود نداشت آخر کار آن کار را بیکار تقدیر نمودہ بکار عفا سے باطن پر داشت
 و دین کار چنان سے و محمد بنو کہ کیے از اقطاب وقت شدہ نصیر الدین
 ہمایون بادشاہ از مستقدان و سے گشت و دوسے در حالت عروج حال خوشی
 کتابچہ موعوم بمہراج نامہ تصنیف کردہ بود و در آن کتاب سب مقامات عالی
 عروج خود درج کردہ چون بادشاہ ہمایون محزون الیہ است گشت و از ہند
 بطرف ایران رفت بچشمے حامدان مہراج نامہ شیخ باختر شیر شاہ بادشاہ
 بردند و لہر فی رسانیدند کہ دوسے درین کتاب کلمات خلاف شرع و غیر فریبہ است
 شیر شاہ در پے آزار و بے شد پس شیخ از گوالیار بہ گجرات رفت کما کہ
 ہم لہر اورت و سے برخاستند و محضرے نوشتہ مستعد قتل و سے نمودند و در آن
 حال شیخ وجہ الدین گجراتی کہ مہر و فقر علمائے و ملہائے و مشایخ گجرات
 بعد و بخت شیخ اروا ہم داشت لہر فی رسانید کہ چون مجلس علمائے

[illegible]

میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ	میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ	میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ
میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ	میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ	میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ

[illegible]

فرستادند سید دین بخش بود که غلام از باز آمد و از هر جا که با سبک بود آشفته برده بود باز نهاد
و بر پشت و صاحب تواریخ اعظمی میفرماید که بابا قدس هر دو سکه در او افر حال
نجد مست شیخ محمد و مخرمه حاضر شده بهیت کرد و داخل طریقه سهروردی گردید و خرقة
خلافت یافت و حضرت بابا او و خواجه حکایات کمالات و ذکر خوارق و کرامات
و سبک در تصانیف خود بسیار درج فرموده و وفات او سبک تواریخ حکیم نام و تقویم
سال نصد و هشتاد و شش هجری است و صاحب تواریخ اعظمی در تاریخ وفات
او سبک میفرماید که شیخ دین بود افرین شهر اندر عهد خویش و به فروش شیخ دین بود آمده تاریخ سال

قطعه از مکتوبات	شیخ اقدس مقدس عالم	اگرچه بخشش بدو جهان فایده است
طاعتش بهت بخیران الافوا	بزرگوارم قدس السلام	سید غیاث الدین

کیلائے لاہور سے قدس سترہ دما مزادہ بلند اقبال سید عبدالقادر
کیلائے لاہور سے است کہ ذکر خیرش اول در سن نصد و چهل و دو و پانزدان
عالیہ قادر بہ مرقوم شدہ مردے بود بزرگ و متقی و پارسا صاحب جذب و
شوق و ذوق و در مردمان بنام دولت شاہ آشفته مار داشت و موضع پرست
دولت آباد بجای خرننگ بیرجن لاہور آباد کرده و سبک بود و اگرچہ آنجا اباجارت
و خلافت لبلیکہ قادر بہ از پدر عالیقدر خود داشت اما از دیگر سلاسل ہم بہرہ
کامل و حصہ وافر حاصل کرد و مردمان اورا بہر سلاسل عظام می خوانند و نسبت
آبادی و سبک چند واسطہ در میانے حضرت محمد بن سبک سے شیخ عبد القادر سلانی
بہر سبک بہر طریقی کہ سید غیاث الدین دولت شاہ بن سید عبد القادر شاہ نے
بن سید جمال الدین بن سید جلال الدین بن سید یوسف بن سلطان شہید
بن سید اہم بن سید محمد و بن سید اسماعیل بن سید راقی بن تلج الاقطاب
سید فتح نصر بن قطب الافاق سید عبد الرزاق بن غوث الاعظم شیخ عبد القادر
کیلائے قدس الشہر سمرقند و ذالکدہ باجدہ سید غیاث الدین ارغشتہ
میر کفایت خان امیر ہمالیہ نے سید بہا کر سے و از وطن عفت و سے

مولانا محمد کر شاگرد رشید عارف نامے مولانا عبد الرحمان جاسنی جو تحصیل
 علوم و فنون کے کردار و پیشگیام اور استاد مخاطب بخطاب جاسنی گرویدید
 ازان بجز بجا و حق حقیقی بر ریاضت و عبادت پر وادخت و مدتی باریکار
 مصروف ماند و نسبت اولیے بروحانیت حضرت امیر کبیر سید علی محمدانے
 حاصل کرد و از کاملین وقت شد و بمن بعد یاد اود شرفیائے ارادت و محبت
 سجدت شیخ کمال الدین سینی خوارزمی حاضرت و بیہتائے وئے ارادہ
 تشریف نمونقذ مصمم گروید تا بخدمت حسین خوارزمی مستفیض شد و الدین و
 اوجب تاد کہ در این باب مانع آمدند از روحانیت امیر کبیر مامور شد کہ مانع
 حال سے نشود و شیخ یعقوب بہار شوق از کشمیر پا در سفر نہادہ غایز سمرقند شد
 و بیرون دوزارہ خانقاہ مقام کرد و شیخ حسین سیم از تشریف اورے وے
 بحالم باطن مطلع شدہ حتی الباب باستقبال برآمد و ہم کتاب خود بروز خانقاہ
 برد و بر ارادت خود مشرف ساخت و بکار پیغم کشی مبلغ خانقاہ مامور فرمود
 در اندکن مانع بچشم و بیت وے جہد بلع و سعی موفورہ بکار بردہ خسرقہ
 خلافت پوشانید و بختیر خفت نمود و بجز رسیدن کشمیر جواب ہدایت
 واد شاد و تصرف خدا داد بر آئیناب مفتوح شد و فوج فوج سالکین حجب
 جوق طالبین باستفادہ رجوع آوردند بعد مدتی باز سوداے ادراک
 خدمت پیر روشن ضمیر دامن گیر حال شیخ شد و از کشمیر سمرقند رسیدہ باتفاق مشرد
 ارشد بجزین اشرفین تشریف برد و از انجا پیشہ مقدس رفت چون در آن
 ایام شاہ طہماسپ صفوی کے مذہب شیعہ داشتند و از غایت تعصب عداوت
 شخصے کہ از اہل سنت و آئینا برستے تقبل نہانید و شیخ بابا دوست شاہ
 ملاقات کرد و با طہماسپ خوارق و کرامات اور اسطیع خود ساختہ و از
 قتل اہل سنت بازداشت من بعد از مشرد بہ بغداد و شرف شد و از شیخ آئینا
 ابن محمد حبیبہ مبارک امام الامیر و ابو حنیفہ کوئے رضہ حاصل کرد و

امرا کے اکبرے بود گنبد عالی بر مزار گوهر بارش تعمیر ساخت کہ مہجرت از مملکت
 چون مخبر غوث از دار فناء کرد دولت رفت در اخیان جامع فیض بہت نامکش بگو
 بناج کامل سید ابراہیم خان شیخ عبدالحق جاسے قدس سرہ الشہر بامرا
 الشامی از اولاد ماجد شیخ الاسلام احمد جام است و در مومنت زندان
 از توابع ہر است است سکونت داشت حاجب مقامات بلند در ایچ احمد
 صاحب سفینۃ الاولیاء سیف بید کہ غارت حق آگاہ ملا شاہ میفرمود کہ چون
 عبد اللہ خان از یک از ماور النہر بارادہ تخر خراسان روانہ شد و زندان
 مجدبت آنحضرت حاضر آمد و براسے فتح قلعہ التماسے و عاکر فرمود کہ بعد از دہ روز
 و نہ ساعت ابن قلعہ مفتوح خواہ شد انشا اللہ تعالیٰ التعلیل بکار نباید بود چنانچہ
 بوقوع آمد کہ شیخ فرمودہ بود و نیز حضرت ملا شاہ زبانے والد خود نقل مسکرو
 کہ شبی مجدبت شیخ عبدالحق رقم دوسے در آن وقت ارادہ فتن زبانت از خود
 عبد اللہ انصاری سے داشت چون شب تاریک بود بجادے فرمود کہ چراغ روشن
 کند اتفاقات روغن چراغ ہم نرسید پس چراغ را بآب پیکردہ وقتیکہ آب
 دہن خود نمونودہ در چراغ نہادہ روشن ساخت و چراغ بدست خود گرفتہ
 روانہ شدہ و راہ قریب یک فرسنگ بود و باد تند سے وزید چنان چراغ روشن
 چون بزار حجاجہ عبد اللہ رسید بجز و رسیدن چراغ گشتہ شد و زیارت بارہاں چراغ
 روشن کرد و بہمان طریق کہ رفتہ بود باز بجاسے خود آمد و وفات آن جامع الشاہ

در سال کہ از پنج ہجری است از مولف	رفت چون در خلد زین دار قما
گشت عبدالحق بمحل حق از خود شہر سال تہ طیش عیان	ماہ تا بان قلیہ حق مقبلا حق

میر محمد بن احمد کشمیر سے قدس سترہ از اعظم خلفائے شیخ یعقوب
 صوفی کشمیر سے بعد وفات شیخ بر سدا رشاد نشست و در ترک و تحبہ پر
 وافر بود بیکانہ روز گار شد و در توکل فرد زمانہ یکہ تمام سال گراما و سزا و یکا نامہ
 کرتہ گذرانید سے آخر با ستمد عابے واسے بیکلہ از کشمیر در آنجا شہادت برد

منقود الخیر است و صریح تاریخ وفات آنجناب کہ درج تواریخ عظمیٰ است این است	
و الحق حق قطب تاج اولیا کمال از مولف	وقت چون بدر و با حکم خدا
از جهان کمال کمال اہل حال	اشمع نور عارف گویا تاریخ او نیز سالک تاج عرفا کمال
<p>مولانا شاہ کہ اس کے تعمیر کے قدس سترہ اول شہر کشمیر سکونت ہواشت و بکار دیا دے مشغول بود و زبے گذرش در خانقاہ شیخ احمد قادری التعماد و شیخ مخدوم مونس کے از اہل غلطائے شیخ احمد بود ستوبہ حال و سے شد و دے را لبوے خود جذب کر دے الحال بخدمت و سے حاضر شد و مرید گردید و دور و جہ اندر ک تحصیل ظاہرے و باطنے یافت و در زہد و ریاضت و طاعت و عبادت و کشت و کرامت اشتہار یافت و خلق خدا نوج و رفوج بخدمت بابرکت و سے حاضر شد و شرفیاب ارادت شدند و حال وفات ان جامع الکملات بدین تمیز درج تواریخ عظمیٰ است کہ شب پنجشنبہ سال یک ہزار دہشت و چار بوقت نصف شب و از خواب استراحت برخاست و تجدید و صوم نمود و بحجہ خانقاہ نشستہ بذکر نفی و اثبات مشغول گشت چون در ذکر گرم تر شد زمین خانقاہ در جنبش آمد و زلزہ عظیم نمود و شد و ہمہ اہل محلہ در سکنای قریب جوار بیدار و خبر دار شدہ و ہر خانقاہ آور و دہ از ان وقت تا چاشت پنج بذر و شغل مشغول ماند و بعد از ان سر بسجود و منادہ و حیان</p>	
بجان آفرین توفیق نمود قطعہ از مولف	جناب شہ گدشاہ بوا نمود
از دنیا یافت در دربار حق باز	توفیق جامع فضل است تاریخ دیگر بارہ بخوان شکوۃ انوار
<p>شیخ حبیب الدین نو شہر کے کشمیر کے قدس سترہ اول از تاجران عالمے شان کشمیر بود چون داعیہ طلب حق و انگیزہ حال سے شد بخدمت شیخ یعقوب علی کشمیر سے حاضر شد و مرید شد و تارک الدنیا شد و عبادت و ریاضت اشتغال نمود و مورد فتوحات ظاہرے و باطنے گشت و خرقہ خلافت و استغراق بخدمت دسکریہ سے حاصل کر دے از دنیا و اہل دنیا</p>	

باقی اسے پہنچا دیا اسے کر دیا یہ ابن امیر در آن شهر در آن وقت خاص خصوصاً مجبور
 شیخ سے گشت و میگشت کر زیادہ از دو صد کم وقت جماعت نماز تعمیر گشت
 و سے حاضر میشدند و فاش آن جامع الکرامات بقول صاحب تواریخ اعظمی
 در سال یکیزار و سبست و شش و ہزار پراوارش در دفعہ سنورہ بابا و کشمیر یافت

در شیخ موسی ثانی و سہ اشہد از دنیا فرودس برین سال ترمیشیر و شیر و شیر و شیر

فتی رہنما و سہ دین شیخ محمد شریف کشمیرے المشہور بشوک بابا

قدس سہ اول از دنیا سہ دار آن خطہ کشمیر بود و من بعد از وادانت نہیں جز

و استراق و امر و حال و سہ شہزادہ ایل شیش حمل بردیو اسے و جنون و خود و اورا

بخدمت خواجہ مسعود کشمیرے برود و شیخ اورا بچہ خاص خود و لیاوت مشغول کرد

و مرید خود و عنایت بیخایت بحال و سہ سہ ذول داشت تا از کمالان وقت شد

و باین مراتب فائز گردید کہ خواجہ مسعود حلیہ مریدان خود را برائے تربیت و تحصیل حوالہ

و سہ کرد چون مرشد ارشد و ش وفات یافت و سہ میرزا ارشد و ش

و ہفت سال ہدایت خلق مصروف ماند و وفات و سہ بقول صاحب

تواریخ اعظمی بتاریخ نسبت و یکم ماہ محرم سال یکیزار و سبست و ہفت وقوع آمدہ

در قبور مرشد خود مدفون شد از مؤلف تریف از جهان وین بخت شہادت

خبر دسال الفتح و الحنیف الکتا کہ شیخ زین ماوی سہ دوبارہ بخوان اہل عرفان تریف

نباہ نسبت الشرح حصار سہ کشمیرے قدس سرہ ابن ہندوگ

اول در حصار سکونت داشت و در او از سلطنت سلاطین بچکان کہ از اہل شیعہ

فرمان روا سہ خطہ کشمیر بود و در کشمیر آمد و در محلہ حمیہ ملی سکونت و در زید و سوا سہ

بکار عبادت معبود حقیقی بکار سہ دیگر بکار سہ نہ داشت و ز سہ بدعت

شخصے از مشہوران شہر حسب الطالب سہ تشریف برد و بجز و جزو لنقمہ طعام

قبض احوال قلب عاید حال و سہ شد چون چند روز برین حال بگذشت و شہادت

ماجا گشت و پنجمہ صفت میزنا کہ قادر بی کرد در آن زمانہ علم شہادت و کشمیر می افراخت

[illegible]

خود ارشاد کرد که نشان قبولیت این بنده خاک لایست که چون چهل روز از دنیا
میرفتی شوندا از کبره آتش کهنه که دوکان و سه درهوار من است درخت
نئے برود بر سرگز و دانه تبت بدید بر سر بنده نایب همچنان بود قوع اند که فرمود از لایف

بشد ز دنیا چو درخت برین آناه قاسم و بی خوش قسمت آفت تاریخ خلقتش سب دور

ای صاحب عالم قاسم التمس آخراجه زین الدین ذوالشیمیر کے قدس ستره

سوداگر زاده بود در اوایل بکار سوداگرے اشتغال داشت بعد ازان بخدمت خواجہ

حبیب اللہ فی شہر کے حاضر شدہ فرید شد و بکار ریاضت و مجاہدہ پرداخت

و از کالیعین غم گذشت و تاحیات پیر خود بخدمتش حاضر ماند و حق خدمت گذارے

و جان سپارے بجا آورد و بجناب مرشد ارشد بدخوارادت داشت که روزی

براه عید گاہ بخدمت پیر روشن ضمیر رفت و در راه خضر علیہ السلام ملائے شد

و اشارہ توقف و صحبت کرد و خواجہ تاخیر روانداشت و حق صحبت خضر بر خود پیر

مقدم نہ لایست و فاست آن فالے و رجات بعمر چهل و دو سالہ در سال کینزار

و چهل و دو چربست و در محک کانی بسکن خود و کشمیر آسوده است از مؤلف

چباب زین الدین شیخ معلے کہ مثل او نہ بر روی زمین آچو تاریخ و حال او بچسب

خرد گشت که فاضل زین الدین آشیخ پیر میر شعی شطارے قدس ستره از عالم اولیا

و کبرائے شجاع سلسلہ شطاریہ است صاحب بقوف منظر خوارق و کرامت اہل ذوق

و شوق و سکرو جذب و حالت بود با میدان البنیاد و در شہر سر شہد سکونت داشت

و نور الدین محمد جبالگیر بادشاہ از عظمائے مستقدان و شیخ جاسے و مددگار روی بود

و فاست وے بقول صاحب مخبر الوہابین در سال یک ہزار و چهل و دو و

چربست و مزاد بر افوار و عنے و تصدیق از مفاہات میر شہد است از مؤلف

ولی بہان حضرت شیخ پیر اکرم شد بر او کار علم و عمل ابابریخ و شاعر ارشد ز دل

کہ پیر زمان و مستگیر ازل آشیخ ناظر اکبر آباوے قدس ستره صاحب

کرات کاہرہ و مقامات باہرہ و بحالات ظاہر و باطن کامل و شمل بود و زین الدین

شیخ بقول صاحب خبر الواصلین و تذکرۃ القدریات تاریخ مسیح دریم چاروی الا ذلے سال
یکتر از و پنجاه و بیست و هجرت سیر لیت و هزار و پانصد و سی و یک و سی و دو است از مولف

جناب ناظر آن مظلوم زیدان که شد ظاہر از ویس خرق عادت اولی عظم اند سال و شش

و گرفتار شد ملک کر بات شیخ محبت اللہ اکبر آباد سے قدس سرہ

از اکابر وقت خود بود و با نیت بزرگ و فدا شد و توبہ و کس بریاران بنامی سوزید و

در علم ظاہر سے کس سبقت از علمائے وقت برده و تصانیف بسیار داشت

و کتاب تاریخ خصوص از عمدہ تصانیف و نیت وفات و سے در سال

یکتر از و پنجاه و بیست و هجرت لیت صاحب خبر الواصلین بدو قوع آمد و هزار و پانصد و

و سی و یک و سی و دو است از مولف معدن حق شیخ محبت اکبر رفت چو زین دید با و چنان

سال و شش و هجرت زیدان گفت ندان شیخ محبت زیدان شیخ بابا علی کشمیر

قدس سرہ از فرزندان نامدار و خلفائے بلند اقتدار خواجہ مسعود پان پوریت

در زید و توبہ و عبادت و ریاضت بے نظیر بود سخن توحید بر لا گفته روزی

اخذ ملا شاہ خلیفہ اعظم میان میر قادری لاہور سے و کشمیر سے ملاقات و سے

تشریف برد و بر سر پوریا نزد بابا علی نشست چون بابا علی سوائے زبان کشمیر

بہجے زبان تکلم نیکر و ملا شاہ فارسی میگفت کہ با ہم ہر دو بزرگوار مسیح گفتگو بوقوع نیامد

آخر ملا شاہ از اسباب بر فاست و روی بدر و ازہ کردہ گفت کہ اینجا غیر از

پوریا چیز نیست بابا علی از حاضری مجلس پرسید کہ ملا شاہ چہ میفرماید گفتند

کہ میگید بد در اینجا غیر از چیزے دیگر نیست با شماع اینخے بابا علی ہر دو دست تماشام

برزائے جو نزد و گفت کہ اگر این بزرگ ذرہ براہ توحید میرفت و آشنائے

یوحنا نیت حق میداشت حق را میدید و پوریا را در میان نمیدید این سخن در گوش

ملا شاہ ہم رسید و برگشته آمدہ عذر ما خواست و با ہم ہر دو بزرگوار ملاقات دوستانہ

بوقوع آمد و فاست آن جامع الکمالات بقول صاحب تواریخ اشغلے در سال

یکتر از و پنجاه و نہ ہجرت و ہزار و پانصد و سی و یک و سی و دو است از مولف رفت از دنیا بخدا جاودان

کہ بود اندر دعو عالم طاق پانچے | وصال شیخ بنی طالب آمد | دوبارہ سالک مشتاق باقی
 مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کے قدس سرہ از اکابر علما دار عالم فضلاء سے
 عہد خود بود و در علوم ظاہر سے فرمایا ہر دورہ نور باطنی و حید المعرف و سجدت
 وفقہ و تفسیر کیا و صاحب تصانیف و شاگرد شید حضرت مولانا کمال الدین
 کشمیر سے بود و تصانیف و سے اگرچہ بسیار اندا یا جاشیہ تفسیر مینا و سے و کتاب
 مشہور و تفسیر تکرار و حاشیہ عبد الغفور از مشہور ترین کتب مصنفہ و مؤلفہ
 و لیست و نیز کتاب غنیۃ الطالبین مصنفہ حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر
 جیلانی سے جبکہ ان رشتہ حضرت شاہ بلاول قادری سے لاہور سے و اجازت
 روحانیت حضرت غوثیہ عظیمیہ حمید فارسی سے نہایت مقبول و مطبوع تحریر فرمود
 و بر دے جہان گیر و شاہ جہان بادشاہان پختا سے عزت و حرمت تمام پیدا کرد
 و حکما بادشاہ در لاہور سے سے گفت علما سے ہند را بر قول و فعل و سے
 جانے کے اعتراض و حکام عہد را و حکم شریع کہ بقوت سے سے جاری شد سے
 جاے انکار و اعتراض بود سے و شیخ عبدالحکیم فیض طریقت ہم سے از اکثر مشایخ
 عظام حاصل کردہ بود و بخدمت شیخ احمد نجد و سرہند سے غایت اعتقاد بہم
 رسانید و اول کسی کہ شیخ احمد را بخطاب مجدد الف ثانی باو کرد او بود شیخ احمد
 اورا بلقب آفتاب پنجاب بلقب ساخت و فات و سے بقول
 صاحب مخبر الواصلین در سال یکہزار و شصت و شست ہجری سے است از مؤلفات
 جو عبدالحکیم آن و سے بخدا بر دنیا ہی دون شہد بخت مقیم اندا شدی سال تاریخ او
 و سے حضرت غلام عبدالحکیم خواجہ محمد نیاز سے کشمیر سے قدس سرہ
 در اوایل یک سب ہزار سے انتقال داشت ناگاہ جاذب جذب حقانے
 و انگیر حال و سے شد و کشان کشان بخدمت بابرکت حضرت شیخ موسیٰ
 کبر و سے کشمیر سے شہر و بشرف ارادت مشرف ساخت و دے در اندک
 ایام باین چستی و چالا کے متوجہ راہ سلوک شد کہ بہت تن و دل در خدمت

کہ زبان زد قاضی عام ہستند واقفہ قتل سر بر مقتول بقول صاحب فخر الواصلین
در سال یکہزار و ہفتاد و پنج آمد و مراد پیر انوار در سبے است از موالف

آلہ اولی کہ سریش نام است بود از جام عشق یک دست سال فاشی از خرد جستم
گشت پیدا کہ مراد دست شیخ داؤد المشہور بعبہ مالو کشمیر کے قدس سترہ

فرایول کار نمک فروئے کر کے لیہ لان بخیریت خواجہ یوسف کانجو کشمیر کے

حاضر آمدہ و یوسفیہ جمیلہ کے بخیریت شیخ بابا علی بھار سے کہ از خلفائے

خطام بابا ہر دے رشی بود مرید شدہ حاضر شد و تکمیل کامل یافتہ و باوجود سیکڑی

بود انا بتوجہ مرشد کامل ابواب علوم ظاہرے و باطنے برومی مفتوح گشتند

و احادیث و آیات قرآن را بحد دلایل ثمریت و طریقت معانی شرح میکرد

و خوارق و کرامت بسیار بے اختیار از وی ظاہرے گشتند و بر اس حصول

قوت حلال بکار زراعت و شکاری اشتغال مینمود و وفات آن جامع الکمال

بقبول صاحب تواریخ دومرے در سال یکہزار و ہفتاد و پنج بھاریت و مراد پیر انوارش

دکشمیرست و درج تواریخ اعظمی است کہ بعد وفات شیخ داؤد الانیس خوشنویس

کشمیر کے کہ از مریدان باقیقدا آن قطب الاوتاد بود در فکر ہم رسائے مادہ تاریخ

وفات افتاد و وقت شب در خواب دید کہ شیخ شریف آورد و ارشاد نمود

کہ اے ملا محسن بر اس تصنیف تاریخ وفات من محنت کش و اگر زیارہ تر

شوق سب تاریخ وفات من ع غمست یعنی از عین عبد و از غین غلام اللہ

ز دنیا بستی چون فوت اقامت میر داؤد و شیخ یال مسعود و صالح متقی دولیش گفتہ

دو بار دوستدار فخر داؤد سید ابوتراب المعروف بشاہ گداسیہ

قادر کے شطرا سے لاہور سے قدس سترہ سید حسینی است

و ہاش از شیراز چون طلب حق از شیراز برآمد و پایندستان نہاد و در کجرات

رسیدہ بخیریت شیخ وجہ الدین گجراتی مرید شد و تکمیل سید چون پیر و شفیق

و سے وفات یافت در لاہور شریف آوردہ توطن گزید نسبت آبائی سے

باب ہزار و ہشتاد و یک ہجری است و مزار کوہ بار در لاهور است و وفات
 قاضی محمد افضل کرازا فاضل علماء و عاظم خلفائے آخناپ بود و در سال یک ہزار و نو
 ہزار و ہزار و ہشتاد و یک ہجری وفات سید ابو تراب شاہ گدا از مولف
 شہ کہ اسید و گے مستفی بندہ حق خاک پای پیر آب گفت تاریخ وصال او چند
 شد ولی سید گدا ہی پیر آب تاریخ وفات قاضی افضل از مولف
 کہیم اکرم و شیخ مسکرم شہ ابن کرم افضل محمد و شمس طالب افضل از نال گو
 زگر یا کزہ دم فقیر سید شیخ نجم الدین الشہور بابا با سخی ر کشے
 کشمیر کے از خلفائے عظام و میردان نیکام خود بہ مسو دانی پور کے کشمیری است
 و بعد اتمام سیر سلوک در موضع کہو شے پور و آمدہ در زیر دامن کوہ شاہ کوٹ کہ
 بہ تخت سلیمان علیہ السلام سرفست سکونت و زید و بحالت تجرید و تقید
 تنہاے بسر نے بردیون شاہ جہان بادشاہ در کشمیر شریف در روز سب داند خان غلام
 زیر اعتقاد تمام بجز دست شیخ پیدا شد و بابت وقت وے خلق کشمیر از ولایت
 و کرامت آنحضرت الگاہ گشت و خلقے کشمیر بحلقہ ارادت و را آمد و قیوے عظیم بات
 و فتوحات کشمیر وے نمود و شیخ انچہ فتوح میر سید جہان روز براہ خدا صفت می کرد
 و بہ جہان میر سید روزے خواہر شیخ یک اثر نے از زہد پایا بلا اجازت شیخ
 امتحاناً بکشت و در سرب خود و چپ نے الحال بدر و شکم مبتلا گردید و اثر نے از سرب
 بزاوردہ پیشکش نمود و شیخ جہان اثر نے بونے از زانے داشت و من مود کہ
 امتحان در ویشان سکینان نباید کرد و وفات وے بقول صاحب تواریخ
 دومے در سال یک ہزار و ہشتاد و دو ہجری است و مزار کوہ بار بخند کشمیر
 مسکن ولایت از مولف منور گشت از دنیا برد و اس جو آن شمس لکھنؤ الکر است
 زمر در ارتحالش جلوه گر شد جمال الاصفیائیم الکر است میر محمد علی کشمیر کے
 قدس سرہ فرزند ولید میر محمد نازک قادر کے کشمیر کے روزے است و از ہر
 برادران اگر چه جزو بود و ما عظمت بزرگے خدا داد داشت و بیعت وک ادا

لیکن از ہفتاد و سہ بوقوع آمد قطعہ تاریخ از مؤلف نور حق چون از عرفی و لاجل
گشت روشنی جہان سخنان طمش فیاض آفاق است نیز نور حق پر نور طلب عالم جوان

بابازاہد نا کامو کشمیر کے قدس سرہ خلف الصدق بابا شریف ناکامی
و خلیفہ حضرت شاہ حقانے قاسم است اول بیعت و سہ بندیت والدین و گوار است
و تربیت و تکمیل از خدمت شاہ قاسم حقانے یافت تھا کہ شبے شیخ زاہد
لغیر ادا کے نماز تہجد بندست شاہ قاسم میرفت و چند اجاب ہم کاب داشت
و چنانچہ بدست آمدی از خدام بود ناگاہ باد تند و زبرد و چراغ گشتہ شد زاہد
بابا انگشت سبابہ دست راست خود را بآب دہن کرکے فی الحال انگشت مانند
شعشعہ بیروخت و بان روشنی در خانقاہ بابا قاسم رسید خواجہ قاسم اور ا
بدانحال دیدہ در غضب در آمد و فرمود کہ اگر اینچنین قدرت داشتی چرا باد را حکم نہ
کردے کہ سپر آغ ترا گل نیگر و کہ حال تو مستور میماند حالا از خدا خواستم کہ باین
شوئے و تندے باتش بسوزے بعد چند روز آتش از غیب در جملہ
مسکن بابازاہد افتاد و خانہ بابا را ہم بسوخت در آن حال بابازاہد با مردہ خود بیعت
برادر دن صندوقے اندرون خانہ رفت قضا کار از سقف خانہ چندے نختہ ہا
سوختہ ہر سوزے افتادند شیخ بان آتش بسوخت و بقول صاحب تو از رخ
اعظمی این واقعہ در سال لیکن از ہفتاد و دو بوقوع آمدہ از مؤلف

کرد ملت چوزین جہان فنا در جہان شیخ زاہد اہل فلاح طمش نیکیخت کن تحسیر
ہم بخوان شیخ زاہد اہل فلاح سید حمید بن سید سعید بن فتح بن حاجے

ابو بکر بن سید عبدالقادر گیلانے لاہور کے قدس سرہ
از سادہ عظام و مشایخ کرام جامع شرافت و نجابت بود و در علوم ظاہری ممتاز و تمام عمر
ہدایت و ارشاد بسر برد آخر تاریخ چہارم محرم الحرام سال لیکن از نو ازین دار فانی
بوصال یزدانے پیوست و دولاہور مدفرا ت آہاے کرام جو مدفن گشت
بعد وفات دے سید عبدالقادر زینت افزاے مسند ارشاد گردید بستان تاریخ نیز ہم

[illegible]

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय	ॐ नमो भगवते वासुदेवाय	ॐ नमो भगवते वासुदेवाय
ॐ नमो भगवते वासुदेवाय	ॐ नमो भगवते वासुदेवाय	ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

[illegible][illegible]

مذہبوں میں شدید سے سال بسبب کثرت آب و قرب آن لمٹش مبارکش را انہی غریبوں پر وہ بھلا سے دیگر در محنت خاندان دین کروند از مولف	
چون حبیب دار دنیا خست است سن سال وصل آن قال از قس ایسا مشتاق و شیخ صادق است ہم حبیب بن شیخ جلیل مولانا محمد امین کا نے بلند میر کے	
کشمیر کے قدس سرور از عمدہ علماء و تحقیق فقہائے محققین جو دور اکثر علوم کا کیفیات مفیدہ داد و برسیا ز کے کتب متداولہ حوائی شے نوشت	
و شرح کرو و در علم فی الفیض و فی السیال موفیہ تصنیف نمود و اوقات شریفہ خود قناعت و توکل و سبقت علوم کے گذرانید و علما کے کشمیر میں مولانا غنائت کشمال	
ملا محسن بخیرہ شاگردان و سے بوند و در او آخر عمر برائے تہیہ جنیز و دختران خود کہ سجد بلوغ عمیدہ بوند سفر ہندوستان اختیار کرو چون فائز و پہلے شہر ہندوستان	
بمطابق بھلا سے دو از ہر خورند و میر و ند و عالم منام مولانا اشارے وقت کہ مہم تراکفایت کردیم کشمیر برد و بدرس علم مشغول باش پس مولانا از وہلے	
مسا و دت کشمیر کرد و وفات آن جامع الکمالات بقول صاحب تواریخ دوم دو سال یکہزار و یکصد و نہ ہجری سے است از مولف	
رفت از دنیا بفر دوس برین چون ابن نورعین شیخ زان اقطاب محبت مقتدا گو رطلتیش ہم دگر فرما ^۹ شیخ زان میر ناچو کشمیر کے قدس سمدہ فاضل اکبر	
و عالم تجربہ و دور علوم ظاہر و باطن نسبت ارادت و شاگردے بخواہ حمید چرخے و خواہ محمد داشت و تمام عمر در تدریس و تلقین و قناعت گذرانید	
و نہ اہل دنیا حاجت نبرد آخر در سال یکہزار و یکصد و یازدہ ہجری حق پیوست و شیخ عالمین تاریخ وفات و سے درج تواریخ اعظمی سے است از مولف	
چو از دنیا بفر دوس بن نرت اجاب شیخ تاجو میر حق باز شہنشاہ محبت گو و صالحین دوبارہ سر کامل تاج ابرار حضرت شاہ محمد قادر سے سے سمہ و در سے	
و کبر و شکست کشمیر کے قدس سندہ از سادات عظام حسینی و گیلانی است	

نمود و در کشمیر قریب بے عظمت یافت و منظر خوارق و کرامت گشت و وفات و
در سال یکزار و یکصد و ہفتاد و ہجری است و فرزند پراوڑ در کشمیر محلہ بلبل سنگ

زیارت گاہ خلق است از مولف

رفت زمین و بحرین عثمان اسال تاریخ و سالش مرور شد عیان اہل ہدایت عثمان

شیخ محمد ہاشم چشتی و سہروردی کشمیر کے قدس مسندہ

از قبیلہ سوداگران کشمیر بود و در غفوان جوئے مسافر شد و بقام پٹنہ رسید و بخت

حضرت شیخ یحییٰ چشتی مرید گشت و خرقہ خلافت یافت و بہ کشمیر آمد چون طلب

خدا نمود زبانی بود از خلفاے بابا نصیب الدین سہروردی فیض سلسلہ

سہروردیہ حاصل نمود و بموضع خانہ بازار لٹن گرفت و ہدایت خلق معروف ماند

وفات و سے بقول صاحب تواریخ دومے در سال یکزار و یکصد

و تیرہ ہجری است از مولف

شد دنیا اشتم اجلال شہت آفتاب خلد گو تاریخ او ہم بغیرا اشتم اجلال شہت

شیخ عبد الرحیم کشمیر کے قدس مسندہ از نمودان کشمیر بود چون جاذب

عجب رہائے اور انجود کشید بخت شہت شیخ نجم الدین المشہور بہ بابا سنجے سید و شرف

باسلام شد و تعلیم و تلقین و تکمیل یافتہ از بزرگان وقت گشت و در کار ارشاد و عمرے

نبرد نمود و صاحب تواریخ اعظمیہ میفرماید کہ شیخ عبد الرحیم سید اسے شیخ نجم الدین

فیض سلسلہ کبرویہ از بابائے الدین کبر و سے نیز محاصل کرد و در ماہ شوال سال یک

ہزار و یکصد و بیست و ہجرت حق پیوست از مولف ردیاسی دامن شد بخت دان

چون صاحب حال عبد الرحیم تاریخ فرجیل او گفت دل کہ محمد دوم اجلال عبد الرحیم

فرز احیاءت بیگ کشمیر کے قدس مسندہ از خلفاے

میر محمد کبر و سے کشمیر کے است و از شیخ آدم بنور سے استنبود سے

محمد و سے نیز فیض صحبت اند و خت و در کشمیر علم شینت افزا خت و در خت

ماہجدار سقاہت محفل خلد منزل دے حالی از فیض عشق و ذوق و شوق

کردید و چون از زمانه مستدر طلقش خاوری و هر حیدر گو | اسم بخوان میر محترم حضرت
 مولانا عنایت الله شالی کشمیری قدس سره از اعظم
 علما و کبرای فضلاء و اشراف مشایخ متاخرین شهرت از مولوی
 ابوالفتح کلو و مولانا عبدالرشید زکری و فرزندان خواجہ حمید جرجی تحصیل علم نمود
 و در اندک مان بر علما ہے وقت نفوذ و تفصل حاصل کرد و کتب مجاہدہ مستبرزان
 حق ترجمان خود حفظ داشت و بخواندن متنوسے مولانا سے روم شایق تربو و
 چون در علوم ظاهر کامل و اکمل گردید بر اسے حصول اسرار طریقت اول تجدد
 شیخ جیفه الله کارو کے سرمد ہے حاضر شدہ و فیل طریقه عالیہ حمیدہ مجید گشت
 و بنوہ اول سلطان الافکار بر وجود برکت اسود وے جاری شد من بعد
 کشمیر آمد و از دیگر مشایخ کبروہ سرورید کہ در کشمیر بودند تکمیل سید و خرقہ ماسے
 خلافت حاصل کرد و بعد از انصایح و ہدایت خلق معروف ماند آخر دہ شعبان العظم
 سال کبیر از کعبہ ولست پنج رحمت حق پیوست از مولانا

چو شیخ عنایت لطیف الکر زونای دون یاد غلدر جا | تاریخ ترمیل ن شاه دین
 گویا عنایت و لے مقتدر | شیخ حکیم عنایت الله کافی کشمیری قدس سره
 خلعت حافظ محمد شریف طبع کشمیر سے است و با وجود تکمیل تفصیل در علوم ظاہرے
 و باطنے در علم طریقہم مدعیوے داشت صاحب تواریح و مرئسے
 سفیر ماید کہ روزے حکیم عنایت الله تقریب بہت کوہ شریف بردنا گام و دیان
 یاران خود بہ زبان آورد کہ اگر چه ارادہ مصمم داشتیم کہ چند روز در میر و شکار بگذرانیم
 اما معلوم شد کہ بارام اجبت شہر زود ترست و یکے از اہل مجلس اسب ہسم
 مفید و باران رحمت اسے ہم نازل شود و از امر اسے شہر شخصے ہمیر و پس بہانہ وز
 بعد نماز مشین جلو در عیفر خان ناظم کشمیر حاضر آمد گفت کہ محفر خان ہمبار است
 و شمارا نے طلبد شیخ مجرہ شنیدن بر اسب سوار شد و ترشح باران ہم آغاز گردید
 و خود شیخ در راہ از اسب بیفتاد و قبیل از رسیدن شیخ در شہر رسید کہ محفر خان

و خدا ومان و فریدان را بهم بزرگواریت کردی چون عمر مبارکش از نهاد تجاوز
 نمود و با بیخ شایسته شوال سال بگذرد و یکصد و بیست و شش کثیر وفات یافت
 و در جوار خانه خود فروی شد از مؤلف
 همان گشت مرشد محمد رفیق تبار پنج ترجمیل او از حسد عیان گشت مرشد محمد شفیق
 قاضی دولت شاه عینی سیوسه بنارس قدس سره مولد
 و در شهر پام از بلاد روس است و نشو نما در بهار یافت و در آنجا بخدمت
 سید میر محمد شریف بنارس الیچکین رسید تربیت و تکمیل ظاهره و باطنه یافت
 و به کمالات صورتی و خونی فایز شد و سالها سال در ولایت ماوراءالنهر و در
 ترکستان با فاداه و فاضله طالبان حق مصروف ماند و در او اخر عمر ازاده سفر زیارت
 حرمین اشرفین از او و ترکستان حرکت نموده از راه کاشغر کثیر آمد و زیاده از
 سه سال در آنجا سکونت گرفت و خلق کثیر را بارادت خود مشرف ساخت و بعد
 بقصد طواف کعبه از راه هندوستان متوجه شد و بدین رسید و قبول التماس شاه
 سیه چند روز در آنجا بخت اقامت انداخت و درین اثنا وعده ای که آنجا
 یستایران ساعته و ساعته بگذشت و در رسید و بیان زده شوال سال یک هزار
 و یکصد و بیست و شش راه گراک عالم بقا گردید قطعه از مؤلف
 رفت چون انجمن بخارای شاه دولت ولی عالیجاه افنت تاریخ خلقش سرور
 شاه و بدال اهل دولت شاه شیخ احمد المشهور مولانا جیون قدس سره
 از علمای عظام و فقیهان و الا مقام وقت خود بود و استاد اورنگ زیب
 عالمگیر بادشاه و شاگرد مولانا الطاف الدین جهان آبادی است و کتاب تفسیر احمدی
 و تشریح آیات احکام قرآن از عمده تصانیف وی است و فاضل
 آن جامع الکمالات در سال یک هزار و یک صد و سی و شش از مؤلف
 شیخ احمد جوی فیض ایزدی شد ازین دنیا بجهت باریکه و شیخ احمد وصل است
 نیز شیخ احمد عالمگیر بنابر مرزا کامل تفسیر بدخشی قدس سره

[illegible]

حیدر علامہ فوہد محبت تمام داشت و فواکد سلسلہ کبریہ و سہروردیہ و نیز لقبی کہ خواجہ
 ابوالفتح بہرام زشیخ عبدالحمی محمدی دہلوی حاصل شدہ بود از وی حاصل شدست
 و وی در تمام عمر خود چہل و سہ بار ناچہل و چہل روز در خلوت نشست و در ایام
 خلوت سوا سے ذکر حق چیز سے از ماکول و مشروب مطبوع طبعش نبود سے وفات
 وبے در سال یکزار و یکصد و سہ و چار ہجری قمریہ پانزدہم ماہ شعبان النظم است از مولف
 شیخ عبداللطیف و اصل حق با حق در وصل حق زدیا بار افاضل کبریا مارحیش
 نیز فرما خزنہ مستحکم الامنہ از میر شرف الدین کشمیر سے قدس سرہ
 فرزند دینند خیر ابوالفتح شاد سے پور سے کشمیر سے است و در عنوان جواب سے
 با کمال کامران سے تسلیک راہ طریقت پرداخت و اگرچہ بیعت و سے سجدست
 والد نیز گواہ خود بود اما دیگر مشایخ عظام مہم اخذ فیوض طریقت کرد و ہر سالی
 کہ سجدست و سے حاضر آمد سے از صفای باطن بر مطلب و سے خبردار گشتہ وفات
 و سے بقول صاحب تواریح اعظمی در سال یکزار و یکصد و سہ و پنج ہجری قمریہ پانزدہم
 ماہ مبارک شوال بوقوع آمد از مولف
 چو زیر زمین روخو زانفت اپی سال تحصیل آشاہ دین خود میر اشرف جو احمد و گفت
 میر محمد ہاشم قادر گیلانی سہروردی سے کشمیر سے قدس سرہ
 از عظمائے سادات حسنی است و نسبت آبا سے و سے بدین صورت صحبت غوث اللہ
 میر سید کبیر محمد ہاشم بن سید محمد عیلاں بن سید عبداللہ بن سید احمد بن سید عمر بن
 سید ابراہیم بن سید حسین بن سید محمد حمزہ بن سید یوسف بن عبد الرزاق
 بن سید مہدی بن سید مسعود بن سید محمد بن میر حسن بن جیات میر بن محمد صالح
 بن حضرت غوث الاعظم قطب الوالم محی الدین شیخ سید سلطان عبدالقادر جیلانی
 قدس اللہ سرہ العزیز و سے کوہ راہ عبادت بحر معراج ہدایت صاحب الکرام
 و المناقب بود و سہ یکزار و یک صد و سہ و پنج ہجری قمریہ ماہ شعبان کہ کشمیر نزول فرمود
 و شبانہ روز در تلاوت قرآن میگذرانید و از آمد و شد مردم و آئینش خلق فرغشت

زندہ دل قوس کے مرید و جہاد الدین کے گرجا سے دو سے مرید سید محمد عوف کو الیہا سے
 ہستہ و چون سے لبر ہفتاد و ساٹھ رسید پر رعائے قدر اور انجمنیت شیخ برہان
 مسافر اور وہ و بناوٹ مشرف ساخت و شاہ برہان اور برائے تربیت
 فاضل سے وہاں سے خوالہ شیخ عبد اللطیف فرمود و دو سے تربیت فاضل ہری و باطنی
 از شاہ لطیف یافتہ و از غایت جذبہ و کشش اوراق خطاب بہ فتح شاہ سرست جالب
 شد و در پیشگاه مرشد ارشد نسبت لاهور نامور گردید و تقاضا کہ وقتے دریا سے
 راوے چاہی و وہ طغیاں سے اور و کہ آبش متصل دیوار حصار لاهور رسید و حکم نجات
 و تفریقہ و تفریب اسعد فاضل دعا نمود فرمود کہ بر لب دریا رو و پیغام من پڑھا
 برسان کہ فرمان فتح شاہ انیسیت کہ از جائیکہ آمدہ برو سے در نہ تا قیامت قطر آب
 در خود و خواہے یافتہ حاکم لاهور چہ بیان کردے فی الحال آب دریا کم رسد و بحالت
 قدیم عود کرد و تقاضا کہ روز سے شیخ چوبے خشک از درخت برنا بدست خود
 بدست شیخ روشن خاموش خدائش داد و فرمود کہ این را در زمین قایم کن چون قایم
 کردے فی الحال سر سبز گردید و شیخ برگ بر آورد آن درخت تا این زمانہ موجود بود و آخند
 یکجا و مست بہت سنگہ چون و سے ظویرہ فرانسس خان مسکن متصل مزار آنحضرت
 تعمیر کرد و درخت بنبرک را از پیچ بر آورد و وفات آن جامع الکملات باقوال صحیح
 در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ ہجری و در زمرہ پیران بیرون لاهور زیارت گاہ خلق است

از مسو لہفہ شیخ شاہ شکار گشاہی و جہان رفت چون در خلدین دار الحکم

ظرفہ سال انتقالش شد عنیان فتح دین قباخ ابواب زتن پیر محمد اسماعیل کیروی

کشمیر کے قدس سترہ در عقود ان جو اسے محبت نیردانی و امنگیر حال
 و سے شہید و بکشد مت مولانا محمد شریف بھار سے رسدہ سلسلہ کیروہ مرید شد
 و توبہ کیل و پشاور و دے و در انجا گذرانی و لہذا ان کشمیر شریف برو و ہما بجا
 توطن کو عید تادم عمر ہدایت خالق مشمول ماند آخر در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ و سے
 و ناست بافت و نین عمرش ہشتاد و پنج سال بود و ان کو چون کہ اسماعیل پیر باوقار

و ان نماز سکونت داد و خواجہ ایوب چون نسبت خلافت از مولانا محمد تقی بانٹ دیفرزند
 میرزا شمس ترک علایق دنیا کردہ و زہد و ریاضت و تقویٰ عمر عزیز بسر برد و بخواندن مثنوی
 مولانا روم شوق انجام داشت نقلاست کہ وقتے شخصی بخدمت خواجہ ایوب
 سبق مثنوی میخواند و معانی بیتے از ابیات مثنوی کہ شور بر حقایق و وقایع بود
 بفہم ناقص و بے غی آمدند تکرار ملاحظہ فرمائی کہ در آخر تنگ آمد و بلا حصول تسلی
 خاطر از خدمت خواجہ برخاست بہمان شب در خواب دید کہ مولوی جلال الدین
 رومی بذات مبارکات خود و شریف آورد و فرمود کہ خواجہ ایوب او بیسے سن است
 و از روح من فیض کامل ہوئے رسیدہ و معانی بیت مذکور ہر یکہ میفرماید صحیح
 و بجا است پس اشخص علی الصبح بخدمت خواجہ حاضر آمد و تذکرہ خواست و عرض شد
 و حضرت خواجہ ایوب در شرح مثنوی میفرماید کہ چون غلبہ شوق و اشتیاق
 ذوق تالیف خرج مثنوی در خاطر منبہ از حد بغیر و دوازہ قصور و اوراک و دستور
 ختم جرات نمی توانستم کرد و درین خیال بودم کہ روزے برائے استحصال
 اجازت کتاب مثنوی را بر گزفتم و بعد از حصول اشارہ و اجازت تالیف و حصول
 این مقصود فال بر کشیدم و بر سر صفحہ کتاب این بیت بر آمد بسیست

ای منیار الحق حسام الدین یا و سے سفال روح سلطان ہفتادوی را شرح و مشرح اور

فتوح اسحاق اور روح وہ پس از دل بر سے این فال مبارک قال کمر محبت

چنت برستم و بشویدان پردانم و کتاب شرح مثنوی در سال یکہزار و بہشت علیہم
 پوشید و قطعہ تاریخ اختتام شرح مذکور مصنفہ حضرت خواجہ مندرجہ شرح

انست قطعہ یافت شرح مثنوی مولوی خلعت اتمام از لطف خدا

گفت تاریخش گوشن جزو طرفہ شرح مثنوی جانفزا و ارقع و فاست

خواجہ ایوب بروز چہشنبہ بہشت و یکم ماہ جمادو سے اثنا نے سال یکہزار و یک بہشت

و پنجاہ و پنج ہجرے بوقوع آمد و مزار پیر انوار در لاہور گورستان پیر و عالیہ

لی بی حاج و ناج است اندھو کہشت جناب خواجہ ایوب مسود

[illegible]

و درین تفسیر نگاہ کمال داشت و از فقہائے ہند و علمائے ولایت احمدی و
بر قیل و فعل و سوائے حاکم اقرض بنوری باوجود شرف علمی و جود ہر ذائقے خود را
بازگشت برین در ولایتان با نگرہا کہ تبار می کرد و شب و روز در تدوین و تسلیم
خلق بجان سہ کوشید صدر طالب علم از ان شیعہ فیض بہرہ یاب علوم دینی و دنیاوی سے
شدند تفسیر جامع صغیر کہ در فہمیدن معانی قرآن بقرص جلالین تفہیق دارد و از عماد
تقدیمات و بیست و فاست آن جامع الکمالات با قوال صحیح و رسالہ کمال

بکمال و ہمت و شجاعت از موکلف	از جوان رفت چون بکمال
میر ستم علی فہمے واسے گفت سرور بسال علیت او	میر گل رستم علی و سہمے
نیز کن عاشق بہشت رستم	سال تحصیل آن شیعہ رفتی شاہ و سہمے

محمد شہد و ہر سہ بن مولودے عبدالرحیم و ہر سہ کے
قدس سے از علمائے عظام و فضلاء ذوالکرام حضرت سہمے است و در
علم و فضل و ورع و تقوی شامے بلند و در اربع اہمہ داشت تمام عمر عزیز در تدریس
طلباء علم صرف ماند و تفسیر تمام قرآن مجید و موسوم بفتح الرحمان کہ بمقتضی تفسیر
عیلام است تفسیر کردہ ولایت و فاست آنجناب در سال یکہزار و

کیمید و ہر فتاد و ہر یا ہر فتاد و ہر قوی	از دمایا چورخت افادت سہمے
و سہمے افادت و سہمے افادت	رقم شد و گشت شیخ اکبر سہمے
الہذا چارہ دیا بہشت گشت راہی	وفات او کیے خوشید بند است

و گشت و سہمے افادت سہمے افادت
عالم عال و عامل کامل بود و بیرون لاہور موضع خود کہ لقبو یعقوب اشتہار و شہرت
سکونت داشت بدخوت اسمائے ربانے کار حاکمانہ کردے و خلق خدا فرایہ
عین و دنیا از دے برداشتی و ہر شخصے را کہ میگفت و ہر گزیر ہرے سجد مت
و سہمے حاضر آہ و زردے و سہمے اکبر و ہر سہمے و سہمے اندام شہ
خی الحال بہ شدے و باز تا دم غم و ہر گزیر و ہر گزیر و ہر گزیر

ظاہر و باطن ہو نہ از کون شد چہ از دنیا بفضل از دے در جهان یعقوب مرحوم اکبر
 ایما الشیخ بہت خوشیہ جان ہم بخوان یعقوب مرحوم اکبر قطعہ تاریخ وقارت
 بسید فضل علی مرحوم شد دنیا چہ در بہت برین جامع فضل و علم و علم غلہ
 میر فضل شاہ سال تارنیش ہم بخوبیش ز فضل علم غلہ خواجہ حافظ عبدالحق
 مولوی قدس سدرہ الغرر از عالم اولیا و کبرائے مشایخ خاندان عالمی شان
 اولیہ است صاحب وجد و سماع و شوق و ذوق و سکر و جذب بود و در فقتہ
 بنائے عالم و رتبہ بلند داشت و فیض باطن از روحانیت طائوس میں حضرت
 اولیہ فرستے یافت و صاحب اجانت و تلقین گشت و تمام عمر ہدایت و تلقین
 طالبان حق گذرانید و چون از آبا و اجداد صاحب علم و فضیلت و حفاظت رکن بود
 جامع فضل ظاہرے و باطنے گردید و حافظ ظاہرین حافظ محمود بن حافظ یعقوب
 والد ماجد کے عالم عامل و حافظ کامل و صاحب فتوے و استحکام بود و چون
 مجاذب حقیتے خواجہ راسبو سے خود جاذب کرد اول باتفاق سید سہل شاہ
 تصور سے و گلشن محمدی را و خود بارادہ بیت بندست حضرت شیخ عبدالحکم قادری
 کو از خطاب وقت خود بود و بمقام تبلیہ تشریف بر و شیخ بعد مرقدہ گلشن محمدی را مرید
 خود کرد و بہلی شاہ ارشاد نمود کہ حصہ باطنے تو نزد شاہ عنایت قادری و تصور است
 خدمت و بے حاضر شود بخواجه عبدالحق فرمود کہ نصیب تو نزد شخصے است
 کہ زمین جہان خانے بہالم جاو دے رونق افز است منتظر عنایات نیروائے
 بوفہ در خانہ خود لیبا و شمس و مشغول باش و بخواندن در و مستغاث طوبت
 نما پیر تو خود بخود نزد تو موجود خواہد شد پس خواجہ از اینجا حرکت شدہ بجائہ خود آمد
 چون چند ماہ برانچال بگذشتند روز سے خواجہ بحالت تنہا سے و حجرہ خود
 در و شریف منور اند کہ ناگاہ شخصے اور اسنے نظریت یوسف ثانی نے از گوشہ
 حجرہ ظاہر شد و رو برو آمدہ اسلام و عملیک گفت خواجہ جواب سلام داد و بچہ دیکہ
 گامہش بر چہرہ پرا نور آن شخص اقبال و بہوش گشت تمام روز بہوش ماندہ و بعد

مبارک و نئے شبنم و نجات آن جامع الکبالات باقول صحیح تایید ہفتم ذی الحجۃ
 سال کبیر از وشتاد و پنج ہجری ہے است و مزار پر انوار بجام مبارک پور متصل بہ اولیور است
 و انحضرت سے فرزند ارجمند سید حافظ صالح محمد دوم و سہ محمد سوم قطب الدین دشت
 کہ ہر سہ صاحب از اولیائے اہل کرامات و وجد و سماع و شوق و ذوق بودند
 و قطب الدین در عمر خود سالی بجاالت و وجد و سماع لبو سے آسمان پرواز کردہ
 برفت در چشم مردمان غایب شدہ یا بدانی پیوست و سید عارف کہ مزارش
 در بریلے و شیخ محرم کہ بجام لب اسودہ است و خواجہ محکم الدین صاحب السیر
 از خلفائے عالی شان آنجناب اند از مؤلف و اصل شہادات حق چون خالق نامور
 رفت روح پاکہ بر اثر شرف و شہان سال رخورد شہد اطفال از غرض و ہم ذکر محبوب خالق نامور و حقین
 شیخ محکم الدین صاحب السیر و سید بن حافظ محمد عارف بن
 حافظ محمود قدس سترہ از اعظم مشایخ و کبرائے خلفائے خاندان
 عالی شان اولیہ و مرید و خلیفہ و نیر اور عمر و شیخ عبدالخالق اولیہ است و
 تائیدہ کثیر از سیر و شفقیر خود حاصل کردہ صاحب وجد و سماع و حالت سکون و شوق
 و ذوق و محبت و عشق گردید اکثر اوقات در جذب و سکر گذرانیدہ
 و استغراق و بے خبری محض کمال داشت و در اقالیم رو سے زمین سیر کرد
 و از غایت سیر و سیاحت بسیار خفا لب بجناب صاحب السیر گشت نقلست
 کہ چون خواجہ عبدالخالق شیخ محکم الدین را مرید خود کرد فرمود کہ بر مزار پر انوار و اولیوں
 مشایخ چا ولیا کہ از اولیائے مستقیمین و مشایخ رو سے زمین است و روضہ
 مطہرہ و سہ در آن سر زمین زیارت گاہ خلق است روضہ متکلف باش کنشائش
 کار نو و وقوع آید پس شیخ حسب الارشاد پیر و مستگیر بر روضہ مطہرہ شیخ چا ولی
 روضہ متکلف شد و تا چہل روز بہ خورد خواب و آنجا بجاالت صوم بجا ربت
 حق گذرانید و پیکمالات کامل رسیدہ و چون از غلوت بیرون آمد خواست
 کہ روضہ افطار کند خاطر فیض بافر مینودہ کنار کہ بند می میر گویند رغبت کرد و

[illegible]

مقصود است چون شیخ در وقت نوش داشت عصا کے مبارک دست
 جسم سب و ارث بگرفت و در سے زمین بونک عصا بکاوید و صرہ پالندہ روپیہ
 از زیر زمین برآورد و حوالہ سایل کرد و روانہ پیشتر شد سایل چون نقد مراد بگفت
 یافت طبع دیگر دامنگیر حال او گشت و اندیشید کہ درین زمین بیشک خزینه دغینه
 موجود است بعد تشریف برے شیخ تمام و کمال خواہم برآورد پس بہا بخانه است
 و زمین را کاویدن آغاز نمود کہ هیچ سرآمد نکرده نقد اولین ہم از نقش مفقود گشت
 گر یہ و زاری آغاز نہاد و عقب شیخ آواز میکرد برے وید شیخ چون از حد آ
 وئے آگاہ شد بایستاد و اتفسار حال کرد و سایل ہمہ احوال بحشم اشکبار
 ظاہر ساخت و گفت بشامت طمع نفس طامع محرم ماندم **سبیت** طمع را
 سہ حریف است ہر سہ تی + ازان نیست مہ مطلعان را ہی ہ شیخ را بروے
 رحم آمد و بار دیگر زمین را بجصاے مبارک کاوید و بہان صرہ مفقودہ شدہ وے
 از زمین برآورد و حوالہ او نمود لعل است کہ چون حالت سکو و استغراق و وجد
 عاید حال شیخ گشت تا یکیک روز و یکیک ماہ و چہار چہار ماہ بیہوش ماند
 بدیخالت کہ هیچ خبر از عالم ظاہر نہ داشتہ چنانچہ وقتے متصل قصیہ شہر راستے
 برکنارہ غدیر سے کہ آب بہیناد داشت و بسبب ہم بزرگال لمب بود شستہ
 سماع مے شنید چون بحالت وجد آمد انچنان از مجلس سماع حببت زد کہ در
 آب بیفتاد و در تہ آب فروشت چون ساعتے بگذشت و ہم مبارک بروے
 آب ظاہر نہ گشت خازان تجسس و تلاش مصروف شدند اما از آب
 غدیر سہیچ نشانے ازان عالمے شان نیافتند آخر دانستند کہ شیخ ہم
 مانند شیخ قطب الدین بن خواجہ عبدالخالق از چشم ظاہر میان غائب شدہ
 بابدالی پیوست بعد چار ماہ چون آب غدیر خشک شد زمینداران و دیہ برآ
 داشت گندم در زمین غدیر قلبہ راستے شروع کردند حین قلبہ راستے
 بونک قلبہ بازوے دست شیخ در زمین ظاہر گشت دانستند کہ در اینجا

10

اللہ اکبر گفت گنجشک حالت وجد عاید حال گشت و بحالت سستی بر زمین بنیاد و نعلبید
 و باز پور و از کردہ بدینار رفت پیمان ہر بار کہ امام اللہ اکبر گفت گنجشک ازینار
 بر زمین آمدن و نعلبید سے دیر فتنے و شبنو ست پیوستہ
 کہ حضرت صاحب السیر رازہ خلفا سے نامدار و مریدان بلند اقتدار و پورند کہ حصہ
 و آخر از ان خوان بنما سے آئے یافتند اول حافظ قمر الدین ساکن موضع کوٹھہ
 قائم رئیس کہ پرنواب سرفراز خان حاکم ملتان بود دوم شیخ محمد سلیم قریشی ساکن
 میاں سہ سوم شاہ ابو الفتح ساکن موضع موہنام خواجہ سلیمان کہ مزارش
 متصل مزار حضرت شیخ دست پنجم شیخ محمد انور ملتان سے کہ بجوار شیخ اسودہ است
 ششم شیخ الداد ساکن ڈیڑہ غازیجان کہ مرقد مقدس او در شہر ملتان است
 ہفتم دیوان محمد غوث جلال پوریہ اولاد پیر لال قتال ہشتم شیخ دوست محمد
 کہ مقبرہ سے درجہ انکڑ زیارت گاہ خلق است نهم حافظ عبدالمکرم قار سے
 ساکن قصیدہ اشار سے کہ در قرآن خواندن ادا سے حق تلاوت آن مجملہ پچاہا
 نائے نداشت سوا سے اذن شیخ عبدالسلام جو کے را کہ ذکر خیرش بالا گذشت
 نیز خلیفہ دہم شہا کردہ اندوفات آن مخزن الکملات بتاریخ پنجہستم شہر
 ربیع الثانی سال یکہزار و یکصد و نو و نہفت ہجری است و مزار پیر انوار
 بمقام کوٹ پنجا متصل بجاولپور است قطعہ تاریخ وفات آنجا سہا کہ از زبان
 گوہر افشان شیخ غلام اویس اویس نے ببولن رسید انست قطعہ
 پر حکم دین برفت انوشیل روح پاکش طائر فردوس شد از وصالش باقیم تاریخ گفت
 کہ دن کل گلشن فردوس شد سید شاہ حسین بن سید عبدالقادر بن سید
 جمید گیلانی لاہور سے قدس سرہ از سادات عظام لیلانی
 مورد الطاف رحمانے منظر خوارق و کرامت و بغایت زاہد و متقی و عالم
 و عامل و پیر کامل بود و بیعت دست بدست اباسے کر ام خود شہادت
 و تہذیب و عمارے سے گاہے از ہر فوج اجابت خلفانیرفت

[illegible]

وقایع شاه حسین بقول مختصر بتاریخ یازدهم ربیع الثانی سال یکم زار و وید
 و پنج و غم شریف شصت و نه سال و مزار گوهر بار و ندرون لاہور بمجملہ
 سید محمد گوشتہ خانہ آجناب است از مولف چو شد پرتو انگن بجلد برین
 حسین آن شیم جهان فرعین بتاریخ زمیال آن شاه دین بگو شاہ عاشق مکرم حسین
 سید عبدالکریم المشہور بہرہاؤن شاہ بن سید شاہ بلاق لاہور کے
 قدس سرہ از سادات عظام بارہ خانے و مشایخ و وسے الاحرام متاخرین
 است مردے بزرگ و عابد و نادم و متقی و خدای پرست صاحب جذب استراق
 و توفیق و دوازہم خاندان فقر حصہ وافر و بہرہ کامل حاصل کرد چنانچہ در سلسلہ
 قادریہ اعلیٰ نسبت وے بچند واسطہ حضرت میان میر بالا میر لاہور سے و بوسلہ
 جمیلہ شیخ میر حضرت پیران پیر دستگیر غوث الاعظم رحمۃ الدین عبدالقادر جیلانی
 نشے است بذن طریق کہ سید بہاؤن شاہ مرید شاہ بلاق پدر عالیقدر خود کہ در
 لاہور متصل چو باڑہ چچو آسودہ است و وسے مرید شاہ عبدالرشید لاہور کے
 و وسے مرید شیخ حسن شاہ و وسے مرید شیخ محمد المشہور لا شاہ و وسے مرید میان
 محمد میر بالا میر لاہور کے و وسے مرید شاہ خضر سیستانے و وسے مرید
 سید احمد و وسے مرید شیخ عابد کبیر و وسے مرید شاہ ابوالقاسم و وسے مرید حضرت
 شیخ ہونے جلے و وسے مرید شاہ ابوبکر و وسے مرید شاہ دائود و وسے
 مرید شاہ سلیمان و وسے مرید شیخ زید و وسے مرید شیخ قریشے و وسے
 مرید حضرت قطب الافاق عبدالرزاق خلف الصدق غوث الاعظم سلطان العالم
 رحمۃ الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی نے قدس اللہ بامرہم السامی و سید
 بہاؤن شاہ و لے ماہ زاد بود بچرخ و وسے آثار بزرگے بر ناصیہ حال
 اکفاح کمال جلوہ گر بود و چون بعد وفات والد بزرگوار بر سر مدار شاہ
 نشست اول در موضع مرگہا کہ جنوبیہ لاہور است سکونت و رزید چون
 جذب و استراق بر طبع آن قطب الافاق استیلا یافت و رستان

ظلم آن ظالم ناچار اترس بقتل رسیدند آخر چون متصل موضع رسید پور کہ مشکلی خاص
 سید بہاؤ شاہ بود رسید مردمان دیرہ بخوف غارت و تاراج صاحب سنگہ
 اجتماع بہر سائیدہ متبعہ مقابلہ شدند شیخ فرمود کہ حاجت اجتماع و مقابلہ نیست
 ہمہ سکنائے دیرہ توکل بخدا کردہ بمقامات خود باز بنشیند آخر چون صاحب سنگہ
 نزدیک دیرہ رسید و لشکر ایشان خواستند کہ دست بقتل و تاراج سکنائے میر پور
 بکشایند اول فوجی از سکنان در خانقاہ حضرت شاہ کہ در آنجا مقیم میماند آمد
 بنزدیکہ بدیدار ویرالو از شرف گشتند زبان بکلمہ شہادت بکشادند و سدا
 بر قدام شیخ نہادند بطور این کہ است تفرقہ عظیم در لشکر صاحب سنگہ افتاد
 آخر کار صاحب سنگہ بذات خود بخیریت حاضر آمد و طشتی بلب لب شرفی پیشکش
 نمودند شرف قبول نیفتاد و ارشاد شد کہ اگر خیریت مطلوب است ہمین وقت
 از اینجا کوچ کن ورنہ ہمہ لشکر تو داخل قرقہ اسلام خواہد شد پس صاحب سنگہ
 نے الفور از اینجا کوچ کرد و باز متوجہ آفتاب شد و وفات سید بہاؤ شاہ
 در سال یکہزار و دودصد و بیست و ہجڑے است و مزار بمقام میر پور چو نگہست از مولف

چون عبدالکیم الشیخ حق	رفت از دنیا چنان الغنیہ	گشت تاریخ وصال او عیان
متقی پیشوا سید کریم	شیخ فیروزست دیگر نمونہ	سال میل آن شہادت مقیم

مولو نے غلام فرید لاہور سے قدس سترہ از عظمائے فضلالی
 لاہور جامع کمالات ظاہر سے و باطنی مرفے عالم و عامل و ذاکر و شاعر و متقی
 و پرہیزگار بود و تمام عمر خویش در دین طلبائے علم گذرانید و بادنیاء اہل دنیا کار سے
 نہاشت و تجرید و تفرید بر مزاج حق امتزاج و سے غالب تر بود و وفات
 آن جامع الکملات در سال یکہزار و دودصد و شائزہ ہجریست و مزار
 چرامور در لاہور دیگر رستان میاں سے است از مولف

چون فریدان قاضی دزدان	از جہان در جنت والا رسید	اج اخبارت سال او دگر
زبدہ دین متقی فردوسی	مولانا عبدالباسط بن مولانا رستم	علی

وفات آنجناب در سن یکصد و دو و صد و سی و پنج سالگی است از مؤلف

خیمہ پوشیدہ و غفلت اس علی
نہ از دو سہر سال حاصل نمود ان کہ تاج الاقنیا مہر جمال است

درگفتنی شرح المهرجانی ^{۱۲۲۵} قیم اندر فاضل حلیتش گوید ^{۱۲۲۶} درگفتنی قیم اندر سیرخوان ^{۱۲۲۷}

شیخ نور احمد المشهور حسین بنور قادر سے قدس سرہ مرید و خلیفہ
سید عبدالکریم ہاوان شاہ است صاحب جذب و خفراق و سکر و ستے و خوارق
و کرامت بود در حالت جذب تاسی و دو سال بیکجا نشسته ماند و طعام و آب
بجور و وچون فکر نپے و اثبات کردے در دیوار و اشجار بو سے اتفاق میکرد
نقابت کرد و قتی باہم زمینداران دو موضع بر سر حد و زمین متعلقہ
خود کا تنازع ہو وقع آمد آخر فریق زور آور و زور چار صد کھانوہ فریق بر سر
از راہ غضب و غیر قبیضہ خود آور و حکم حاکم وقت نشان بر جے با قائم کنند
بنسبتی مظلوم کہ از خدام شیخ بودند بخارست حاضر آمد و با ظہار حال خود
منمود کہ اراضے حق شما بشا و ادیم و بر جے مے فریق ثانی کندیدہ بجاییکہ
الضات متقاضی است قائم نمودیم پس پھچان ہو وقع آمد بر جے مے کہ قائم
شدہ بودند حکم غیب برخاستہ بمجمل موقع قائم شدہ ہمچنین دوسہ یا تکرار
ایمنی ہو وقع آمد بنسبتی ظالم چون دانستند کہ این انصاف از طرف
منصبیت حقیقیہ است تن بر خدا و اوہ خاموش ماند نقابت کہ چند راس گذار
شیخ دزدان بدزدیدند چون اطلاع ایمنی بخارست شیخ شد و دست برد
کہ گاویشان بان زمینداران فلان دیدہ بدزد سے پردہ اندر پیش ایشان بردید
و گویہیکہ کہ این مال از اہلک بود حسین است واپس بدزد نہ نصیب حضرت
نمودہ گر قیام خدا شد و خدام نزد دزدان رسیدہ پیغام شیخ رسانیدند و دزدان
یا تکرار و اصرار پیش آمدہ تمسیل ایشان کرد کہ بدلیل کہ بنسبتی شیخ ہم نشناختے کہ شایان
مندان آئیناب ہو دزد بدزدان آمد رفت چون خدام بے خیال حرام از ان مقام
باز پس آمد و عرض حالی نمودہ شد کہ آن شیخ انکمالی گذارشی کہ دزدان نشخ غصب

تبعہ از جواب بن لا جواب بنجد و فاست آن جامع الکملات باقوال مسیح
دو کثیر از دو صد و سی و نہ ہجرت است و فرار پرانوار در پہلی است از مولف

چو عبدالعزیز آن و بی خدا کہ دنیا بپیش نبوی صلی علیہ وسلم
امین دانستے فیض عبدالعزیز اگر فاضل علم مقبول گشت عیان از خود سال او پرتیز

شیخ سلطان بالادین اویسے قدس سترہ از خلفائے نامدار خواجہ
صالح محمد بنی خواجہ عبدالخالق اویسے دست و پدیز رنگواش از خدمت خواجہ
محکم الدین اویسے ہم بہرہ کامل یافت دوسے بی وفات پدیز برسد ارشاد
نہشت و مدۃ العمر در ہایت خلق مصروف ماند و فاست دوسے در سال
یکہزار و دو صد و چہل و یک تاریخ چہارم جہادے انشاء بوقوع آمد
شعر اسے عند تاریخ وفات دوسے از مصرع آہ حال خلق بسلطان شد
برآوردہ اند و فرزندان نامدار دوسے شیخ شہاب الدین سجادہ نشین و شیخ
غلام اویس بر صدر حیات از خدا سلامت باکرامت داراد از مولف

چو سلطان زاد الفتا بہت ^{۱۲۲۱} | تو تاریخ ترمین نویسیل آن | از محمد و م سلطان عرفان مجید
و گراموس شیخ بالا بخوان ^{۱۲۲۱} | مولانا عبدالقادر بن مولانا ولے اللہ

محدث و بلوے قدس سترہ عالم عامل و فقیہ کامل بود و عظیم
حدیث و تفسیر شافعی عظیم داشت دوسے بکمال فصاحت و بلاغت ترجمہ
تفسیر فتح الرحمن بوزبان آورد و ہندے کر و کہ مقبول و مطبوع خاص و عام
گردید و وفات دوسے در سال یکہزار و دو صد و چہل و دو ہجرت از مولف
جناب عبدالقادر آنکہ علش چو صد روشن شد از مہتابا ہی ولی منظور گو سال وفات ^{۱۲۲۱}
دوبارہ و چو منظور آئے مولوے محمد دوسے اللہ بن سید احمد علی
حسینی قدس سترہ و روضہ آباد سکونت داشت از علمائے عظامے وقت
بود و تفسیر نظم الجہادہ در سال یکہزار و دو صد و سی و شش تصنیف کرد و نام
کتاب ہم نامہ نئے مقرر ساخت و این کتاب نے الحقیقت اسم باسمے است

ہر دو فریق داخل ثواب ہی شدیم حالانکہ آن شخص بد زوے برادر توایہ محروم ماند
 بقلمنت کہ اکثر مردمان نادار بر اسے حاجت روا سے خود از شیخ لدست
 زر قرضہ سے گرفتار و قرضے بہر زور پسندی میداد و تقاضا سے اداسے
 آن گاہے نمیکرد و ملک اکثر اوقات بہانہ میونان بلما اداسے قرضہ اول
 بار دیگر بجا بست سے آمدند و قرضہ دیگر سے خواستار شیخ بار دیگر ہم عنایت
 عنایت میفرمود و ذکر قرضہ اول بر زبان نمی آورد و چنانچہ قرضداران بار بار ہی آمدند و قرضہ
 میگرفتند و میدادند کہ در قرضہ اول از یاد شیخ فراموش شد و است و اگر بعد از یاد یونان
 زر قرضہ بر بخت اداسے آن بجا بست حاضر سے آورد و میفرمود چار بابین رضوی ادا کیکنی
 اگر ضرورتے دیگر در پیش است باز بر دوازده طرف میں پیچ اندلیقہ در اول از قلمنت
 کہ چون وفات شیخ نزد یک سید شخصی از دوستان خود فرمود کہ یک طرف حضرت علی خاتم نبیین
 بطرف خود و یک طرف سید محمد غوث گیلانی مرا بسوے خویش می طلبید و بخوابند کہ بجوار
 ایشان مدفن بابا باشد لیکن مرا بسوے خاطر بطرف شاہ محمد غوث زیادہ ترست کہ خانہ
 ایشان قادیان است پس بعد وقت آنجا ب درباب دین فیما بین خدمت نگارسی بوقوع آمد
 از حساب لوحیت آنحضرت و بیل خاطر آنجا بکبیرم فرار شاہ محمد غوث مدفن کرد
 وفات شیخ لدست شاہ باحوال صحیح در سال یکہزار و دویسد

و پنجماہ و سہ ہجری است از مولف ۱۲۵۳ھ
 گفت روشن بخند من خلق ۱۲۵۳ھ و ملتش حجت خدا فرما نیز جو وصل او ز منظر حق
 قاسم بن عبد السلام بن عطار الحق بد او کے قدس سرہ
 از اعظم محدثین و کبرائے مفسرین است تفسیر زاد الاخرت منظوم از عبد
 لقمانیت و نسبت و آنجا ب این تفسیر را در سال یکہزار و دویسد و چل و چار ختم کرد
 و نام تفسیر ہم تاریخ تجرید منور و درین تفسیر قریب دو گکہ اشعار آبدار از لقمانیت
 و سے است و لغات مطبوع و مقبول خاص و عام است و فاست آن جامع و مفصل
 در سال یکہزار و دویسد و پنجماہ و سہ ہجری است از مولف

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الذي جاء به الهدى والبرهان

بسم الله الرحمن الرحيم

سنة ١٠٠٠ هـ

وہی ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور جو اس کو دیکھتا ہے

کتابت در کتب خطی و کتب چاپی

پیش از این در کتابت این کتاب در کتابخانه

وہی کہ علم و کرم و عبادت و محبت و سبکی و سخاوت و ہمدردی و ایثار و شجاعت و بہادری و غیرہ

منتهی در این کتاب، از جیند و سر کسری که میگوید بر آتش، و غیره

[Faint handwritten text at the bottom of the page]

از کبریا و عظمی است که در این کتاب

سید احمد علی خان

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the letter or a separate note, written in a cursive style.

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِي الْقُرْبَىٰ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمَ يَافَثَ ۚ

پیرایہ، خیمہ، چادر، نمبر، دروازہ، کھجور، لکڑی، پتھر، گچ، برتن،

کتاب الفقه المصنف فی الفقه المذنب

و اما در این باب که از او پرسیدند که اگر خداوند تعالی بخواهد که همه را بکشد و ببرد چه خواهد کرد؟

رکم گفتے و کم غفتمے ولوقت یکپاس شب با تپانہ از خواب بیدار شدند و نماز
 بعد از نماز کھول بخوابد سے بیدار از آن تا فجر بخواندن در دو وقتے اثبات
 و ذکر اسم ذات بصورت ماند سے بعد نماز فجر اول دو پیارہ قرآن تلاوت
 میکرد و بعد از آن فضل شراق می خواند درین اثنا هجوم بسیار از مرصیان و بیداران
 بزد و از مسجد جمع می شدند پس با جوال هر یک متوجه شده و در حق کسی دوا
 و در حق کسی دعا بخو نیز می کرد و او سبحانه تعالی در علم طبابت با جناب
 آنجناب دست شفا عیانت کرده بود که بیمار می افتد شفا می یافت بنا بران
 از دیر یا مدت دور و دراز بیداران در موضع مرگ که مسکن آنجناب بود حاضر آمدند مستعجا
 و متعجب می آمدند که گشتند چون از مجاله بیداران فراغت حاصل می شد بکتابت
 قرآن مشغول می گشت و قتل از دو پیر بعد از او سے نماز چاشت و تناول طعام
 تا یک ساعت قبل از نماز فرمود و بعد از آن برخاسته نماز ظهر با جماعت می خواند
 و باز بکتابت قرآن اشتغال می نمود و درین تحریر بطالب علمان عیبار که
 تمام روز بخدمت حاضر می آمدند سابق بهم داده میشد غرض ابراهیل حاجت که خدمت
 حاضر آمد سے محروم نه رفتے چون نماز عصر او سے گشت او ند سے پیر از خدمت
 خوا حاضر می آوردند و آنجناب بایاران خویش مثل ملک حیدر خان و درام خان
 و قاسم خان و قادر خان افغان و غیره حلقه زده و بشارت آن خدمت ما که بی شمار
 می بودند و در و شیرین می خواندند و تا شام بان کار مصروف می ماندند
 بعد نماز مغرب چون چیراغ روشن می شد بعضی طالب علمان خاص حاضر آمدند
 ما خشا از سبق مستفید می گشتند از هر کجا صحبت خاطر فیض ما اثر بخواندن و نوشتن
 قرآن مجید زیاد تر بود چون کتابت قرآن ختم شد بعد تصحیح و مقابله سه کمر هدیه
 کرده از آن فوت حلال حاصل می کرد و چنانچه در تمام خود نوبت نوشتن قرآن
 سید حیدر سید بود و از عمر بلوغ تا اوم اخیر نماز آن حضرت گاهی فوت نشد
 صرف قبل و فات نماز سه وقت انجام می یازد و سکر و ترغ فوٹ شد و بود

آورودن سیم کہ شیطان لعین کہ کذا عذو مقبیل در شان اولیٰ است
 و غیر الہی بر اہل ایمان و دین قبل از مرگ برائے حرکت شیطان نے میر سید
 بصورت طفلان و ششم حق بین آنحضرت خود را جلوہ دادہ است پس قس
 بکلام آئی کہ حبیل المبین ایمان و دین است حسبہ چند حافظان قرآن را
 طلبانیدم و آنحضرت تشریف آوردہ بصفت تمام یک ختم قرآن بخوانند و در حق
 آنجناب دعاے خیر کردند تا آن و سو سوہ شیطان نے پہلے منفع شد
 و بوقت نزع ہم اگر چہ رشتہ سجدہ در دست حق پرست نبود اما انگشتان مبارک
 حسبہ العادت همچنان در گوش بودند بطوریکہ کسی ذکر کرے کند و وائے
 سجدہ را از ہم جدا سے سازد و بھماے مبارک ہم در خیش بودند و
 ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بر زبان حق ترجمان جا بود و محض مباد
 کہ حضرت و اللہ ما جدم را سمیان دل محمد و سید محمد و حسام الدین و حافظ غلام احمد
 و بندہ غلام سرور و غلام یسین شمش فرزندان نرینہ و سہ دختر تکیا خروشت
 سجدہ آنرا دل محمد و حسام الدین و غلام یسین و یک دختر خورترین در عمر
 حوزہ سائے وفات یافتند و مفتی سید محمد و حافظ غلام احمد و بندہ
 احقر و دو دختر سائہ عاطفت آنحضرت پرورش یافتند و از علوم فارسی
 و عربی بہرہ و برگشتند آخر مفتی سید محمد اخوی اعزے فقیر در حالت
 سفر کہ ارادہ رفتن بمنی و بغداد و حرمین الشریفین داشت و رسال
 لکنزار و دو صد و ہشتاد و تباریخ دوم ماہ شعبان المکرم بمقام مشہور
 در حالت بیمارے تب و ذہل بر حمت حق پیوست حالا از برادران
 و خواہران فقیر صرت حافظ غلام احمد برادر کلان و ہمیشہ حوزہ موجود
 خدا سلامت و باکراست و ارادہ از ہر دو ہمیشہ ہائے فقیر کیے با حسن علی
 بن لطف علی قریشی و تاسے با مفتی صدر الدین بن مفتی احمد شمش
 بن حافظ مفتی محمد کے بن مفتی رحمۃ اللہ کہ ہم حد فقیر است کہ خدا گردید

۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	۱۴	۱۵
۱۶	۱۷	۱۸
۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴
۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰
۳۱	۳۲	۳۳
۳۴	۳۵	۳۶
۳۷	۳۸	۳۹
۴۰	۴۱	۴۲
۴۳	۴۴	۴۵
۴۶	۴۷	۴۸
۴۹	۵۰	۵۱
۵۲	۵۳	۵۴
۵۵	۵۶	۵۷
۵۸	۵۹	۶۰
۶۱	۶۲	۶۳
۶۴	۶۵	۶۶
۶۷	۶۸	۶۹
۷۰	۷۱	۷۲
۷۳	۷۴	۷۵
۷۶	۷۷	۷۸
۷۹	۸۰	۸۱
۸۲	۸۳	۸۴
۸۵	۸۶	۸۷
۸۸	۸۹	۹۰
۹۱	۹۲	۹۳
۹۴	۹۵	۹۶
۹۷	۹۸	۹۹
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲

[illegible]

<p> ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ </p>	<p> ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ </p>	<p> ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ </p>	<p> ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ </p>
--	--	--	--

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

نیز سر در اجرت احمد شاه مخزن مفتی هم در ذکر ادا عارفات الصالحات الکاملات
 الوصایا و احوال بعضی مجانبین و مجاذبت تاجیه حصہ اول در
 بیان مناقب ازواج مطہرات حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام
 حصہ دوم مشتمل بر شرح حالات بنات و لادرجات حضرت شاہ رسالت
 علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ حصہ سیوم شرح احوال و دیگر عارفات و صالحات کہ از اہل لاینا
 ذکر است بودہ اند حصہ چہارم در ذکر بعضی مجانبین و مجاذبت بلا قید
 تقدم و تاخر تاریخ و سال وفات آن حضرات حصہ اول در مناقب ازواج
 مطہرات حضرت سرور کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ مخفی میباد کہ افضل النساء النہا
 پیش از عهد حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ مریم بنت عمر آن
 و قیوے خاتون ابن عمران مادر موسیٰ علیہ السلام و مریم مادر عیسیٰ علیہ
 علیہ السلام و آسیہ بنت فرحتم زن فرعون ہستند و بعد از سرور کائنات
 علیہ السلام و الصلوٰۃ حضرت خدیجۃ الکبریٰ و عائشہ صدیقہ العظمیٰ و بی با
 فاطمہ الزہرا روضہ الشہدہ ہستند کہ افضل النساء العالمین اند کہ احدی
 را از عورات تمام جہان بزرگات بابرکات ایشان فضیلت حاصل نیست
 و آنحضرت علیہ السلام فرمود کہ من زنی را نخواستم و هیچ از دختران
 خویش یہ زنی یکسے ندادم مگر آنکہ جبریل آند از پروردگار و فرابان امر فرمود
 و آنکے تبریک پہنچے پیوستہ کہ ازواج مطہرات سرور کائنات و ازوہ بودند کہ آنحضرت
 ایشان را زفات فرمودہ است و از آنجملہ یازوہ متفق علیہ اند کہ زوہ بودند
 یکے مختلف فیہ کہ زوہ بود یا سر یہ و اول از ازواج مطہرات بی بی خدیجہ الکبریٰ
 کہ افضل و اعظم محبوبان حضرت شاہ رسالت است کنیت و سہ ہند است
 و نام پدر و سہ خوابدون اسد بن عبدالعزیز بن محصے بن کلاب و نسب
 آبا سہ کے گرام و سہ در قصہ بہ نسب آبا سہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم
 سہ پیوند و نام والدہ و سہ فاطمہ بنت زاہرہ بن الاصم است کہ از

و سے را در عقد نکاح خود آورده پشت نام در خانہ رسالت پناہ بساند و و سے
بجہرت ہر سہ و شفقت و کثرت طعام و احسانے کہ برساکنین می داشت بخطاب
ایم المساکین رشتہ نام داشت وفات آن ایک ذرت در غرہ ربيع الاول سال
چہارم از ہجرت بود و از پرا نوار و رگورستان بقیع بہت قطعہ از موقوفہ

رشتہ آن زوج بنی قحترم	رفت از دنیا بکنت شاد کام	چون مسجد آں جهان بدو شد
سال ترحیلش برآمد و شلام	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ	

بخندما کنیت و سے ام الحکم و نام اور و سے امینہ بنت عبدالمطلبیہ عمہ سیدہ الامام
علیہ الصلوٰۃ والسلام بود نام اول و سے برہ بود بعد از آن حضرت رسول اورا
باسم زینب موسوم ساخت و در نام و سے بعد سال پنجم از ہجرت ایشان را از وفات
خود دور آورد و در غرہ استگارسے و سے بر آنحضرت آیات کریمہ نیز وارد شد
مروے اسبت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے اذن بختہ زینب
تشہیف برد رہا التیکہ و سے سر بر مہنہ بود عرض کرد کہ یا رسول اللہ غلطیہ
و نکاح و گواہ فرمود کہ اللہ المراقب و جبرئیل الشاہد و زدن مہصومہ مروی است
کہ بعد از آن حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرد کہ مراد و فضیلت
حاصل است کہ پیچ کدام را از زواج تو حاصل نیست یکے آنکہ نکاح من
در آسمان واقع شدہ دوم آنکہ در کار نکاح من جبرئیل و کلیل بود باستماع
آنحضرت فرمود ذالک کذا الذک وفات آن عالمیدرجات باقوال

صحیح در سال ستم از ہجرت حضرت شاہ رسالت است و مدت عمر بنحوہ و سہ
سال و حضرت خازن اکبر عمر رضی اللہ عنہ باجماع اہل مدینہ بروے نماز
گذارد و در بقیع مدفون ساخت و اول زنی کہ از ازواج مطہرات
سرد کانائ بعد وفات آنحضرت فوت کرد و سے بود رضی اللہ عنہا

از موقوفہ	رشتہ آن مہصومہ دور زمان	از جهان و رحمت لا علی نیت
ہست از یک سال و شش	ہم بخوان پاکیزہ از دنیا رفت	حضرت سوسہ

باقی بماند کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا در غرہ ربيع الاول سال چہارم از ہجرت خود دور آورد و در غرہ استگارسے و سے بر آنحضرت آیات کریمہ نیز وارد شد

[illegible]

ازاری و محقق بقوم خود باستماع این تقریر و بلند حضرت بنمبر در حق وی دعای خیر
کرد و در برای خود نگار داشت و از بند بندگی آزاد و گردانید و همان آزاد را مهر
نکاح عوی ساخت و در سالک ازواج مطهرات در آورد و وفات آن محترم و معصوم
بقول صحیح در سال سی و شش هجری و فرار گوهر بار در جنت البقیع است از موالف

چو محبوب شاه کون و مکان

سفینه زدینا شد اندر جهان

بفرما و اگر وقت پاک از جهان

بگو اهل تاریخ ترجیح ادا

حضرت ام حبیبه رضی الله تعالی عنهما نام پدر وی اصفیا بنو است نام
پدر وی صیفه بنت ابی العاص بن عیمه بن عبد الشمس که عمه حضرت امیر المومنین عثمان
ابن عفان رضی الله عنه بود و آن معصومه فرمود که قبل از نکاح خود با سرور
کاینات علیه السلام و الصلوٰۃ شبی در واقع دیدم که شخصی با من خطاب میکند
ایام المومنین بیدار شدم و تعبیر واقع خویش بان نمودم که حضرت بنمبر مرا خواهد
خواست پس در همان ایام حضرت عثمان ویرا در مدینه بیدار عالم صلی الله علیه و سلم
داد و در آنوقت سن شریف وی سی و پنج ساله بود و مهر وی چهار صد دینار زر
سخ و بر و آیتی چهار هزار در هم بود و وفات وی در سال چهل و دوم از هجرت
باقوال صحیح است و بعضی سال چهل و یکم نیز گفته اند و فرار میرانوار در جنت البقیع است

از موالف

چونکه ام حبیب زوجه نبی

چهره در پرده جان شرفت

نیز سر و جنب نیا گفت

حضرت خفصه رضی الله عنهما و بنمبر نیک اختر

حضرت امیر المومنین عمر رضی الله عنهما است و او وی زینب بنت مطعون بن حبیب

بن دهب است و در سال سوم یا دوم از هجرت حضرت شاه رسالت ویرا در

عقد نکاح خود آورد و وفات وی پنج سال پیشتر از بعثت نبوت بود و وفات در سال

چهل و پنج یا چهل و هفت هجری است و فرار در جنت البقیع است از موالف

از جهان رفت و بجنت یافت

چون جناب خفصه زوجه محظوظه

و بعد از آنکه پیوسته که از حضرت شاه رسالت یثیثیہ فرمود که دوست ترین آدمیان
 نزد تو کیست فرمود که عایشہ گفتند که از مردان گفت که پدر وی و آنحضرت زہرا
 خاتون قیامت فاطمہ متفرمود که ای نور العین دوست نیداری تو آنکس را که پیغمبر
 او را دوست دار گفت دوست میدارم یا رسول اللہ و بعد از آنکه دوستدار
 عایشہ را که دوست میدارم من او را منتقل است که حضرت پیغمبر روزی از حضرت
 عایشہ فرمود که میدارم که تو از من گامی خوشنود و گامی رنجیدہ میباشد گفت
 یا رسول اللہ از کجا میدانی فرمود که چون خوش باشی قم میخورے و میسکوبے
 که لا در ب محمد مرگاہ خشناک ہے باشی میگوئی لا در ب ابراهیم گفت همچنین است
 یا رسول اللہ و منتقل است که عایشہ صدیقہ شش سالہ بود که سیدنا نام علیہ السلام

و السلام او را بقتل کاح خود در آورد و مردی متاعی بود که برنجاہ و رہم
 فی الہد و بروایتی پالصد و رہم و آنحضرت انرا قرض نمودہ تسلیم وے نمود
 و ذات حضرت عایشہ صدیقہ بہ شب سہ شنبہ ہفتدہم ماہ رمضان سال نجاہ
 و بہشت ہجری بود و مدت عمر شریف شصت و شش سال و مرا زگو ہر بار در بقیع
 است و بر جنازہ آن محمد و بہ مصومہ اکثر اہالی مدینہ مشرف شدند و ابوہریرہ رضی
 اللہ عنہ بر جنازہ فیض اندازہ وی نماز گذار از مؤلف عایشہ محبوبت احمدی

یاخت اردو بنیاد است حق وصال احمد گو و ملل ان جانی نژاد انیر مجموعہ بہت سال از سال

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا - نام پدر وی حارث بن
 خزن و نام مادر ہند بنت عوف بن زہیر بن خزیمہ و در سال ہفتم از ہجرت حضرت
 شاه رسالت و برادر عقد نکاح خویش آورد و ذات وے در سال شصت یا
 شصت و یک از ہجرت شاه نبوت است و فرار بر انوار در بقیع شدہ از مؤلف
 چونکہ میمونہ صاحب غصت و در جان گشت بانی ہفتم سال و ملل مجنبہ شد پیدا
 نیز شہنشاہ نیاز عالم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا - نام نامے وی ہند بنت ابی امیہ است و حضرت

والمالکیم حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ بعد وفات حضرت فاطمہ الزہرا
بموجب وصیت آن عقیقہ مخدومہ بقصد تکلیف خویش در آورد و لذت باسعاد
و سکینت از نبوت عودات در سال ششم از هجرت بوقوع آمد از مؤلف

جناب شیب والا عقیقہ معصوم
جو شکر زود ہر تیار ہر رخ رحلت پاکس

حضرات ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعد از رقیہ و یثیر و
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا متولد شدہ و نام وی آمد بود و آن سرور علیہ الصلوٰۃ
الملک الکبر بعد وفات حضرت رقیہ در سال سوم از ہجرت وی را بہ عقد نکاح
امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ داد و مدتی با حضرت عثمان بود آخر و سال نهم از

بجرت جنتی پیوست از موفات	ازم کشتوم نیت پاک بنی	شددز دنیا بجنت الاله علی
و اصلاحون سغفر عالم کرد	گشت تاریخ رحلتش پیدا	حضرت فاطمه الزهرا

رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ افضل و اکرام نبات سرور کائنات است

کینت دی ام محمد و لقب مبارک ظاہر اور اکیہ و راضیہ و مرضیہ قبول است

و اگر چه حضرت فاطمه خور و ترین نبات سرور کائنات است اما در محبت و شفقت

کہ ان عمر و عالم راہادی بوناہی کس اولاد امجاد شود و حضرت امیر المومنین

علیٰ کرم اللہ وجہہ در سال دوم از هجرت بعد از امر اجبت از غزوہ بدر و کربلا

خواستگاری نمود و در آن وقت فاطمه پانزده ساله یا شش و ده ساله بود و دست به پیر

حسن و حسین و محمد و رقیہ در طفولیت بر حمت حق پیوست و از زینب کہ بعد از آن

حضرت ام کلثوم که بحضرت امیرالمومنین عمر فاروقی تزوج کرده بودند فرمودی

بماند و آنچه اولاد باقی است از صاحب حضرت من حسین است و از حضرت عائشه

صدقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ سید مذکور رسول صلی اللہ علیہ وسلم از او میا

کرادوست میداشت فرمود که فاطمه را گفتند که از مردان گفتند که تسویه

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

تجارت تحقیق دیکھ آم فرمود کہ آن پستی گفت امروز علی الصباح بطلب ہیزم در حوا
 زبیدم چون پشاندہ ہیزم بہ بستم و بر شنگ نہادم تا بر سر گرم سوار می کہ از آسمان بر
 زینش آید و برین سلام گفت و گفت سید اینا را از من سلام کوئی و بگو کہ رضوان
 خزان بہشت بگویند بشارت مرزا باد کہ بہشت بر ایشان تو لبہ وجہ قسمت کردہ
 کردہ اند و گر نہ ہی بہیسات بہشت رو نہ بر کرد ہی حساب آسمان کنند و گرد ہی بہشت
 تو بخشد این بگفت و قصد آسمان کردہ و از میان آسمان بازین التفات نمود و مراد
 کہ ان پشاورہ ہیزم نہ میتوانستم برداشت گفت یا زایدہ این پشاورہ را بر یک بگذار
 کہ این سنگ پشاورہ تو بخند تو خواہد رسانید و بنگ محو طلب شد و گفت اسے سنگ
 این پشاورہ باز آیدہ بخانہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ برسان فی الحال آن سنگ
 روان شد و پشاورہ ہیزم ہی آورد تا بدرخانہ عمر رسید چون پشاورہ از سنگ
 برداشتہ پازین روان شد رسول صلی اللہ علیہ وسلم چون این بشنید برخاست و
 باز آیدہ بردرخانہ عمر تشریف برد و اثر آمد و رفت سنگ بدید و فرمود کہ الحمد
 کہ خدا آقا مرا از دنیا بردن برد تا رہبان مرا بامزش امت من بشارت نداد و حضرت
 حق زنی را از امت من بر جہدیم علیہا السلام رسانید و فات بی بی زایدہ
 سال بست و پنجم از ہجرت است از مزلت

تراپدہ ہیزم صفت عفت تاب	دولت معصومہ و روزمان
زفت از دنیا چو در نخلہ برین	با دیہ سال و سال او جوان

بی بی پنج و بی بی تاج و بی بی نور و بی بی حور و بی بی گوہر و
 بی بی شہناز رضی اللہ عنہم اجمعین مشہور چنین است کہ این
 بی بیان دختران عقیل بن علی کرم اللہ وجہہ اند و در تجرید و تقریر یگانہ وقت
 وقت و در زہد و تقوی مفرد بودند صیام و دام داشتند گاہ بہ بدما ہے
 و گاہ بہ بعد یا نژدہ روز طعام می خوردند چون واقعہ کر بلا بحفرت امام حسین
 السجید پیش اند این حضرات در شام بودند نہ استماع آن واقعہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

و با خدا و ان حضرات بحث آغاز نهاد چون این خبر بمکوش راستی نیوش بی بی صاحب
کمان رسید طعام میخنده کرد و مسافران و مسکینان را طلب فرمود و مجلس عالی ترتیب داد
چون طعام حاضر نمیشد یک یک کس از حاضرین انواع طعام لذیذ نهادند و پیش
بخجی طبعی از طعام که در آن طعام عذره و بالائی آن نان خشک و بالاسے آن
کپڑے خام و خشک بود نهادند و این سبب معلوم نمیشد که زیر این کپڑی طعام
پخته هم هست یا نه چون دیگر حاضرین دست به طعام بردند بخجی بسبب خامی طعام که
پیش نهاده بود متحیر ماند آخر طعام طلب کرد و ارشاد شد که کپڑی خشک از بالاسے طعام
دور کنید و طعام که زیر کپڑی است یا بخورائید و بگوئید که چون اینقدر ترا علم نیست
که زیر کپڑی چه چیز است تو غیر غیب که خاصه خداست چه دانی بخجی شرمند
شد و هر یک که دینا لفرض و رقت است این حضرات شک و شبهه باقی نیست و
به نسبت پیوسته که این حضرات از پاکدامنان متقدمین هستند چرا که در حفظ اوصالین
همچنین ارقام میفرماید که چون مخدوم علی گنج بخش بجویری در لاهور
تشریف آورد و بیرون شهر توطن گرفت بهر هفته روز پنجشنبه بر فراز
حضرات پاکدامنان تشریف بردی و از فرات و در نشسته متوجه
ماندی از غایت ادب و لحاظ ستوات نزدیک رفتی پس معلوم شد
که فرات حضرت پاکدامن قبل تشریف آوری حضرت مخدوم و در نجیب
موجود بودند اما اینمے بخجی از روی تحریر احدی از اهل تہانیت
بوضوح پیوسته که این حضرات از فلان خاندان هستند و در فلان
و در فلان سنہ از فلان مقام در لاهور تشریف آوردند و و فلان
ماہ و در فلان سال بر حجت حق پیوستند بزرگی و سیادت ولایت این
حضرات از کتاب شریف حمید و تذکرۃ قطب العالم و غیرہ بوضوح سے استنباط
که بسیاری از اولیاسے کبار فیض باطن ازین بارگاہ عالی جہا یافتند
و حال فیض عام جاری است کہ عدد اہل حاجات و خواہندہ ہائی

باطنی نرد وی حاضر شد ند چنانچه حضرت سفیان ثوری و غیره علماء و ائمه عظام
 بخدمت وی بجهت پرسیدن مسائل اکثر آمد رقت داشتند و بموعظت و دعا
 و نعت رغبت داشتند و حضرت رابعه تمام شب نماز میکرد و تا سحر بزمی استاد
 و کس عبادت تشبیه وی نهار رکعت نماز می بود صاحب تذکره الاولیاء میگوید
 که وقتی رابعه را غم حج پیدا میبرد وی بیادیه نهاد و خرے داشت رخت خود
 بر آن بار کرد چون بمیان بادیه رسید خراجه بمرد اهل قافله گفتند که ما خست
 شما را میداریم فرمود شما بکار خود بروید که من تیوکل شما نیامده ام پس اهل
 قافله بر پشت دوی تنها ماند مناجات نمود که ای بادشاهان با عورت غریب
 حاجت من چیست میگفت اول مرا بچانه خود خواند سے باز در راه خرم امیر اندکے
 و در بسیاران تنها گذاشتی هنوز مناجات تمام نکرد بود که خبر به خواست
 وزیده شد حضرت سے بی رخت خود بروی نهاد و روان شد تا مکّه مغطیه رسید
 زادے میگوید که من باز مدتی همان خرا دیدم که سے فروخت ارکنی الباقین
 نقل است که پدر رابعه را چهار دختر بود و سواي سده دختر دیگر وی دختر چهارم بود
 ازین جهت او را رابعه میگفتند و شنید که رابعه متولد شد در خانه پدرش
 آن مقدار جامه کتّه جم نبود که رابعه را در آن به پیچید و چندان روغن نبود که
 چانهی خوشن کتّه پس زوجه اش بوسی گفت که نزد فلان همسایه برو و نوعی چنان
 طلب کن پدر رابعه با خدا عهد کرده بود که سواي سدهی چیزی از کسے نطلبد آخر
 بجهت و رت بد ز خانه همسایه آمد و در بکوفت سبج جواب نیافت که مالکان
 خانه و رخوا ب بودند و لنگ شده باز آمد و بجهت رسول صلی الله علیه و
 سلم را در خواب دید که می فرماید که ای شخص دل تنگ بشو و غم مخیز که این دختر
 تو سیده است و شقیقه که بقفا و نهار کس از امت من نفع است و می آمرزیده شوند
 و اگر از افلاس تنگ هستی با دادان پیش عیسیٰ نرود امیر لهره برو از طرف من بگو
 کاغذی بنویس هر شب صد بار صلوات و شب جمعه چهار صد بار صلوات بر من می رسد

ALL

داد هر دو جوان در کاروی مخبر بودند که بعد از ساعتی کینز کے اور در آمد و مغرور پیرا
 تان آورید و گفت این طعام می خورد من فرستاده است رابعه آن نامه را شمار کرد و خبر
 بود و باز پس داد و گفت باز بر که مخدومه تو در شمار غلط کرده است کینز که شمار را در
 نزد مخدومه میبرد و حال واقعه باز نمود و خاقون گفت که بی تحقیق در شمار
 غلط کرده ام که بست نان فرستاده بود و در نان دیگر بر آن افزود و بخدمت
 رابعه فرستاد و رابعه آنرا گرفت و پیش مهمانان آورد و مهمانان چون طعام خوشر
 دریافت اینحال کردند گفت که چون شما آمدید و انشیم که گرسنه اید و و نان پیش
 شما نهادیم و می دانستیم که با اینقدر طعام سیر نخواهید شد چون سایه آداد داد و
 بحق کردم و بلوی دادم و مناجات کردم که خدا یا بحسب قول و عهد خود که در قرآن
 نمودی می خواهم که عوض این چیز یکسب و ده جذمین وقت مراد در دنیا بدی چون
 کینز یک پشروه نان آورد و بحساب ده چند و نان کم بود ازین سبب و این کردم
 که در شمار غلط کرده باشید پس بست نان سالم رسید و بکار شما خراج کردم
 نقل است که روزی نظر لیقان بصره پیش رابعه آمدند و گفتند که رابعه مردان را
 سه مرتبه است که زنان را نیت اول آنکه مردان کامل العقل و زنان ناقص العقل
 بستند چنانچه گواهی دوزن برابر گواهی یکدست و دوم زنان ناقص العقل
 اند و در هر یک سه چیز در زنهای نمازیست شوم آنکه هیچ زن بر تنه پیغمبری
 نرسیده است رابعه گفت راست میگوید لیکن زنان را سه فضیلت است که
 مردان را نیت اول آنکه زنان را نخست می باشد و این عیب خاص مردان است دوم
 هیچ زن دعوی خداست نه کرده این حرکت و سبب ادب صرف از مردان
 شمرده است سوم آنکه از مردان اولیا و بعد لیقان و شهباز از بطون زنان
 برآمده اند و در کنار ایشان پرورش یافته نقل است که چون رابعه بکوه بلو
 رسید پدر و مادرش بمرد و در بصره تحفه عظیم بقیاد خواهران وی موقوف
 شدند رابعه نیز از بصره بر رفت طلبی ادرا بگرفت و بچند درش به فروخت و

گفت بر خیز و بر آس رسولان خدا جاسے خالی کنید ایشان بر خاستند و
 بیرون رفتند و آوازی شنیدند یا انجما النفس المطمئنة ارجی لی ربنا و ارضیت رضیت فاکد
 فی عبادتی و اذخی جنتی اینج آوازی شنیدند که بران باز بر بالین و رفتند و دیدند که رحمت حق شیو
 است و ذات آن عارفه با قوال صحیح در سال یکصد و شصت و پنج بوقوع آمد و فرار پانزده روز بصره

از موقوف

را به چون زین جهان سپار سو	رفت دور و بار جنت یافت بار
سپال تار بخش ز مسکینان بچند	باز اسوده بخوان ای باد قواء

بی بی لکسمه حممه الله تعالی علیهما نام پدر دے حسن بن زید است
 از قدما کے نسای محدث و متقیم مصر بود و امام شافعی از وی حدیث سنید نمود چنان امام
 بمر و حسن از امام را سخاوت و بے برده نماز گذاروند و وفات بے در نفس
 در بابہ رمضان سال دویسد و نہ ہجرت و فرار پانزده روز بصره است از موقوف

چند کہ معصومہ زمان نفس	شد ز عالم بہ جنت الا علی
رحلتش بجز فطر صد یقہ	باز وصلش مقصد نہ فرما

فاطمہ نیشاپوریہ قدس سرہا از قدما ی نسا خراسان و کبار عارفات بود
 و مجاور مکہ معظمہ گشت و گاہ زیارت بیت المقدس ہم می رفت و شیعہ بایزید بسطامی
 رح شاعر و بی گفته فرمودہ است کہ من در تمام عمر خود یک مرد و یک زن دیدہ ام
 و آن زن فاطمہ نیشاپوریہ است ذوالنون مقرر بر سیدند کہ ازین طایفہ کرازرگ ترویج
 گفت زنی بود در مکہ معظمہ و اورا فاطمہ نیشاپوری میگویند و در غیم معانی قرآن متبحر و بلند
 میگفت و طریقت احمد و فاطمہ بی بی فاطمہ بقول شافعیہ اللہ علیہا در سال دویسد و نہ ہجرت و فرار پانزده روز بصره

از موقوف

شد چو از دنیا بفرودش بین	صوفی والا ولیہ فاطمہ
ہر سال از جمال آنجا ب	شد بتوا از دل حبیلہ فاطمہ
تیز و مسل او را کبر شد عیان	با تزل آگاہ حبیلہ فاطمہ

[illegible]

گفتم تو همین جای قس تا قیمت آن بیرون دهم بعد از آن که میان کرمان در خانه رفیق و
 یکت و دیار و زحمت تراستم تمام شب بر گاه و حق تصرع و زاری می کردم و می گفتم
 ای پروردگار بر عیال و اشک کار من عالمی و اعتماد بر غایت تو دارم و مرا در بر تو
 خواججه تحفه شمر سوار کن تا گاه تحفه بدرس بگوخت گفتم تو بگفته گفت سیکه از دوستان
 تو بر من استم و در بکشایم مرزی دیدم با چنان غلام و شیخ افروخته گفت که
 استاد و اشف نوابی دیدم که با تکیه آواز داد که تیغ بده در بر دار و پیش سر
 سقطه بردن و خوش کن که کنیزک تحفه را بخرو و زاریا تحفه نظر عیالتی است
 چون این شنیدم سجده شکر بجا آوردم و این زر نقد پیش تو حاضر کرده ام پس
 برده های زر بگفتم و در بکارستان رسیدم صاحب بیارستان گفت مرا بیا سر
 در آئی و بدان که تحفه را نزد خدای تو ناله درجه عالی است و رتبه بلند شریف است
 بمن آواز داد که تحفه اندر و ستمان ماست پوشدار با و تحفه نرسد در این
 اثنا خواججه تحفه رسید و حال التیکه گریان بود گفتم گریه از چیست از سخی تو زر نقد
 گفتم انیک آوردم و زیاده از مال پنجزار در هم شود دست گفت نه گیرم
 و تحفه را براه خدا ازاد کردم و گواه باش که از همه اموال خود بر خاستم که شب
 از غیب مرا سرزنش کردند و بجانب خود خواندند چون انجمن دید صاحب جمایه
 ستان که احمد بن سقینه نام داشت از همه اموال خود برخاست و بحق مشغول
 شد و تحفه چون آزاد شد جامه های که در بر داشت بر آورد و بیایه
 پوشید و راه خود پیش گرفت هر چند حشمت یافتم آخر احمد بن سقینه و خواججه
 تحفه و من بر سه غریبیت حج گردیم احمد در راه بر محبت من پیوست و من
 و صاحب تحفه بکر رسیدیم بر وقت طواف آواز مجروح شنیدم که
 ابراهیم می خواند پیش دی رفتم چون مرادید گفت با سر گفتم لبیک
 گوئی که خدا بر تو رحمت کند او گفت لا اله الا الله بعد از شناختن ما
 شناختن چراست من تحفه ام دیدم که نحیف و ضعیف شده است گفتم چه

امته و لو احسد ولیه باوقار	یافت از دنیا چو باقی انصاری
یاوشاه دین بگو تاریخ ۱ و	قطبه دوران بخوان سال مصال
بی بی امته الاسلام قدس سرها نام والد بزرگوارش قاضی ابوبکر بن کمال بن خلعت است و آن عقیقه شاکر و شیخ محمد اسماعیل لصبانی است فصیح و کلمات بسیار داشت شیخ زاهدی و ابوالعلی از کمالین شاکردان دی هستند و دو در علوم ظاهری و باطنی عالمه کامل بود و ولادت با سعادت وی بقول مختار سنه ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ در سال سه صد و هجده و وفات وی در ماه رجب سال سه صد و نود و دو	
شیخ واقع است از مولف	سه عفت ولیه ام اسلام
نبولیدش سلیمه ام اسلام	ابو سرور فقیر سال خلیل
سرها نام پدر وی شافعه است حافظ قرآن مجید بود و عظیم قدر و دراز بود و خط گفت جامه که از رویه حلال باشد و در آن کسی گناه کند و دیار نشود چنانچه پیراسته که در پیر دارم یافته ماور من است و چهل و هفت سال است که می شوم پیرا می شود و از شیخ عبدالصمد لیران عقیقه منقول است که در خانه دیوار است بود که قریب بر افتاد و بنوا کرده خود گفت که این دیوار از سر نو باید ساخت و دره مسافر میشود و الله ام بر پاره کاغذ خیر و گوشت و فر بود که این را باین دیوار رسم سازیم چنان کردم بیست سال آن دیوار کمال خود مانده بود از قوت و الله بنما طرم رسید که چنانچه که در آن پاره کاغذ چه نوشته است کاغذ را از دیوار جدا ساختیم بجز جدا ساختن و دیوار جدا ساختیم بجز جدا ساختن دیوار بیست و وفات آن عقیقه در سال سه صد و نود و پنج بحسب ریت از مولف	
حضرت میبونه آن بیدار دل	رفت از دنیا چو در خلد برین
بهر سال از حال آن جناب	شد روان از عقل و ریاضت
بی بی ام محمد قدس سرها نام پدرش محمد بن علی بن محمد انصاری	

و در مجلس بی همه اسرارها الحاح حاضر میشدند و بعضی اتم میسرید وفات وی در سال پانصد و بیست و یک هجری است از موقوف

فاطمه چون از جهان برفت	رفت با حق یافت جنت در دما
فاطمه منصور گو تارینخ	هم بخوان مشوقه سال ارتحال

فاطمه بنت نصر بن عطاء زقرین سر فاسیده عایق قدر بود و در زید و ریاضت و مجاهده مقام بلند و علاج ارجمند داشت و گویند که در تمام عمر خویش خبر سه مرتبه از خانه خود بیرون نیامد وفات وی در سال پانصد و هفتاد و سه هجری است از موقوف

فاطمه عالمه کرفصل خویش	از دزد و نیاش جنت خدا
سال وصالش جویشم ز دل	گفت بگو مشفق و اولسیا

بی بی ساره قدس سر مادر المیه شیخ نظام الدین ابوالموید بسیار بزرگوار و تقیه بود و در ریاضت و عبادت بی غیره تشل است که وقتی اساک بان در دهر علی شده خلق بیع بندرت شیخ نظام الدین ابوالموید آورد شیخ بر بنبر بر اند دیار چه کند و انبی والده خود از قبل بر آورده بر دست نهاد و گفت الهی بحرمیت آنکه این پارچه از دهنی ضعیفه است که هرگز چشم فاضل بر او نیفتاده باران بفرست بهمانوقت ابر سید اند و باران رحمت شروع شد وفات آن پاکدامنه در سال مششصد و سی و هشت هجری است و عمار ایزد او را در دهر علی متصل مقبره خواجه قطب الدین بختیار قدس سر است

از موقوف

رفت چون ساره زینبها ان فنا	گفت در جنت خدا و امانی
گفت تارینخ رحلتش سرور	قدس الله سره القالی

بی بی فاطمه سامه قدس الله سره الفخریه از صالحات و قانیات و عارفات زمانه بود در موقوفات سلطان المشایخ نظام الدین و خلفای وی ذکر او بسیار است و گویند سلطان المشایخ در وصف بی بی فاطمه سامه قیام مشغول بودی و شیخ فردا که کعبه قدس سره میفرمود که فاطمه سامه مردیست که ادر البصورت زمان فرستاده

از مولف

چون یارفت در فردوس والا
پس تاریخ وصل آن صفایش

چون آن ام الفریده عالی علمیه بن
نذر اگر دید لانا نای و لبه بن

ایضا

چونکه ام الفریده معصومه
بهر تاریخ آن دلیم دهر

رفت در پرده لقب باب الله
گفت دل عارفه فانی اندر

بی بی تریشا قدس الله سرها العشره و انوره معصومه سلطان المشایخ
نظام الدین مداوی است بسیار بزرگ و صاحب عفت و عصمت بود
حضرت سلطان المشایخ فرمود که چون والده مرا می پیش آمدی انجام کار آن در
خواب دیدی و اختیار بدست او میدادند و هر حاجتی که مرا پیش می آمد پیش نهاد می
پاک و می عرض میدادیم غالب آن باشد که در یک هفته در نه در یک ماه بکفایت میرسد
و صاحب اخبار الانبیا میفرماید که در آن ایام که سلطان قطب الدین بن سلطان
علاء الدین خلجی با سلطان المشایخ منازعت آغاز کرد و گفت که اگر شیخ نظام الدین
نفره همراه حاضر نخواهد شد سیاست نخواهم کرد و یا منملاع این سخن سلطان المشایخ
بر فرار والده خود رفت و گفت با و شاه در دل خود از او ایدامین دارد اگر از غره ماه
کار او بکفایت برسد من بیارت شمانخواهم آمد و از راه نار و دینا ز فرزندانه این سخن
بر زبان آورد و بقضای الهی بشتب غره ماه سلطان قطب الدین از دست خسرو خان
گشته شد و نیز سلطان المشایخ میفرماید که غره ماه جمادی الآخره روز نقل و الدین نزد
بود بشتب آن ماه چون ماه نوید شد در قدم والده سر نهادم و تهنیت ماه
بجا آوردم فرمود که غره آینده سر بر قدم که خواهی نهاد در یافتیم که نقل والده بکوه
رسیده است حال بر من متغیر گشت و گریه بمن در گرفت و گفتم ای محزون و مهمل که
میسازی فرمود که این جواب بامداد خواهم داد فرمود که بشتب بخانه شیخ غریب الدین محل
باشی بفرمان والده در اینجا زخم آخر بشتب قریب پنج کفینر آمد و گفت که محزون

تیمور بن بک و پسران او که در این زمان در هند و چین و ایران و...

تیمور بن بک و پسران او که در این زمان در هند و چین و ایران و...	تیمور بن بک و پسران او که در این زمان در هند و چین و ایران و...
---	---

تیمور بن بک و پسران او که در این زمان در هند و چین و ایران و...

تیمور بن بک و پسران او که در این زمان در هند و چین و ایران و...

تیمور بن بک و پسران او که در این زمان در هند و چین و ایران و...

تیمور بن بک و پسران او که در این زمان در هند و چین و ایران و...

تیمور بن بک و پسران او که در این زمان در هند و چین و ایران و...

تیمور بن بک و پسران او که در این زمان در هند و چین و ایران و...	تیمور بن بک و پسران او که در این زمان در هند و چین و ایران و...
---	---

تیمور بن بک و پسران او که در این زمان در هند و چین و ایران و...

تیمور بن بک و پسران او که در این زمان در هند و چین و ایران و...

دلی بی گدوی استهوار داشت در کشف القلوب کشف القبور و خوارق و کرامت
 از آیات الهی بود و با پدرش همراه سلطان رنجور شاه در کشمیر و اسلام پویشیدند و
 بخدمت بسل شاه کشمیری که مروج اسلام باینجا در کشمیر ذات آن والا برکات
 رسیده مرید شدند و بی بی لعل دوی نیز بمریدانگی همراه مادر و پدر اکثر اوقات بخدمت
 سید بلبل شاه حاضر میشد و آنحضرت او را دختر خود می خواند و نظر عنایت بحال و
 میگردید میفرمود که لعل دوی از کلمات عارفان خواهد بود و انشاء الله تعالی
 چون تخریلوغ رسید مادر و پدرش نکاح وی شخصی از اهل اسلام منعقد کردند و
 اگر چه لطایف در تعلقات خانگی خود را متعلق میداشت اما در باطن مشغول یاد حق میبود
 و لحظه از یاد الهی غافل نمیکرد و دخی الوسخ در اخفای حالات خود میکوشید چون
 جذب استغراق بحد کمال عاید حال وی گشت متوجیه با نظر او نیز و اگر دیده بحال
 متعلقین خود و تعلقات خانه دارم نمیداد ازین مقرر متعلقین نه از وی گنایمانند و شوهر خجسته
 و کینه بی دل خودیست تقاضاست روز حضرت بی بی سبوتی بر آن سر شوریده بود و برشته
 بخانه بی آورد شوهرش از پس در رسید بحالت غصبت بلب بر سرش زد و چوب
 سبوتیست فی الحال سبوتیست و وسفال آن بر زمین بیفتاد و آب سبوتیست
 ربانی منجم شده بر سر آن عقیقه بماند چون در خانه رسید بهمان آب همان کوزه را
 خانه را پر کرد و باتی باد و صحرانداخت و چشمه آب در آنجا ظاهر گردید چون این کرامت
 گری و خوارق عظمی لذلان مجذوبه کبریا بوقوع آمد شهرت عظیم یافت و خلق خدا
 فوج فوج حاضر خدمت میشد چون از اجتماع کثیر بروج اوقات شریف و میشدند و از
 خلق بر تافت از کار خانه داری به کلی روگردان شده بکار حق پرستی و عبادت و
 ریاضت مشغول گشت و روز و شب در ویرانه بنیویش و بیگانه عریان و گریان در
 حرف باران نه خور و خواب دل بیج و مهاب بسرست بر و اکثر اوقات در
 حالت جذب و استغراق استهوار غافقا نه بزمان کشمیری گفتی و بوجد آمده تا
 سه روزه دست و بیوش ماندی و از دنیا و اهل دنیا بلکه از خود هم خبر نداشتی

گوییم و سوره الاحقاف یازدهم گوییم ششم سجده و برادرم موجود در قم او نوعا صبیحی لایسکان
 یعنی دیکتاتور لاکه را غصبیدم و سواس دار شد چون الاله را غصبیدم شکست و تسلی
 گردید و چون سجده را گذارستم و ساجد و سجد و راوا احد تقوییدم موجود را یافتیم حال بدین
 حال دوی را شد مکان لاسکانی بی بی را با طبعه کیمالی قدس صحرای سدره
 ندویه حضرت میران چمر شاد موج دریا بخاری لاسور و دالره با برتیر معنی الیرین
 فرزند بلند حضرت میران است و آن حقیقه از او لاوا بخاری حضرت سادات کیمالی
 است و نام والد بزرگوارش سید عبدالقادر و مادرش سید ابوباب بن سید حمزه بابا بزرگ
 است بقایت بزرگ خانه و زاده و نشانی بود و خوارگی و کرامت و شرف از پدر
 و بر خود میراث داشت و بختابی بی بی کاان مخاطب شمر بود و نقل است که روز
 حضرت بی بی در دولت خانه خود تشریف داشت و سببی آن الاسباب بر کما مبار
 بشک که غم بدست حق پرست خود نشنشت و خواست که در آفتاب اندازد تا شک
 شود چون وقت نماز عصر بود بر تو آفتاب صرف برفی و درخت که در خانه تیره
 کاشانه آفتاب بودی نمودی بی بی صاحب ضرورتا که در درخت تشریف آورد و او را
 کرد که ای درخت می خواهم که رو خود بر تو اندازم پس اگر بخت شری کار تو این
 کانی کرد و درخت بی بی محال است شد و حضرت بی بی را جوابی خود بر او داد و گفت
 و درخت بدستور سر فیز کرد و نظرش از فرسوج و باز صحن خالق بر آن درخت افتاده
 و در آن بی بی صاحب باکی و درخت افتاده است اندیشید که بی بی خود با آن درخت
 آمده چاره خود بر آن انداخته باشد بی بی محال اندرون خانه تشریف دهد و کلمات
 غصیب آینه گفتن آغاز نهاد حضرت بی بی صاحب قسم یاد کرد و گفت که بر درخت
 نیاده ام بلکه چون درخت سرایت کرد چاره خود بر آن انداختم و بود می خواهم که بگوید
 که چاره خود را با آن درخت انداخته باشد و بگوید حضرت بی بی صاحب باز نزد درخت
 تشریف برد و گفت که درخت می خواهم که رو خود بر تو اندازم و بگوید سرایت کن
 و درخت بی بی محال می شود که درخت را بگوید و بگوید و بگوید و بگوید و بگوید

کتابخانه عمومی مجلس شورای اسلامی
تهران - خیابان ولیعصر - پلاک ۱۶۱

کتابخانه عمومی مجلس شورای اسلامی
تهران - خیابان ولیعصر - پلاک ۱۶۱

کتابخانه عمومی مجلس شورای اسلامی	تهران - خیابان ولیعصر - پلاک ۱۶۱
----------------------------------	----------------------------------

کتابخانه عمومی مجلس شورای اسلامی

کتابخانه عمومی مجلس شورای اسلامی
تهران - خیابان ولیعصر - پلاک ۱۶۱

کتابخانه عمومی مجلس شورای اسلامی	تهران - خیابان ولیعصر - پلاک ۱۶۱
----------------------------------	----------------------------------

کتابخانه عمومی مجلس شورای اسلامی
تهران - خیابان ولیعصر - پلاک ۱۶۱

و چون حضرت گنجشکر بعد وفات خواجہ قطب الدین نجیب را اوشی قدس سره دہلی
تشریف آورده برسیا و دہشت قیام پذیر گردید میان سرتکا جذب نیز دہلی آمد
و یونیکہ بر ذریعہ از خاتواہ برک اداری نماز غم سجد کرد و بیرون آمد میان سرتکا
جذب بدوید و سر دریا آنجا بہ بناد و گیرہ آغاز کرد و گفت در خطہ ہاسی یا ہوسی
بشریف یشیم در اینجا بہ سبب هجوم خلق بہارت نصیب نمیکرد و نمیکارند بہ زیارت
شرف سید مرثیہ را سخن او محزون ساخت بعد ادا ای نماز بہ ہر ای آن جذب و بہ آن
ممت با نسی شد وفات دی ۱۲ سال شش شصت چہل و شش ہجری است از مولف

سرتکا جاذب جذب است	کہ روخ علا تر خلد برین است
چون جستم از خرد سال و صا نش	ندا آمد کہ عاشق قطب دیر است

سرتکا جاذب جذب و رحمتہ العزیز علیہ دیوانہ بود اہل حال و صاحب
تصرف اول بشری اسلام مشرف شد بعد از ان بخدمت شیخ علا بہالدین دہلی
بیسرہ حقہ تفرید الدین گنجشکر قدس سرہم افتاد و از غایت جذب عشق جذب و بہ
شد و تمام عمر در خدمت پیر و متذہب بسر برد و عادتش آن بود کہ بعض اوقات تا ماہ
بغیری نخورد و نہ نوشید و وقتما بودی کہ چند طعام فرو برد و شکمهای آب نوشید
و قتی او را دیدند کہ در بار چوہ افتادہ است و چون می خورد او را گفت کہ اینچہ بخور
کہ غیر از طعام است گفت بچشم این مہر بخت نفس حرص بسیار دار و بخور خاک سیر نمیگرد و وقت
وی صاحب شجرہ چیشہ در سال بہفت صد و بہشت و شہت تحریر فرمایند

از مولف

شیخ سیدین جاذب جذب الہ	بود بر چرخ نقین بدرا لکمال
شد چو در فردوس از یافت ی	پس جلیب جاذب امدار حال

شیخ حسن محمد و بہ رحمتہ العزیز علیہ از قصبہ لہری و انا و اولاد شاہ علی
بود در دہلی سیر سکر و بہ سلطان سکندر بودی عشق میبخت گویند کہ او را چند بار
بہ سلطان در بند کردہ او از بند طالب شد و باز را بہر فتنہ نو بہ سلطان

جا پاش دیدم نیافتم تا گاه در گوشه شهر در تریب دیدم که شخصی زن ده بر سر کشیده
 او قیاد و است در فرارم که شبت که در هر ده نیست چون نزد یک سیدم ترخه بخند
 و آتش که زن ده ایست سر او ترخه بر آورد و گفت خدایا بیار چه آورد و چند فلوس
 که نیت کرده بودم حاضر نمود دست از ترخه بر آورد و آن فلوس از من گرفت و
 گفت خدایا باز گو که اینجا فرمای ایست ذات الهی بقول خدا اخبار از خدا و تو
 شعبان شب پرورش بوقت پنج سال نه منم چهل و شش سال و تاریخ و زمانه و احوال
 لفظ مجذوب با صادقی اخذ کرده است از منم

آلوهین از جهان چه نرخت برست	قدم در جهان نهاد بگذشت
چو سال انتقال او به جست	ز حالت شد نداشتی مست

میان مسرور و مجذوب قدس سوره مجذوبی در دلی
 می بود و در مقام خواجه قطب الدین بختیار در گنبد قدیمی که نزدیک مقبره شیخ
 برهان الدین بنی است سکونت داشت و با وجود حالت سکر و جذوب علم
 تمکیر آتی بود از آیات الهی و قتی که شیر شاه با و شاه قلعه دلی را دیران کرد و
 از دلی غایب شد که باز هیچکس او را ندید و تاریخ و فاقش پیوسته اما در آن
 قلعه و دلی در سال هجده و چهل و هفت بوقوع آمده بود - شاه
 مجذوب و پ قدس سوره مجذوبی بود در دیار هند و تصرف
 در آن و کشف حلی داشت و قتی که مالپورن با و شاه متوجه گجرات بود
 کس را سجد نمیشد فرستاد تا فادای دین باب گرد و چون آن شخص سجد نمیشد
 رسید تیرے از ترکش آن برگرفت و برپاس او برگنده باز در ترکش
 نهاد آن شخص به خدمت با و شاه آمد و حال عرض کرد با و شاه
 فرمود که این نشان آن دست که ما را فتح نشود و شکر بای سامان
 لیکن ذات ماسلامت ماند و بجای خود باز رسم و شیخ سید
 عبد الوهاب بخارے فرمود که این شاه منصور محمد و باب

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الذي جاء به الهدى والبرهان
والعقيدة السليمة
والله اعلم بالصواب

۱۹۱۱

مجلس اول

[illegible]

منه مني في العبد

تبرکات و عبادت و غیره

این کتاب را به دست خود من نوشته‌ام و در این شهر کاشان در روز دوشنبه
اول ماه ذی القعدة سنه ۱۲۸۵ قمری

اکابر دلی بود و از اول فطرت مجذوب بر آب و از او صلاح و اطوار اینجهان حاصل
و قانع و قناده بود و وضع عجیب حالتی غریب داشت اکثر اوقات بر پنبه بود و یک
دانه خاسل را حمل استوار نگردید به شکلی که غلوه گلی در یوار زده اند و هر یک یک
باقولان و حاضرین بخشیدی و بعضی از بشارت و وقت او را و خواجی بدید که بخت
شاه رسالت صلی الله علیه و سلم حاضر است و آن حضرت را وضو می کنند بعضی صاحبان
که از آن مظلومی آمدند و میگفتند که ما و را در آن مظلوم دیده ایم وفات وی بقول صاحب
اخیار الاخیار در سال نه هجرت و چهار است و قبر در دلی است از موفت

چو رفت از دهر و بقیع شد

به وصل حق من محبوب جهان

عجب تاریخ و صلح جلوه گشت

از محبوب اله مجذوب گشت

سید شاه ابوالفتح بخاری مجذوب قدس سره

پسینک اختر سید حاجی عبدالوهاب بخاری است که در خیرش در مخزن غنا و
عالیه سرور و دیگر گشت شکری کامل و حالتی عالی داشت و در زیاده تحصیل علم کرد
ماط البعلان سبقت درس التمس نمودی و گفتی که شما وایم خواهید خواند و مرا
بر فرصت وقت نیست خداوند که چه حالت پیش آید و چون بسرعت هر چه تمام
تر بر اکثر کتب ابتدا و بعد و مجذوب مجذوب تحقیقی او را بطرف خویش خواند و
مجذوب گشت نقل است که در فتنه تمام روزان در خانه وی نجهت بودند و تا به
گرم شده بودی و آمد و بعد و بیا بر تا به گرم نهاد و تا به شامه ماند و بیا از خوشی
در یک شرفش ظاهر گشت نقل است که روزی زیارت نقابر بزرگان خود
و گفت اگر نصیب است قسرو این نیز خدمت شما می رسم چون بنیانه
آمدند شکاران را در پیش خود طلبید و گفت بر صاحب خانه خود چه طو خواهد
گرفت باره بکرید پس همان روز وفات یافت واقعه وفات و
در سال نه هجرت و هفت هجریست

از مولف

بسم الله الرحمن الرحيم	الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده	

میان گفت کہ قسری کرم الدین صہانست این جرم محروم میگردد و بر طبق
 الکیمیش خود داشت تمام برداشت و مراد او گفت ہر یک الفہ و میان
 تمام طبق چون از انجا رخصتم ہر کس را میان حمزہ گفتن آغاز کرد و غیباً
 من از انروز شد فہم است کہ چون سلطان بہادر شاہ کجرات در زمان
 شاہرازی از پیر زنجیدہ بدیا را جیمہ انداول تبریار خواجہ رخت و اجیمہ
 در آن زمان در تحت حکومت ہنود بود و بہ مقام خواجہ تہامی خویش بہ
 مسجد خود ساختہ بود و در سلطان محمد و در دل خود غر کرد کہ اگر مرا حق سبحانہ تعالی
 بادشاہ سازد مقام خواجہ را از شان خالی کنم و درین خیال بود باین مجز و بای
 خود کہ شاہان نام داشت فریاد زد و گفت شاہان شاہان شاہان و تحت
 بلند نہ کہ بادشاہ دریا رسیدہ است بہادر شاہ این سخن را قال گرفت و برکت
 چون بادشاہ شاہ پیر جیمہ تاخت آورد و آن تمام ملک باہ قبضہ خود آورد و مقام
 خواجہ را از سر فروتنی و ادوات شیخ باین مجز و بای اتفاق اہل اخبار
 در سال ۸۵۰ ہجری و شصت و ہفت است از مولف

ازین دنیا جو رخت ز غنی گشت

بہ جنت یافت جاہرست باین

بگو قلم العبد جہرست باین

سال احوال آن شد دین

بیا بگو رنجند و ب قدس سرہ نام نامی و سید العفو
 و افضل فی الزکالی است در ابتدا کے حال طریق سلوک بسیار درویدہ
 و سقاہ کے ذہن شہما تبارہ و نقاسہ گشت و جمہامی آری بر میگردد و آخر بای
 ملی و و چار شد و حالت جذبہ کیمیت و گشت و دگر الیاء ماند و البواب فتح
 بر روی مفتوح گشت اکثر احوال و راستگوانی بود و چون افاقہ
 و ست میداد و لیا ز جہر و برضہ از جنس جہبہ تبارہ می کرد و از لباس
 بشر عورت گفتا کے کرد و ہما ہا کے نفیس پس دمی آورد و بدید و بان
 می بخیر و بجاہت خود می گزاونید و از مسکرات پرست خوشحاشی سے خور

نجلوت کشته مسلمان مجتهد امیر می کردند و قاتل آن جامع الکلمات بقول صاحب تاریخ
اعظم در بیان حقه شهادت و یک بجزیت نوی جزایه قبل وفات خود از حال فوت شدت
خو خبر داد و بر کسیکه نزد وی می آمد و او را می گفت که جنتی شاه و دست شما فلان تاریخ فلان
ماه از شما حضرت است مقبره عالی وی در کشمیر در مقبره شیخ نهدی ریشی کشمیر است از موصوف

شیخ جنتی شاه مجذوبه خذله	یاقت چون با وصل ربانی وصال
وصل پاکش مست عشق بود بخور	بار دیگر کن بیان فیض کمال

شاه بدیع الدین مجذوب کشمیری المشهور بادی شاه قدس سره است
جام محبت و دیوش شرب عشق بود مدام در دیر اینها گردی و با امینش مردان پان
کاری اشتی در دهم سراد و عین برت باران میدان شما کند را نیدی و از غم رفت
بهر صدمه بیا کس نه نینیاقت و سو آگیت بدی که از ان شیر عورت فرغ ایض شعر می بود قوع
و دیگر هیچ جامه پوشیده نمی با خود داشتی صاحب تاریخ اعظم می فرماید که شیخ نادی شاه از خود
قوی آنجده بود و زبان حق ترجمانش حکم کشمیر بر نه داشتی و از غم نیک بد هر هجرت کینی
اور کی کان طغر بوقوع آمدی و با وجود غلبه جذب سحر حوت توحید بر ملا گفتی فقیر از نایه علمای
هر چند که در باب حکم قتل داوند و فتوی ها نوشتند حاکم کشمیر بسبب حالت سکر و بیوشی و
مغذ و رهو کرد و در فی از اردی نشد و وفات و در سال نهم بود و بجزیت و تا حال سبب
پس از آنکه پانگی وی پیشت او هر هدی که از اهل خصوصیت پانگی می فته کشمیر و رفع میگرد و پسر
میرسد از مولف

سرور عشاق مجذوبان حق	شاه بدیع الدین ولی رفته کشمیر
رفت از دنیا جو در خلد برین	سال وصل بوست نیست کبر

خواجسته داود مجذوب کشمیری قدس سره
از مجاذیب خدر رسیده کشمیر است جذب اشتراق دیوشی و شیخوی
بر مزاج حق اشراج وی بکدی غالب بود که از خود هم خبر داشت ویرد آنخو
و نوش هم لاحق حال وی بنود بارده خود لقمه در دهان خود نمی نهاد

داشته و ادب بدگفتی از اولاد ابوبکر بنی هاشم و شاه کومتان میگوید که روزی در
 خانه مادر آمد و نر و ن خانم بیگم افتاده بود و بر سرش نشسته و گفت چه عجب است البته
 شکستگی را بر بانی می نشاند و این تقریر از غایت غرضی بود که نفس خود را به سنگ تشبیه داده
 از غوارق اوقیانوس در ج معارج الولايت است بعض اوقات در دن آبی که تخت راج محل
 است غوطه زوی چند روز در آب غایت ماندی بعد از آن بیرون آمدی و گاهی از
 راج محل غوطه زده در مقام بودی بر آید سال وفات دس صاحب
 معارج الولايت که راقم الحروف اینحال از و است در کتاب خود نه فرمود
 و مزار پر نورش بمقام هوئی است شاه و فاجیز و حبس سره
 از معارج الولايت منقولست که این مجذوب در پینه می ماند نفس گیر او حال قوی داشت
 هر کس که نزدش رفتی بی آنکه میان کند از حالش نشان داد و چند مرتبه که از مردم پینه
 آزرده شد بسوختن نفس باند آتش در پینه در گرفت شاه فیروز مجذوب
 مجذوب بی دراله آباد بود و بر هر که نفس راندی همچنان شد که اکثر اوقات بر پینه
 بودی و به مقتضای حاجت بشری هر چه که از میایم یافتی بان جمع شد روزی در
 فاحشه بهیاری چون او را بدین حال دید گفت میان فیروز افسان از بهایم بهتر
 است اگر شما را حاجت افتد من حاضرم گفت بر پینه شو که همین حساب تو بر سهه شوم
 گفت میان اینجا باز است در گوشه بیا مید و حاجت خود را بگویند از بین
 سخن درخشم شد و گفت ای مکاره فیروز خود را پیش مردم رسوا میکنی و تو
 می خواهی که او را پیش مولای رسوا سازی یا بخویشگی رحمة الله علیه مجذوب
 مادر را و بود اکثر حال بر پینه بودی و در قصور سیر کردی و با جانوران طیور و
 داشته و با سر که ملاتی شدی از وی طوطی خواسته و سخنانی که در جذب گفتی چنان
 شد زدی دوست بر بهاری که بالمیدی شفا یافتی صاحب معارج الولايت می فرمود
 که شخصی بر سر خود بیمار داشت ابله اش بگو گفت که با مجذوب را به حیل و بهمانه بخام
 خود آرد و دست بر سر بیمار بگذارد و بیمار شفا یابد و شوهرش بر رفت و با بود را

